بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث

ہفت روزہ

اہلِ حدیث لاہور

مرکزی جمعیۃ اہل حدیث پاکستان کا ترجمان

مسلک اہل حدیث کا داعی

بیاد

حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

جلد: 46 | ۲۸ صفر تا ۴ ربیع الاوّل ۱۴۳۷ھ 11 تا 17 دسمبر 2015ء | شمارہ: 47

اسلامی جمہوریہ ترکی

رُوسی طیارہ گرانا دُرست ترکی کو دِفاع کا پورا حق حاصل ہے

امیر محترم پروفیسر سینیٹر ساجد میر حفظہ اللہ

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ مسجد نبویؐ کے پہلے شہید!

تخلیقِ اِنسان مختلف مراحل قرآن کریم کی روشنی میں!

مسجد اقصیٰ

قبلۂ اوّل کی حالت زار اور ہماری ذمہ داریاں!

- قرآن کے سائے میں رخصتی.....؟!
- رنج والم اور پریشانی کا علاج.....؟!
- سن رسیدہ عورت کا محرم کے بغیر عمرہ ادا کرنا.....؟!

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد حفظہ اللہ

عقل مندوں کے لیے نشانیاں

ارشاد باری تعالیٰ: ﴿ اِنَّ فِیْ خَلْقِ .. فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴾ (لقمان)

''آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں رات اور دن کے ہیر پھیر میں یقیناً عقل مندوں کے لیے نشانیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کھڑے، بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر لیٹے ہوئے کرتے ہیں اور آسمان و زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! تو نے یہ بے فائدہ نہیں بنایا، بے شک تو پاک ہے، پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے۔''

اللہ تعالیٰ کی قدرت و عظمت کی دو بڑی نشانیاں ایسی ہیں جو ہر وقت انسان کو دعوت دیتی ہیں کہ انسان ان میں غور و فکر اور تدبر کرے اور اس تدبر کے ذریعے قدرت الٰہی کو پہچانے اور پھر حقیقی خالق و مالک اور پروردگار کے سامنے شکر گزاری اور اطاعت شعاری والا رویہ اپنائے۔ ان میں سے ایک وسیع کائنات جس میں آسمان کی وسعت، زمین کی خلقت اور ان دونوں کے درمیان ان گنت مخلوقات جو ہر لحظہ ان کے خالق کی قدرت پر واضح ثبوت ہیں اور ان میں سے ہر مخلوق پکار پکار کر اللہ کی واحدانیت اور قدرت کا اعلان کر رہی ہیں تاکہ عقل والے سبق حاصل کریں:

﴿ وَ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَ لٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ﴾

''ایسی کوئی چیز نہیں جو اسے پاکیزگی اور تعریف کے ساتھ یاد نہ کرتی ہو۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ تم اس کی تسبیح سمجھ نہیں سکتے۔''

جبکہ دوسری بڑی نشانی اللہ کی آخری کتاب قرآن مجید ہے، جس میں بندہ بشر کے لیے رہنمائی کا سارا سامان بھی موجود ہے اور زندگی گزارنے کے طور طریقے بھی، تاکہ انسان اللہ تعالیٰ کی خشیت و اطاعت والی زندگی گزار کر سرخرو ہو سکے۔

لیکن غیر اسلامی طرز حیات اور ملحدانہ تہذیب کی یلغار نیز دنیوی عیش و عشرت نے انسان کو ان دونوں نشانیوں میں غور و فکر سے بے نیاز کر دیا ہے اور اگر ان میں تدبر کرے بھی تو اس کا حق ادا نہیں، اگر انسان غور کرے تو صرف دن اور رات کا تصرف اسے دعوت دے رہا ہے کہ تمہارے حالات میں بھی وقت ڈھلنے کے ساتھ تغیر رونما ہوگا اور یہی تغیر انسان کے لیے مستقبل کی تیاری کا ایک اہم محرک ثابت ہوتا ہے۔

انسان کو اللہ تعالیٰ نے عقل کی نعمت سے نوازا ہے اور اور یہی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت اسے دوسری مخلوقات سے افضل بناتی ہے، اسی کے ذریعے انسان اشیاء کی حقیقت کو پہچان کر اپنے ایمان باللہ کو پختہ کرتا ہے۔ اسی لیے مخلوقات میں غور و فکر کو عقل والوں کے لیے نشانیاں کہا گیا ہے لیکن اگر عقل پر ہی پردہ پڑ جائے تو پھر ایمان میں بھی نقص آنا شروع ہو جاتا ہے۔ اسی لیے تو اصحاب جہنم قیامت کے دن کہیں گے کہ:

﴿ وَ قَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِیْۤ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴾

''اور (جہنمی) کہیں گے کہ اگر ہم سنتے ہوتے یا عقل رکھتے ہوتے تو دوزخیوں میں (شریک) نہ ہوتے۔''

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی حفظہ اللہ

تین عمدہ وصیتیں

فرمان نبوی ﷺ ہے: [عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ بِثَلَاثٍ: "بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحَى، وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَرْقُدَ".] (مسلم)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے ہر مہینے تین دن کے روزے رکھنے، چاشت کی دو رکعتیں ادا کرنے اور سونے سے پہلے وتر ادا کرنے کی وصیت فرمائی۔ (مسلم)

وصیت سے مراد تلقین و تاکید ہے کیونکہ فرائض کی ادائیگی کے ساتھ نوافل پڑھنے کا اہتمام اللہ کا قرب حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ تلاوت کردہ حدیث میں تین باتوں کی تلقین کی گئی ہے۔

پہلی وصیت: ہر مہینے میں تین نفلی روزے رکھے جائیں، ان تین دنوں کے روزے کا ثواب ایک ماہ کے روزے کے برابر ہے۔ یہ تین دن ''ایام بیض'' کہلاتے ہیں، یعنی قمری مہینے کی 13، 14 اور 15 تاریخ۔ ان ایام کو ''ایام بیض'' اس لیے کہتے ہیں کہ ان تاریخوں میں چاند تقریباً ساری رات چمکتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ ان ایام کا روزہ رکھا کرتے تھے۔

دوسری وصیت: یہ کہ چاشت کی دو رکعات ضرور پڑھا کرو اس لیے کہ ان کا ثواب بہت زیادہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''ہر انسان پر ہر روز اس کے ہر جوڑ پر صدقہ ہے۔'' انسانی جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں اور ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا بہت مشکل ہے جو انسان سورج نکلنے کے تھوڑی دیر بعد دو رکعت نماز ادا کر لے اس کی طرف سے پورے جسم کا صدقہ ادا ہو جائے گا۔ اکثر لوگ اس عمل سے غافل ہیں۔ اس حدیث سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ چاشت کے دو ہی نفل ہیں۔

تیسری وصیت: رات کو سونے سے پہلے نماز وتر پڑھ لیا کرو۔ یاد رہے کہ سونے سے پہلے وتر کی ادائیگی صرف اس شخص کے لیے مستحب ہے جو رات کے آخری حصے میں اٹھنے کے بارے میں اپنے آپ پر اعتماد نہیں کرتا، اگر اسے رات کو اٹھنے پر اعتماد ہو یا گھڑی، موبائل پر الارم لگائے اور وقت پر بیدار ہو جائے تو رات کا آخری حصہ افضل ہے۔

یہ تینوں کام نفل عبادت کا درجہ رکھتے ہیں مگر ثواب کے لحاظ سے بہت بڑا مقام رکھتے ہیں۔ روزہ از خود بڑے ثواب کا حامل ہے اور جب سنت سمجھ کر ہر ماہ 13، 14 اور 15 تاریخوں کے روزے رکھے جائیں تو اللہ تعالیٰ ایسے بندوں کو اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔ یہ کام بظاہر مشکل معلوم ہوتا ہے مگر جو صدق دل سے اسے شروع کرے وہ اللہ کا مقرب بندہ بن جاتا ہے۔ اور چاشت کی نماز سے پورے جسم کے ہر جوڑ کا صدقہ ادا ہو جاتا ہے۔ یہ اللہ کا کس قدر انعام ہے کہ جوڑوں کا صدقہ وہ صرف دو رکعت کی صورت میں قبول کر لیتا ہے ورنہ اتنے صدقے ادا کرنے کے لیے کتنی رقم درکار ہوتی؟ اور تہجد کی نماز اگرچہ نفلی عبادت ہے مگر اس کا ثواب اور اس کے ثمرات بہت زیادہ اس ہیں، آپ ﷺ نے اس شخص کو رعایت عطا فرمائی جو صبح اٹھنے سے قاصر ہے اسے چاہیے کہ وہ رات کو سونے سے قبل وتر نماز ادا کر کے سوئے۔

پاکستان سے وفا کی سزا!

تاریخ سے باخبر لوگ جانتے ہیں کہ مسلم بنگال کے قدیم دارالحکومت ڈھاکہ میں مسلم رہنماؤں کا ایک اہم اجلاس 1906ء میں نواب سر سلیم اللہ کے مکان پر منعقد ہوا جس میں مسلم لیگ کی بنیاد رکھی گئی اور اسلامیان ہند کی آزادی کی جد وجہد کا آغاز ہوا۔ اسی جد وجہد کے نتیجہ میں 1940ء میں منٹو پارک لاہور میں اسلامیان ہند کا نمائندہ اور تاریخ ساز اجتماع منعقد ہوا جس کی صدارت قائد اعظم محمد علی جناح نے کی۔ اس میں ایک قرار داد مرتب کی گئی اور وہ شیر بنگال مولوی فضل الحق نے پیش کی۔ اس قرار داد میں دو قومی نظریہ کی بنیاد پر مشرقی ہند میں بنگال اور آسام کے صوبوں پر مشتمل اور شمال مغربی ہند میں پنجاب' سندھ' بلوچستان' صوبہ سرحد اور ریاست جموں وکشمیر کو ملا کر نئی مملکت بنانے کا مطالبہ کیا گیا۔ اس سے پہلے علامہ اقبالؒ بھی اس نئی مملکت کا تصور پیش کر چکے تھے۔ چنانچہ دنیا نے دیکھا کہ قائد اعظم کی قیادت میں علامہ اقبال کا خواب سات سال کے مختصر عرصہ میں شرمندۂ تعبیر ہوا اور 14 اگست 1947ء کو پاکستان نقشۂ عالم پر نمودار ہوا جو مشرقی اور مغربی پاکستان پر مشتمل تھا۔ کم وبیش ربع صدی تک دونوں حصوں میں ہم آہنگی اور ہم خیالی قائم رہی۔ پھر وہ مشکل وقت بھی آیا کہ جہاں نظریہ پاکستان پروان چڑھتا رہا وہاں ہندوستان کی پشت پناہی میں پاکستان کی بیخ کنی کے لیے ہنگامے شروع کر دیئے گئے۔ حسینہ واجد کے والد بنگلہ بندھو مجیب الرحمٰن نے اپنی بنگلہ دیش مہم جوئی کے دوران مغربی پاکستان کی طرف سے استحصال کا نعرہ لگایا اور پاکستان کے ازلی دشمن بھارت کی جھولی میں جا بیٹھے۔ اسی طرح بھارتی فوج بھی مشرقی پاکستان میں داخل ہوگئی جو محبان پاکستان اور پاک آرمی کے خلاف لڑتی رہی۔ ایسی صورت حال میں وہاں کے لوگ پاکستان کے شہری تھے۔ اس لیے قانونی حکومت اور پاک فوج کا ساتھ دینا اور ملک کا دفاع کرنا ان کی ذمہ داری تھی۔ اسی لیے انہوں نے متحدہ پاکستان کے لیے بہت سی قربانیاں دیں' دراصل یہ پاکستان سے محبت اور وفا کا اظہار تھا۔ شومئی قسمت سے جب بنگلہ دیش بن گیا تو وہاں کے تمام لوگوں نے اسے اپنا وطن سمجھا اور سیاسی' سماجی اور رفاہی سرگرمیوں میں حصہ لینے لگے۔ وہ اسمبلیوں کے ارکان بھی منتخب ہوئے اور حکومتی مناصب پر بھی فائز رہے۔

چنانچہ دہلی میں 5 اپریل 1974ء سے 9 اپریل 1974ء تک پاکستان' بنگلہ دیش اور بھارت کے وزرائے خارجہ کے درمیان سہ فریقی معاہدہ طے پایا۔ اس میں شیخ مجیب الرحمٰن کی حکومت کے وزیر خارجہ کمال حسین نے واضح طور پر اعلان کیا تھا کہ 1971ء کے واقعات کی بنا پر کسی کے خلاف مقدمہ نہیں چلایا جائے گا۔ اسی معاہدہ کی بنیاد پر 195 پاکستانی قیدیوں کو بنگلہ دیش کی حکومت نے رہا کر دیا تھا۔ لیکن نہایت افسوس کی بات ہے کہ 2010ء سے ایک مقامی قانون کے ذریعے جنگی جرائم ''ٹریبونل'' قائم کر کے ضروری شہادتوں کے بغیر سزائے موت کے حکم نامے جاری کیے جا رہے ہیں۔ حزب مخالف کے متعدد رہنماؤں کو پھانسی کی سزا دی گئی ہے۔ اس طرح حسینہ واجد کی پاکستان دشمنی اور پاکستان کے ازلی دشمن بھارت سے دوستی کھل کر سامنے آگئی ہے۔ دراصل وہ قاتلانہ سیاست کر کے اپنے انتقامی جذبے کی تسکین کا سامان کر رہی ہے۔ اسے اپنے والد مجیب الرحمٰن کے انجام سے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔

حالیہ نومبر میں نام نہاد وار کریمنل ٹریبونل بنگلہ دیش کے ظالمانہ فیصلہ کے مطابق پاکستان سے محبت کرنے والے دو سیاسی رہنماؤں علی احسن مجاہد اور صلاح الدین چوہدری کو پھانسی دے دی گئی ہے۔ مجاہد صاحب کا تعلق جماعت اسلامی سے ہے اور چوہدری صاحب کا تعلق خالدہ ضیاء کی جماعت بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی سے ہے۔ یاد رہے کہ صلاح الدین چوہدری متحدہ پاکستان کی قومی اسمبلی کے سپیکر فضل القادر چوہدری جو پاکستان کے قائم مقام صدر بھی رہے کے صاحبزادے ہیں جو کئی بار بنگلہ دیش پارلیمنٹ کے ممبر اور مرکزی وزارت کے منصب پر فائز رہے ہیں۔ مجاہد صاحب' جماعت اسلامی کے سیکرٹری جنرل اور پارلیمنٹ کے رکن بھی رہے ہیں۔

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

اس شمارہ میں

درس قرآن وحدیث	1
اداریہ	2
احکام ومسائل	4
عقل کی اہمیت اور امتیازات (خطبۂ حرم)	6
تخلیق انسان ..... قرآن کی روشنی میں	10
مسجد نبویؐ کے پہلے شہید	13
تحفظ حرمین شریفین ..... سفارتی سرگرمیاں	14
مسجد اقصیٰ کی حالت زار	16
غزنوی چشمۂ فیض	18
چند نعت گو اہلحدیث شعراء	20
حالات کی سنگینی ..... (نظم)	24
طب وصحت	25
ڈاکٹر عبداللہ ترکی کا دورۂ پاکستان	26
اخبار الجماعۃ	27

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر مینیجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ ''اہل حدیث''
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک

سالانہ	500/- روپے
ششماہی	300/- روپے
بذریعہ وی پی	550/- روپے
بیرونی ممالک سے	5500/- روپے
فی پرچہ	15/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ''لسٹر پرنٹ ان'' شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جب سے بنگلہ دیش میں عوامی لیگ کی حکومت قائم ہوئی ہے وہاں پاکستان کے حق میں کلمۂ خیر کہنے والوں کے لیے دار ورسن قائم کر رکھے ہیں۔ نام نہاد عدالتیں قائم کر کے لوگوں کو متحدہ پاکستان سے وفا کی سنگین سزا دی جا رہی ہے اور قانون کی دھجیاں اڑائی جا رہی ہیں۔ انسانی حقوق پامال ہو رہے ہیں مگر انسانی حقوق کی تنظیمیں اور یورپی یونین خاموش ہیں۔ اسی طرح پاکستان کے دفتر خارجہ نے اس مسئلہ پر جس ''تشویش'' کا اظہار کیا ہے وہ عوام کے احساسات وجذبات کا آئینہ دار نہیں۔ پاکستان کا وزیر خارجہ کوئی نہیں ان حالات پر تبصرہ انہی کا حق تھا۔ تاہم وزیر داخلہ چوہدری نثار علی خاں کے بیان نے بڑی حد تک حق ادا کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ بنگلہ دیش میں انسانوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ انسانی حقوق کے بین الاقوامی ادارے اس قتل عام پر خاموش ہیں' میں انتہائی رنجیدہ ہوں کہ ہم ان لوگوں کے لیے کچھ نہ کر سکے جن کا قصور صرف اتنا ہے کہ انہوں نے آج سے 45 سال قبل اپنے وطن پاکستان سے وفاداری اور اس وقت کی ایک آئینی اور قانونی حکومت کا ساتھ دیا۔ انسانیت کے قتل اور پاکستانیت سے انتقام کی آگ کو اب ٹھنڈا ہونا چاہیے۔ آئندہ کابینہ کے اجلاس میں یہ مسئلہ پھر اٹھاؤں گا تاکہ بنگلہ دیش حکومت کے انتقام کی آگ کے آگے دیوار کھڑی کی جا سکے۔

اس بیان کو عوامی حلقوں میں بے حد سراہا گیا یہاں تک کہ کالم نگاروں نے بھی اس کی بے حد تحسین کی ہے۔ وقت کا تقاضا ہے کہ انصاف پسند دنیا اور اقوام متحدہ کو اس قتل عام کا نوٹس لینا چاہیے اور انسانی حقوق کو یوں پامال نہ ہونے دیا جائے۔

ترکی کو دفاع کا پورا حق حاصل ہے۔ امریکہ اور روس کی لڑائی میں نقصان مسلمانوں کا ہو رہا ہے۔ پروفیسر ساجد میر

داعش کے خاتمے کی آڑ میں خلیجی ریاستوں اور مشرق وسطیٰ میں ایک نئی جنگ کا آغاز کیا جا رہا ہے۔

لاہور..... امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ امریکہ اور روس کی لڑائی میں نقصان مسلمانوں کا ہو رہا ہے۔ رابطہ عالم اسلامی کے وفد سے ملاقات میں گفتگو کرتے ہوئے انکا کہنا تھا کہ داعش کے خاتمے کی آڑ میں خلیجی ریاستوں اور مشرق وسطیٰ میں ایک نئی جنگ کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ ترکی کو دفاع کا پورا حق حاصل ہے۔ اس نے روس کا طیارہ درست طور پر مار گرایا۔ ہر ملک کو اپنی زمینی اور فضائی حدود کی حفاظت کا حق ہے۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ شام میں داعش کے خلاف اتحادیوں کی بمباری میں ہزاروں بے گناہ لوگ جس میں بچے اور خواتین بھی شامل ہیں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے جو انسانیت پر ظلم ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی طاقتوں کے اپنے مفادات ہیں اور انکی لڑائی میں مسلمان کچلے جا رہے ہیں۔ اس صورتحال میں علاقائی اور عالمی امن کو مزید خطرات لاحق ہو گئے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ امریکہ اور روس دونوں تیسری عالمی جنگ کی راہ ہموار کر رہے ہیں جس کے تباہ کن نتائج نکلیں گے۔ اگر امریکہ اور روس کو علاقائی اور عالمی امن مقصود ہے تو وہ اپنی پالیسیوں پر نظر ثانی کریں۔ دوسروں کی خودمختاری میں مداخلت سے فساد کا دروازہ کھلے گا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان اخوت کا رشتہ قیامت تک قائم رہے گا۔

کوئی مقدس گائے نہیں' احتساب بلاتفریق ہونا چاہیے' لوٹ مار کر کے جمہوریت کو ڈھال بنانا اچھی روایت نہیں۔

لاہور..... امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ کوئی مقدس گائے نہیں، احتساب بلاتفریق ہونا چاہئے، احتساب کے بغیر اداروں کی کارکردگی کو بہتر نہیں بنایا جا سکتا، لوٹ مار کر کے جمہوریت کو ڈھال بنالینا اچھی روایت نہیں۔ اس سے جمہوریت اور پارلیمنٹ دونوں بدنام ہوتے ہیں اور فائدہ غیر جمہوری قوتیں اٹھاتی ہیں، سیاستدانوں کو خود احتسابی کا فارمولا اپنانا ہوگا۔ جامعہ ابراہیمیہ میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ سالہا سال احتساب کے نام پر سیاستدانوں کو بدنام کیا جاتا ہے' اس کے بعد عدم ثبوت اور عدم شاہد کی بنیاد پر بری کر دیا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل ایکشن پلان کے تحت کئے جانے والے اقدامات کے باعث کراچی میں امن و امان کی صورتحال میں نمایاں بہتری آئی ہے۔ کراچی میں رینجرز کے آپریشن کے نتائج واضح طور پر سامنے آئے ہیں اور کراچی کے شہریوں کو امن و امان کی صورتحال میں بہتری لانے پر قانون نافذ کرنے والے اداروں کا شکر گزار ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ پراسیکیوٹرز کی صلاحیتوں میں اضافے کی ضرورت ہے تاکہ جرائم میں ملوث افراد کو ان کے جرائم کی سزا دلوائی جا سکے۔ اس کے علاوہ انسداد دہشت گردی کی عدالتوں کو سہولتیں فراہم کرنی چاہیے تاکہ بے گناہ انسانی جانوں کے ضیاع میں ملوث مجرمان کو قرار واقعی سزا دلائی جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ کراچی آپریشن مخصوص فرد یا جماعت کے خلاف نہیں ہونا چاہیے، یہ حقیقت ہے کہ آپریشن کے باعث دہشت گردی، بھتہ خوری، اغواء برائے تاوان اور ٹارگٹ کلنگ کے واقعات میں نمایاں حد تک کمی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ احتساب کا دائرہ تمام صوبوں تک پھیلانے کی ضرورت ہے اور کسی کو سیاسی صوبائی عصبیت کی بنیاد پر پراپیگنڈہ کرنے کا موقع ہی نہیں دینا چاہیے۔

احکام ومسائل

جناب مولانا حافظ ابو محمد عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
فون: Mob : 0300-4178626 - 065-2663317
ای میل: Email: hammad3316@yahoo.com

قرآن کے سائے میں رخصتی

سوال ہمارے ہاں اکثر دیکھا جاتا ہے کہ شادی کے موقع پر بیٹی کو قرآن کے سائے میں رخصت کیا جاتا ہے تاکہ اس کی برکت سے آئندہ زندگی میں آنے والی مشکلات آسان ہو جائیں اور خطرات وغیرہ سے بھی امن مل جائے۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں۔

جواب قرآن مجید سے لاتعلق رہتے ہوئے محض اس کے سائے سے فائدہ کی امید رکھنا ایک احمقانہ فعل ہے، جس کی قرون اولیٰ میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ رسول اللہ ﷺ کو اپنی زندگی میں کئی ایک مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن آپ نے قطعی طور پر قرآن مجید کا بایں طور سایہ نہیں کیا اور نہ ہی اس انداز سے کوئی فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کی۔ قرآن کریم ان لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے جو اس پر ایمان اور یقین رکھتے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''قرآن مجید اہل ایمان کے لیے باعث ہدایت اور سراپا رحمت ہے۔'' (یونس: ۵۷)

قرآن مجید اس وقت باعث امن وعافیت ہوسکتا ہے جب ہم اس کے مقاصد کو پورا کریں، اس کے مطالعہ سے درج ذیل مقاصد کی نشاندہی ہوتی ہے:

- قرآن پر ایمان لایا جائے اور اس کے سراپا رحمت ہونے پر یقین رکھا جائے۔
- قرآن کو سیکھا جائے اور آگے دوسروں کو سکھایا جائے۔
- قرآن مجید اسی انداز سے پڑھا جائے جس طرح اس کا نزول ہوا ہے۔
- قرآن مجید پر غور وفکر کر کے اس سے نصیحت حاصل کی جائے۔
- اس کی تعلیمات پر عمل کر کے اپنی زندگی میں ایک انقلاب لایا جائے۔
- اپنے تنازعات میں اس کے مطابق فیصلہ کیا جائے اور اپنے جھگڑوں کو ختم کیا جائے۔

جب ہم ان مقاصد کو پورا کریں گے تو اللہ تعالیٰ سے امید کی جاسکتی ہے کہ وہ ہمیں خیر وبرکت سے نوازے گا اور ہمیں امن وعافیت نصیب کرے گا۔ ہمارے نزدیک دلہن کو رخصت کرتے وقت اس کے سر پر قرآن کا سایہ کرنا بدعت ہے بلکہ قرآن کریم کی توہین ہے، ہمیں اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔ بدعت کا ارتکاب کر کے اس سے برکت کی امید رکھنا چہ معنی دارد؟ اگر واقعی قرآن کی برکات کے خواہش مند ہیں تو اس کے اصول واحکام پر عمل کرنا ہوگا، بصورت دیگر دنیا وآخرت میں خسارے کا اندیشہ ہے۔ واللہ اعلم!

وضوء کرتے وقت صرف بسم اللہ پڑھنا

سوال جب ہم نماز کے لیے وضوء کرتے ہیں تو آغاز میں بسم اللہ پڑھنا چاہئے یا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم مکمل پڑھنی چاہئے، اس کے متعلق کتاب وسنت میں کیا وارد ہے۔ وضاحت کریں۔

جواب رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر کام کا آغاز بسم اللہ سے کرنا چاہیے، اسی طرح وضوء کا آغاز بھی اللہ کے نام سے کرنا ضروری ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے: ''جس نے وضوء کے آغاز میں اللہ کا نام نہیں لیا اس کا وضوء نہیں ہے۔'' (ترمذی، الطہارہ: ۲۵)

ہمارے نزدیک اللہ کے نام سے مراد بسم اللہ کہنا ہے، جب کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک مرتبہ وضوء کا پانی تلاش کیا تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کسی کے پاس کچھ پانی ہے؟'' پانی لایا گیا تو آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ پانی میں رکھ دیا اور فرمایا: ''بسم اللہ پڑھ کر وضوء کرو۔'' (نسائی، الطہارہ: ۷۸)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وضوء کرتے وقت صرف بسم اللہ کہنا چاہیے۔ چنانچہ علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ وضوء سے پہلے مسئلہ تسمیہ پر گفتگو کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ''جب یہ ثابت ہوا کہ تسمیہ کا طریقہ یہ ہے کہ بسم اللہ کہا جائے، اس کی جگہ دوسرے الفاظ کافی نہیں ہوں گے۔'' (مغنی: ج۱، ص۱۰۴)

جو حضرات اس کے ساتھ ''الرحمٰن الرحیم'' کے اضافے کو جائز خیال کرتے ہیں یا اسے مستحب کہتے ہیں، ان کے لیے ضروری ہے کہ اس کے جواز یا استحباب پر کتاب وسنت سے کوئی دلیل پیش کریں، بعض روایات میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: ''جب تم وضوء کرو تو بسم اللہ والحمد للہ کہو۔'' (مجمع الزوائد: ج۱، ص۲۲۵)

اگرچہ علامہ ہیثمیؒ نے اس کی سند کو حسن کہا ہے لیکن یہ حدیث منکر ہے کیونکہ اس کی سند میں ابراہیم بن محمد بن ثابت نامی ایک راوی ہے جسے علامہ ذہبی نے منکر روایات بیان کرنے والا لکھا ہے۔ (میزان: ج۱ ص۵۶).....اس لیے بسم اللہ کے ساتھ الحمد للہ کا اضافہ بھی درست نہیں۔ واللہ اعلم!

رنج والم اور پریشانی کا علاج

سوال میں اکثر پریشان اور رنج والم میں مبتلا رہتا ہوں' میری عبادات بھی اس وجہ سے بے کیف ہیں' نماز میں بھی بے اطمینانی کی کیفیت طاری رہتی ہے' مجھے اس کیفیت کو دور کرنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟ براہ کرم کوئی وظیفہ یا دعا تحریر کردیں۔

جواب قرآن مجید نے اہل ایمان کے لیے سکون قلب کا جو نسخہ تجویز کیا ہے وہ اللہ کا ذکر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''یاد رکھو! اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو سکون ملتا ہے۔'' (الرعد: ۲۸)

اس کے ذکر سے مراد اس کی عبادت' تلاوت قرآن' نوافل' تسبیحات اور دعاء ومناجات ہے جو اہل ایمان کے دلوں کی خوراک اور ان کے ارواح کی غذا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے گھبراہٹ و بے اطمینانی کے موقع پر معوذات پڑھنے کی تلقین ہے' اس سے مراد قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ' قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھنا ہے' ان سورتوں کو پڑھنے کا معمول بنالیا جائے تو امید ہے کہ بے سکونی اور بے اطمینانی ختم ہو جائے گی۔ چنانچہ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مقام جحفہ اور ابواء کے درمیان چل رہا تھا' کیا دیکھتا ہوں کہ بہت تیز آندھی چلنے لگی اور رات بے حد اندھیری تھی تو رسول اللہ ﷺ معوذتین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھنے لگے اور فرمایا: ''اے عقبہ! ان دونوں سورتوں کو پڑھا کرو' ان سا تعوذ کسی نے نہیں پڑھا۔'' (ابوداود' الوتر: ۱۴۶۳)

یہ دونوں باعث حفظ وامان ہیں' ان کا پڑھنا بھی بہت آسان اور سہل ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا معمول تھا کہ آپ ان کے ساتھ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ' ملا کر پڑھتے اور دونوں ہاتھوں پر پھونک مار کر اپنے تمام جسم پر پھیرتے تھے۔ آپ یہ عمل ہر رات جب بستر پر آتے تو کرتے تھے۔ اس کے ساتھ اگر آیت الکرسی کو ملا لیا جائے تو شیطان کے شر سے بچنے کے لیے یہ آیت بھی اکسیر ہے' احادیث میں اس کے پڑھنے کی بہت فضیلت آئی ہے۔ سورہ فاتحہ تو ہر مصیبت وبلا سے رہائی اور فلاح وکامرانی کا سرچشمہ ہے' سائل کو چاہیے کہ وہ سورہ فاتحہ' آیت الکرسی اور معوذات پڑھ کر خود پر دم کیا کرے' امید ہے کہ سوال میں ذکر کردہ کیفیت دور ہو جائے گی' باذن اللہ تعالیٰ!

سن رسیدہ عورت کا محرم کے بغیر عمرہ کرنا

سوال ہم دونوں میاں بیوی نے عمرہ پر جانے کا پروگرام بنایا ہے' ہمارے ساتھ ایک عمر رسیدہ خاتون بھی جانا چاہتی ہے جبکہ ہمارا اس کے ساتھ کوئی خونی رشتہ نہیں ہے' کیا اس طرح کی عورت محرم کے بغیر عمرہ پر جاسکتی ہے؟

جواب ہر مسلمان کا دل زیارت حرمین کے لیے بہت مچلتا ہے' ائمہ اسلام نے اس زیارت کے لیے درج ذیل پانچ شرائط بیان کی ہیں:

❁ اسلام ❁ بلوغت ❁ عقل ❁ حریت ❁ استطاعت

استطاعت سے مراد اخراجات سفر ہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی وضاحت کی ہے مگر خواتین کے لیے ایک مزید شرط بھی ہے کہ زیارت حرمین کے اس مقدس سفر میں اس کا رفیق سفر اس کا خاوند یا کوئی اور محرم رشتے دار ہو' محرم کے بغیر ایک مسلمان خاتون کو سفر کرنے کی اجازت نہیں۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''کوئی عورت اپنے محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔'' (مسلم' الحج: ۳۲۷۲)

جب آپ نے یہ حکم سنایا تو حاضرین میں سے ایک شخص کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا' یا رسول اللہ! میری بیوی حج پر جانے کا پروگرام رکھتی ہے جبکہ میرا نام فلاں فلاں غزوہ میں لکھا جا چکا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔''

یہ حدیث اس امر کی واضح دلیل ہے کہ مسلمان خاتون کے لیے سفر حج میں کسی نہ کسی محرم کا ساتھ ہونا ضروری ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابی کو جہاد سے رخصت دے کر بیوی کے ساتھ حج کرنے کا حکم دیا۔ لیکن افسوس کہ ہمارے ہاں اس کے متعلق بہت لاپروائی پائی جاتی ہے اور رسول اللہ ﷺ کے اس تاکیدی حکم کا لحاظ نہیں رکھا جاتا اور جذبات سے مغلوب ہو کر جعلی طور پر کسی اجنبی کو اپنا ''محرم'' بنا کر حرمین کا سفر اختیار کیا جاتا ہے۔ کچھ حضرات رسول اللہ ﷺ کی ایک پیشین گوئی سے محرم کے بغیر سفر کرنے کا مسئلہ کشید کرتے ہیں' وہاں آپ نے صرف آئندہ ہونے والے ایک واقعہ کی خبر دی اور محرم کے بغیر سفر کرنے کا فتویٰ نہیں دیا۔ صورت مسئولہ میں ایک عمر رسیدہ خاتون محرم کے بغیر عمرہ پر نہیں جاسکتی۔ واللہ اعلم!

.....❁❁❁.....

عقل کی اہمیت اور امتیازات

امام مسجد الحرام
فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر خالد الغامدی حفظہ اللہ

مترجم —— جناب محمد اجمل بھٹی/ جناب محمد عاطف الیاس —— نظر ثانی —— جناب حافظ یوسف سراج

حمد وثناء کے بعد:

اللہ کے بندو! میں اپنے آپ کو اور آپ سب کو اندرونی اور بیرونی طور پر اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کرتا ہوں۔ تقویٰ اعلیٰ ترین عزت وافتخار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی کی تائید اور تلقین فرمائی ہے' پرہیز گار نہ تو گمراہ ہوتے ہیں اور نہ کبھی بدبختی کا شکار۔ ان کے لیے نہ کوئی غم ہے اور نہ انہیں کوئی فکر لاحق ہوتی ہے۔

اے مسلمانو! اسلام کی نعمت کے بعد عقل سے بڑی اور اثر انگیز نعمت کوئی نہیں ہوسکتی۔ یقیناً عقل، اللہ تعالیٰ کی عظیم عطا اور اس کی خلاقیت کی شاندار مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو بھی پیدا کیا، خوب پیدا کیا۔ تمام تر حقائق ودلائل اور ہر طرح کی نشانیاں دلالت کرتی ہیں کہ اللہ کی مخلوقات میں کمال درجہ کی ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ وحی ربانی کی روشنی میں نبی اکرم ﷺ جس ہدایت کے رستے اور جس الٰہی منہج کی طرف بلاتے تھے، اس میں، اور صحیح انسانی عقل میں مکمل مطابقت پائی جاتی ہے۔

قرآن وحدیث میں متعدد بار عقل استعمال کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ سوچنے، ہوش کرنے، غور وفکر کرنے، سوجھ بوجھ اختیار کرنے اور عبرت پکڑنے کی تلقین کی گئی ہے۔ ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کو پہچاننے کے بہترین راستے اختیار کرنے کی ہدایت بھی کی گئی ہے۔ کائنات اور مخلوقات کے پوشیدہ راز تلاش کرنے اور اللہ تعالیٰ کی کمال درجہ حکمت کے شاہکار ڈھونڈنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ اس لیے ہے تاکہ لوگ دین، دنیا اور آخرت کے معاملات سدھار سکیں۔

شریعتِ اسلامیہ نے تمام احکام، عقلِ صحیح سے مشروط رکھے ہیں۔ ان تمام چیزوں سے منع فرمادیا گیا ہے جو عقل پر اثر انداز ہوتی ہیں یا نورِ بصیرت ختم کر ڈالتی ہیں۔ دین اسلام نے عقل کی حفاظت کو ان پانچ ضروری اشیا میں شامل کیا ہے جن کے تحفظ کے بغیر دنیا کا نظام ٹھیک طرح قائم نہیں رہ سکتا۔ عقل اور وحی میں ہم آہنگی شریعت اسلامیہ کی خاصیت ہے۔ یہ بات طے ہے کہ شریعت اسلامیہ اور عقل میں تصادم نہیں ہے۔

اے امت اسلام! عقلِ کامل مشکلات سے نمٹنے کا بہترین سامان ہے، عقل مصیبتوں سے لڑنے میں کارگر ہتھیار ہے، عقل بھلائیوں کی طرف رہنما ہے۔ عقل عصر حاضر اور عہد آئندہ کی مشکلات دور کرنے میں معاون ہے۔ عقلِ کامل مل جائے تو ہر شے سدھر جاتی ہے اور اگر عقل بگڑ جائے تو سارا معاملہ افراط وتفریط کا شکار ہو جاتا ہے۔ عقل کے بغیر نہ تو زندگی پر لطف ہوسکتی ہے اور نہ راحت اور سکون نصیب ہوسکتا ہے، کیونکہ عقل ہی بھلے راستے کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور یہی گمراہی اور برائی کے راستہ کی نشاندہی کرتی ہے۔ اسی کی بدولت انسان بھلائی کے راستے پر چلتا ہے اور برائی کے راستے سے دور رہتا ہے۔

> **قرآن وحدیث میں متعدد بار عقل استعمال کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ سوچنے، ہوش کرنے، غور وفکر کرنے، سوجھ بوجھ اختیار کرنے اور عبرت پکڑنے کی تلقین کی گئی ہے۔**

عقل اور دین، لازم وملزوم ہیں۔ انہیں الگ نہیں کیا جاسکتا۔ انسان کا دین اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتا جب تک اس کی عقل درست نہ ہو۔ عقل، دین کے بغیر ہو تو گمراہی اور بدنظمی پیدا کرتی ہے جبکہ دین، عقل کے بغیر ہو تو کم سمجھی، کج فہمی اور برے کردار نمودار ہونے لگتے ہیں۔ اس طرح نفس اور معاشرے کے ساتھ زیادتی بھی ہوتی ہے اور اسلام کا روشن اور دمکتا چہرہ بھی داغ دار ہو جاتا ہے۔

امام حسن بصریؒ کو جب کسی شخص کی نیکی کے بارے میں بتایا جاتا تو وہ پوچھتے:

''اس کی عقل کیسی ہے؟ بخدا! انسان کا دین عقل کی درستی کے بغیر کامل نہیں ہوسکتا''۔

کلام باری تعالیٰ سے اس مفہوم کی تصدیق ہوتی ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ۝﴾

''جو لوگ عقل سے کام نہیں لیتے اللہ ان پر آلودگی ڈال دیتا ہے۔'' (یونس)

عقل، اللہ تعالیٰ کی نہایت بیش قیمت نعمت ہے۔ انسان کی عقل جتنی زیادہ ہوگی، اتنا ہی وہ قرآن مجید کی ہدایت سے نفع حاصل کرے گا اور اتنا ہی تہذیب وترقی کے اسباب مہیا کرنے کے قابل ہو جائے گا۔ زمین کی برکتوں سے بھرپور فائدہ اُٹھاتے ہوئے بہترین زندگی بسر کرنے کے قابل ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَتَكُونَ لَهُمْ قُلُوبٌ يَعْقِلُونَ بِهَا أَوْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ۖ فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَٰكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ ۝﴾ (الحج)

''کیا ان لوگوں نے زمین میں چل پھر کے (کچھ عقل نہیں سیکھی) کہ ان کے دل سمجھنے والے اور ان کے کان سُننے والے ہوتے؟ حقیقت یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں، ہاں! مگر سینوں میں موجود دل اندھے ہو جاتے ہیں۔''

اسی طرح فرمایا:

﴿إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ۝﴾ (ق)

''اِس تاریخِ ماضی میں عبرت کا سبق ہے ہر اس شخص کے لیے جو دل یعنی عقل رکھتا ہو، اور اس کے لیے جو توجہ سے بات سنتا ہو۔''

اللہ تعالیٰ محسوس، غیر محسوس اور آفاقی نشانیاں بیان فرمانے کے بعد عقل سے کام لینے، تفکر وتدبر کرنے اور تنبیہ قبول کرنے کی تلقین فرماتا ہے۔

انسان پر اللہ کی بہترین نعمت عقل ہے' کوئی دوسری نعمت اس درجے کی نہیں ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی کو عقلِ کامل سے نوازتا ہے تو اس کے اخلاق واعمال خود بخود سنور جاتے ہیں۔

امام ابن مبارک سے پوچھا گیا کہ سب سے نعمت قیمتی کون سی ہے؟ انہوں نے کہا: عقل۔ پوچھا گیا کہ اگر یہ نہ ہوتو؟ انہوں نے کہا: ادب۔ پوچھا گیا کہ اگر یہ بھی نہ ہوتو؟ انہوں نے کہا: نیک مشیر۔ پوچھا گیا کہ اگر یہ بھی نہ ہوتو؟ انہوں نے فرمایا: طویل خاموشی۔ پوچھا گیا کہ اگر یہ بھی نہ ہوتو؟ انہوں نے فرمایا: ایسے شخص کے لیے موت کا جلد آنا ہی بڑی نعمت ہے۔

حضرت لقمان اپنے بیٹے کو یوں وصیت فرماتے ہیں کہ ''بیٹے! جان رکھو کہ دنیا وآخرت میں عزت وشرف حاصل کرنے کا ذریعہ صحیح عقل ہی ہے۔ عقلمندی انسان کے عیبوں پر پردہ ڈال دیتی ہے۔''

امام قتادہ سے پوچھا گیا کہ انسانوں میں سب سے بڑھ کر قابل رشک کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: سب سے زیادہ عقل والا۔ پوچھا گیا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے، فرمایا: سب سے زیادہ عقل والا۔

اسی لیے کہا گیا ہے کہ ''سمجھ دار دشمن بیوقوف دوست سے بہتر ہے۔''

اے مسلمانو! شریعت اسلامیہ نے عقل کی تعریف کر کے اس کی شان بہت بلند فرما دی ہے۔ آیاتِ قرآن مجید میں بارہا عقل استعمال کرنے اور اس سے فائدہ اُٹھانے کی تلقین کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''ان باتوں سے صرف وہی لوگ سبق لیتے ہیں، جو عقل والے ہیں'' (البقرۃ)

اسی طرح فرمایا:

''کیا تم بالکل ہی عقل سے کام نہیں لیتے؟'' (البقرۃ)

اسی طرح فرمایا:

''کیا تم غور نہیں کرتے؟'' (الانعام)

اسی طرح بہت سے مقامات پر اس طرح کی آیات ملتی ہیں۔

تاہم ان آیات سے مراد صرف عقل کی موجودگی نہیں بلکہ عقل استعمال کرنے کی قابلیت، صلاحیت اور عقل کی محض موجودگی سے بڑھ کر عقل کے ذریعے سے کلام اللہ اور احادیث رسول کی سمجھ حاصل کرنا ہے۔ چنانچہ عقل سے مراد وہ عقل ہے جو برکتوں اور عطاؤں کا راستہ کھول دیتی ہے، جو آسائشوں کو کامیابی کی سواری بنا لیتی ہے، جو برائیوں اور ناکامیوں سے بچنے اور کامیابیاں حاصل کرنے میں مددگار بنتی ہے۔ بالیقین! عقل ہی انسان کو برائیوں اور بے قیمت اشیا سے محفوظ رکھتی ہے، وہی اخلاقِ کریمہ اور صفاتِ عالیہ کے حصول کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔

عقل ہی حقیر اشیا سے، پاکبازی کو داغ دار کرنے والی اشیا سے اور شرافت سے عاری امور سے دور رکھنے والی ہے۔ عقل ہی بہترین اخلاق اور اعلیٰ صفات کی راہ دکھانے والی ہے۔ عقل ہی افراد اور معاشرے کو ترقی عطا کر کے انہیں زمین میں حقیقی جانشینی کے قابل بناتی ہے۔ ایسی جانشین جو انسان کو تہذیب، تقدم اور ترقی کی راہ پر چلاتی ہے۔

> **عقل ہی حقیر اشیا سے، پاکبازی کو داغ دار کرنے والی اشیا سے اور شرافت سے عاری امور سے دور رکھنے والی ہے۔ عقل ہی بہترین اخلاق اور اعلیٰ صفات کی راہ دکھانے والی ہے۔**

یقیناً ایسی ہی عقل کی تعریف قرآن وحدیث میں کی گئی ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ کے یہاں قابل قدر عقل ہے، جس سے فائدہ اٹھانے کی تلقین کی گئی ہے اور اسے ہر نفع بخش اور فائدہ مند چیز میں لگانے کا حکم دیا گیا ہے۔ ایسی عقل ہر چیز میں درجہ کمال کی طرف لے جاتی ہے، ہدایت اور کامیابی کی طرف قیادت کرتی ہے، تہذیب کی آفتوں سے نجات دلاتی ہے، دلی اور اخلاقی بیماریوں کی روک تھام کرتی ہے۔ ایسی درست عقل والے سے اللہ راضی بھی ہو جاتا ہے اور زندگی میں اسے برکت بھی عطا فرماتا ہے۔ ایسا شخص وہ اس نعمت سے بہت فائدہ حاصل کرتا ہے، لوگوں میں بڑا نام کماتا ہے اور نمایاں ہو جاتا ہے۔

چونکہ مشرکین مکہ اس عقل کی حقیقت سے واقف نہیں تھے جس کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے، تو انہوں نے کہا:

''کاش ہم سنتے یا سمجھتے تو آج اِس بھڑکتی ہوئی آگ والوں میں شامل نہ ہوتے'' (الملک)

مکہ مکرمہ کے عالم اور فقیہ، حضرت عطاء بن ابی رباح سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی عطاؤں میں بہترین عطا کونسی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے متعلق سمجھ بوجھ۔

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے اسماء وصفات کی سمجھ دنیا وآخرت کی بھلائیوں کا دروازہ ہے۔ حقیقت میں عقل پیدا کرنے اور عقل کو اتنی صلاحیت دینے کی غرض وغایت بھی یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پہچاننے میں مدد مل سکے۔

مسلمانو! آیات واحادیث میں ذکر کی جانے والی عقل کی حقیقت اور اصلیت سمجھنی چاہیے اور اس شریعت اسلامیہ کے احکام کے مطابق اس کی حفاظت بھی کرنی چاہیے، تاکہ ان تمام منفی رائج الوقت عقل کے استعمالات کا رد کیا جا سکے۔ منفی استعمالات میں برے افکار اور گمراہ کن افکار پھیلانا، دین کے بارے میں پیچیدگیاں اور گمراہ کن عقائد کو فروغ دینا اور لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش میں لگے رہنا شامل ہے۔

آج ایسے گروہ بھی نظر آتے ہیں جو مکاری، فریب، دغا، دھوکہ اور لوگوں کو جان مال اور عزت وآبرو کا نقصان پہنچانے میں نت نئے ذرائع ایجاد کرنے میں عقل برتتے ہیں۔ کچھ لوگوں کے ہاں دنیا اور دنیوی آسائشات دینے والا علم زیادہ اہم قرار پایا ہے۔ وہ دین ودنیا کے متعلق معلومات اکٹھی کرنے میں مقابلہ کرتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہی عقل کا حاصل کل ہے۔

ٹھیک یہی معیشت اور ذاتی مفادات پر مبنی طرز فکر بہت سی تہذیبی مشکلات کا سبب ہے۔ یہی نفسیاتی، اخلاقی، تربیتی اور معاشرتی بیماریوں کی وجہ ہے۔ یہی بہت سے بیماروں کی بیماریوں کی جڑ ہے جو پیچھے رہنے والوں میں رہ جانا پسند کر گئے، اللہ تعالیٰ نے بھی انہیں پیچھے کر دیا اور رسوا کرتے ہوئے کہا کہ ٹھیک ہے تم بیٹھ رہو پیچھے رہنے والوں ہی میں۔

اگر یہ لوگ واقعتاً اپنی مشکلات اور بیماریوں سے نجات حاصل کرنا چاہتے اور تہذیبی پسماندگی سے نکلنا چاہتے تو اس کے لیے کچھ تیاری تو کرتے اور اللہ تعالیٰ کی

عطا کردہ عقل کو ان کاموں میں استعمال کرتے جو افراد اور معاشرہ کی فلاح میں معاون ہیں، اور ان آفتوں اور محسوس وغیر محسوس برائیوں سے بچنے کی کوشش کرتے جو عقل کا خون کر ڈالتی ہیں اور عقل کو نفع بخش افکار وآرا سے ہٹا کر ایک محدود دائرے میں رکھتے ہیں۔

گمراہ کن افکار میں سے بدترین فکر ان چیزوں کی کھوج لگانے کی کوشش ہے جس کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنے تک محدود رکھا ہے۔ کسی دوسرے کو اس پر مطلع نہیں فرمایا اور عقلوں کو اس تک رسائی کی توفیق سے محروم رکھا ہے۔ اسی طرح گمراہ کن افکار اور ہلاکت میں ڈالنے والی خواہشات، خرافات، بھیڑ چال، تعصب، بلا سوچے سمجھے ہر بات کے پیچھے لگ جانا، دل اور دیگر اعضا کے گناہ، شراب نوشی، نشہ وغیرہ یہ سب وہ افکار واعمال ہیں جو عقل کو ایک خاص دائرہ میں محدود اور محصور کر ڈالتے ہیں۔ جب یہ دل پر حاوی ہو جاتے ہیں تو سوچ بوجھ کی صلاحیت چھین لیتے ہیں اور مقصد حیات سے غافل کر ڈالتے ہیں اور نور بصیرت اور برکت چھین لیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''حقیقت ہے کہ بہت سے جن اور انسان ایسے ہیں جن کو ہم نے جہنم ہی کے لیے پیدا کیا ہے ان کے پاس دل ہیں مگر وہ ان سے سوچتے نہیں ان کے پاس آنکھیں ہیں مگر وہ ان سے دیکھتے نہیں ان کے پاس کان ہیں مگر وہ ان سے سنتے نہیں'' (الاعراف)

امام بخاری، امام مسلم اور امام احمد روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''کسی شخص کے بارے میں لوگوں میں تو یہ معروف ہوگا کہ وہ بہت معاملہ فہم اور عقلمند ہے جبکہ اس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔''

دوسرا خطبہ

حمد وثناء کے بعد!

اے مسلمانو! عقل، فہم وفراست، شعور اور ادراک کا آلہ ہے۔ جب عقل وحی کے نور اور آداب نبوی سے منور ہو، لوگوں کے تجربات سے استفادہ کرے، زندگی اور تاریخ کے حادثات سے عبرت پکڑے، حالات و واقعات سے نصیحت حاصل کرے، گزشتہ لوگوں کے انجام سے سبق لے، تو عقل پوری قوت وصلاحیت سے اپنی کارکردگی دکھاتی ہے۔ ایسی صورت میں اس کی فطری صلاحیت کو اضافہ ملتا ہے، وسعت اور بڑھوتری ملتی ہے، اسے درست، مجرب اور محفوظ صلاحیت حاصل ہو جاتی ہے۔ اللہ کے نور سے ہدایت یافتہ شخص کی عقل جو مختلف تجربات کی حامل ہوتی ہے اس کا اظہار بے شمار مواقع پر ہوتا ہے۔ ایسا شخص اللہ اور اس کے رسول کے حکم پر کبھی بھی کسی شہوت، شبہ یا قول و رائے کو مقدم نہیں کرتا۔ جب اس کے لیے دو امور مشتبہ ہو جائیں تو وہ اسی کام کو چھوڑے گا جو نفس کو مرغوب ہو۔ وہ ہمیشہ حالات اور انجام کار پر گہرا غور وفکر کرتا ہے۔ اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے۔ اس سے وہ بیماری میں مبتلا ہونے سے محفوظ رہتا ہے۔ وہ ابتلاء پر عافیت وسلامتی کو ترجیح دیتا ہے۔ پھر جب کسی مصیبت کا شکار ہو جاتا ہے تو اللہ کی رضا پر راضی رہتا ہے اور صبر کرتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ مصیبتوں کا سبب زبان ہے۔ اس لیے وہ سچ بولتا ہے اور مفید کلام کرتا ہے۔ ہلاک کر دینے والی زبان کی آفتوں سے بچتا ہے جو اس کی عقل و اخلاق کو عیب دار بناتی ہیں۔ ان آفتوں میں سے ایک بہت بری چیز جھوٹ ہے۔ اسی طرح غیبت، چغلی اور مسلمانوں کی تکلیف پر ناروا خوشی منانا ہے۔ وہ جو دوسروں کو کہتا ہے خود بھی عمل کرتا ہے، وہ غیر مفید اور غیر ضروری اشیاء کے بارے میں سوال نہیں پوچھتا۔ وہ غیر مفید گفتگو سے اجتناب کرتا ہے، کیونکہ کسی شخص کے عقل اور اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ غیر متعلقہ امور میں دخل اندازی نہیں کرتا۔ وہ اپنا قدر شناس ہوتا ہے۔ عقلمند شخص دنیا کی حقیقت سے بخوبی واقف ہوتا ہے۔ اسے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا ختم ہونے والا معمولی سامان ہے، یہ کھیل تماشا ہے۔ مال و اولاد کی کثرت میں فخر وغرور کا اظہار ہے۔ یہ ایسی زیب و زینت ہے جو عقل چھین لیتی ہے۔ یہ دنیا پرستوں کو دھوکے میں ڈالتی ہے اور انہیں غافل کر دیتی ہے۔ لہٰذا دنیا پرست دنیا کا یہ حقیر مال لیتا ہے اور اللہ پر بغیر حق کے گفتگو کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''پھر اگلی نسلوں کے بعد ایسے ناخلف لوگ ان کے جانشین ہوئے جو کتاب الٰہی کے وارث ہو کر اسی دنیائے فانی کے فائدے سمیٹتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ توقع ہے کہ ہمیں معاف کر دیا جائے گا، اور اگر وہی متاع دنیا پھر سامنے آتی ہے تو پھر لپک کر اسے لے لیتے ہیں' کیا ان سے کتاب میں عہد نہیں لیا جا چکا کہ اللہ کے نام پر وہی بات کہیں جو حق ہو؟ اور یہ خود پڑھ چکے ہیں، جو کتاب میں لکھا ہے آخرت کی قیام گاہ تو خدا ترس لوگوں کے لیے ہی بہتر ہے، کیا تم اتنی سی بات نہیں سمجھتے؟'' (الاعراف)

''تم لوگوں کو جو کچھ بھی دیا گیا ہے وہ محض دُنیا کی زندگی کا سامان اور اس کی زینت ہے، اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ اس سے بہتر اور باقی تر ہے' کیا تم لوگ عقل سے کام نہیں لیتے۔'' (القصص)

اے مسلمانو! مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق اور محبت و الفت کا حریص عقل مند شخص سے بڑھ کر کوئی نہیں ہو سکتا۔ مسلمانوں کی غلطیوں، لغزشوں سے اعراض کرنا، مسلمانوں کی باہمی لڑائی جھگڑے، اختلاف اور فرقہ بندیوں، نیز شیطانی بہکاوے سے اجتناب کرنا عقل مند شخص کا شیوہ ہے۔

مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق اور محبت و الفت کا حریص عقل مند شخص سے بڑھ کر کوئی نہیں ہو سکتا۔ مسلمانوں کی غلطیوں، لغزشوں سے اعراض کرنا، مسلمانوں کی باہمی لڑائی جھگڑے، اختلاف اور فرقہ بندیوں، نیز شیطانی بہکاوے سے اجتناب کرنا عقل مند شخص کا شیوہ ہے۔

عقل مند شخص کی زینت تواضع اور انکساری ہی ہے۔ وہ تمام لوگوں کے لیے عاجزی اختیار کرتا ہے اور انہیں ان کا مقام ومرتبہ دیتا ہے۔ ان کے ظاہری حالات کے مطابق ان سے معاملات کرتا ہے اور ان کے باطنی امور کو اللہ کے سپرد کرتا ہے۔ وہ اپنی عقل ودانش کی بنا پر کسی سے حسد نہیں کرتا، کسی کو حقیر نہیں سمجھتا، اپنے سے بلند مرتبہ لوگوں سے حسد نہیں کرتا اور اپنے سے کمتر لوگوں کو حقارت کی نظر سے نہیں دیکھتا، کیونکہ جو شخص علماء اور نیک لوگوں کو حقیر جانتا ہے وہ اپنا دین برباد کر لیتا ہے اور خود جو حاکم وقت کا مذاق اڑاتا ہے اور اسے حقیر سمجھتا ہے وہ اپنی دنیا برباد کر لیتا ہے اور اپنی توہین کا سبب بنتا ہے اور جس شخص نے اپنے بھائی کے عیب ٹٹولے، اس نے

اپنے اخلاق کو برباد کر لیا اور اپنے نفس کی توہین وتحقیر کا دروازہ کھول دیا۔

عمدہ اخلاق وکردار، طویل خاموشی، سنجیدگی اور وقار کسی شخص کے عقل مند ہونے کی نشانی ہے، ایسا عقل مند جسے حادثات بھڑکاتے نہیں، جسے یقین نہ رکھنے والے لوگ بے صبرا نہیں بنا سکتے، اسے خواہشاتِ نفس ابھارتی نہیں اور جھگڑے اسے طیش نہیں دلاتے۔

عقل مند شخص وہ ہے جس کے غصے پر اس کا حلم و درگزر غالب ہو، اس کے ظلم پر اس کا عدل وانصاف حاوی ہو۔ اس کے تکبر پر اس کی تواضع غالب ہو، اس کے ظلم و زیادتی پر اس کا انصاف بھاری ہو، اس کی عجلت پر بردباری حاوی ہو، اس کے غیظ وغضب اور عجلت پر اس کی سنجیدگی اور حلم غالب ہو، اس کی بے صبری پر صبر بھاری ہو۔ اس کی کم عقلی پر وقار کا پردہ ہو، اس کی غلط رائے کو عقل مندوں کا مشورہ درست کرتا ہو، مالی معاملات میں افراط وتفریط پر اس کی میانہ روی اور حسن تدبیر کا پہرہ ہو۔ منصب وجاہ کی حرص پر اس کا اخلاق ومروت غالب ہو۔ کیونکہ حرص وطمع نے کتنے ہی لوگوں کو ذلیل وخوار کر دیا ہے؟!

عقل مند وہ ہے جو بڑوں کی عزت کرتا ہے، چھوٹوں پر شفقت کرتا ہے، والدین کی فرمانبرداری کرتا ہے، اپنے اہل وعیال سے نرمی سے پیش آتا ہے، اپنے ہمسائے اور مہمان کی عزت کرتا ہے، صلہ رحمی کرتا ہے، مسلمانوں کے معاملات میں ان کی مدد کرتا ہے اور مشکل حالات میں ان سے تعاون کرتا ہے، وہ ہر حال میں خیر و بھلائی کے کاموں میں تیزی دکھاتا ہے اور ہر غلطی اور لغزش سے توبہ کرتا ہے اور اپنے رب کی طرف رجوع کرتا ہے۔ واللہ! یہ کیسی شاندار زندگی ہے! اور یہ کیسی خوشگوار گزران ہے۔ اس نے خود کو خوش بخت بنا لیا اور اپنے قلب وسینے کو منور کر لیا ہے۔ یہ دنیا میں اس کی جنت ہے، اس جنت میں صرف اصحاب توفیق راست باز داخل ہوں گے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کو اپنے لیے مشعل راہ بنایا ہے۔

عورتیں شرعی احکام میں مردوں جیسی ہیں۔ مردوں کی مذکورہ بالا تمام خوبیوں میں وہ بھی شریک ہیں۔ کتنی ہی ایسی عقل مند خواتین ہیں جنہوں نے ماضی اور حاضر میں نہایت عقل و دانش اور اعلیٰ اخلاق وکردار والے موقف اختیار کیے۔

عورت کی عقلی کمی صرف یہ ہے کہ اس کی گواہی مرد سے نصف قرار دی گئی ہے یہی حدیث نے بیان کیا، اس حدیث کی موجودگی میں اس کے سوا عورت کو کسی معاملے میں کم نہیں کہا جا سکتا۔

لہٰذا تم عورتوں کو کم عقلی کا طعنہ مت دو، جبکہ رسول اللہ ﷺ اس کی وضاحت کر چکے ہیں۔ تم ہمارے سردار اور حبیب رسول اللہ ﷺ پر درود وسلام بھیجو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ ﷺ پر درود وسلام بھیجنے کا حکم دیا ہے۔

بقیہ تخلیق انسان.....قرآن کی روشنی میں

ہے اسے حتمی نہ سمجھا جائے، کوئی بھی صاحب علم اِن جزئیات وتفصیلات کے بیان میں اختلاف کر سکتا ہے، البتہ اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ آیاتِ قرآنی میں مختلف الفاظ واصطلاحات کے استعمال سے کیمیائی ارتقاء کے تصور کی واضح نشان دہی ہوتی ہے۔

جب ارضی ثمیر بشریت مختلف مراحل سے گزر کر پاک صاف ہو چکا اور اپنی جوہری حالت کو پہنچا تو اس سے باری تعالیٰ نے پہلے انسان کی تخلیق ابوالبشر سیدنا آدم علیہ السلام کی صورت میں فرمائی اور فرشتوں سے ارشاد فرمایا کہ میں زمین میں خلیفہ پیدا فرمانے والا ہوں جس کا پیکرِ بشریت اس طرح تشکیل دوں گا۔ یہ تفصیلات قرآنِ مجید میں سورۃ البقرہ، سورۃ الحجر، سورۃ الاعراف، اور دیگر مقامات پر بیان کی گئی ہیں۔

فرشتوں کا اِس خیال کو ظاہر کرنا کہ یہ پیکر بشریت زمین میں خون ریزی اور فساد انگیزی کرے گا، اسی طرح ابلیس کا انکار سجدہ کے جواز کے طور پر حضرت آدم علیہ السلام کی بشریت اور صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ کا ذکر کرنا وغیرہ یہ سب اُمور اس بات کی نشان دہی کرتے ہیں کہ ان کی نظر انسان کی بشری تشکیل کے ابتدائی اور دورانی مراحل پر تھی اور ایسا خیال وہ اُن اجزائے ترکیبی کے خواص کے باعث کر رہے تھے جن کا استعمال کسی نہ کسی شکل میں اس پیکر خاکی کی تخلیق میں ہوا تھا۔ وہ مٹی کی کثافت اور آگ کی حرارت جیسی اشیاء کی طرف دھیان کیے ہوئے تھے، اُن کی نظر مٹی کی اس جوہری حالت پر نہ تھی جو مصفّٰی اور مزکّٰی ہو کر سراسر کندن بن چکی تھی، جسے باری تعالیٰ "سُلٰلَةٌ مِّنْ طِيْنٍ" سے تعبیر فرما رہا ہے۔ مٹی کی یہ جوہری حالت (سُلٰلَة) کیمیائی تغیرات سے تزکیہ وتصفیہ کے ذریعے اب یقیناً اس قابل ہو چکی تھی کہ اس میں روحِ الٰہیہ پھونکی جاتی اور نفخ روح کے ذریعے اس کے پیکر کو فیوضاتِ الٰہیہ کے اخذ وقبول اور انوار وتجلیات ربانی کے اِنجذاب کے قابل بنا دیا جاتا۔ اس لیے ارشاد فرمایا گیا:

﴿فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ۝﴾ (الحجر)

''پھر جب میں اس کی (ظاہری) تشکیل کو کامل طور پر درست حالت میں لا چکوں اور اس پیکر (بشری کے باطن) میں اپنی روح پھونک دوں تو تم اس کے لیے سجدے میں گر پڑنا''۔

چنانچہ بشریت اِنسانی کی اسی جوہری حالت کو سنوارا گیا اور اسے نفخِ روح کے ذریعے عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا (اللہ نے آدم علیہ السلام کو تمام اشیاء کے نام سکھا دیے) کا مصداق بنایا گیا اور تب یہی حضرتِ انسان مسجودِ ملائکہ ہوا۔

الاسلام ڈائری 2016ء

- جماعتی جذبوں کی آئینہ دار
- ایک دعوت، ایک پیغام
- ہر پڑھے لکھے فرد کی ضرورت

حسب سابق ڈائری زیر ترتیب ہے اگر آپ چاہتے ہیں کہ ڈائری ماہ دسمبر میں آپ کو مل سکے تو آج ہی رابطہ کیجیے۔ اشتہارات اور ضروری فون نمبر آج ہی بھیج دیں

ایک صفحہ اشتہار فور کلر	2500/-	روپے
ایک صفحہ اشتہار ایک کلر	1500/-	روپے
نصف صفحہ ایک کلر	1000/-	روپے

ڈائری کی عام قیمت -/400 روپے
رعایت کے ساتھ -/300 روپے (علاوہ ڈاک خرچ)

شناختی کارڈ (محمد بشیر انصاری) 34101-3207371-5

رابطہ: اہلحدیث پبلیکیشنز 106 راوی روڈ لاہور
0321-6487892 - 042-37720257
055-4443265

وی پی آ رہا ہے

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی واخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

تخلیقِ انسان کے مختلف مراحل

تحریر: جناب پروفیسر عبدالعظیم جانباز

جس طرح عالمِ آفاق کے جلوے اِجمالاً عالمِ اَنفس میں کارفرما ہیں، اسی طرح نظامِ ربوبیت کے آفاقی مظاہر پوری آب وتاب کے ساتھ حیاتِ انسانی کے اندر جلوہ فرما ہیں۔ انسان کے ''احسن تقویم'' کی شان کے ساتھ منصۂ خلق پر جلوہ گر ہونے سے پہلے اس کی زندگی ایک ارتقائی دَور سے گزری ہے۔ یہی اُس کے کیمیائی اِرتقاء (Chemical evolution) کا دَور ہے، جس میں باری تعالیٰ کے نظامِ ربوبیت کا مطالعہ بجائے خود ایک دلچسپ اور نہایت اہم موضوع ہے۔ یہ حقائق آج صدیوں کے بعد سائنس کو معلوم ہو رہے ہیں جب کہ قرآنِ مجید انہیں چودہ سو سال پہلے بیان کر چکا ہے۔

کیمیائی ارتقاء کے مراحل:

قرآنِ مجید کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ انسانی زندگی کا کیمیائی اِرتقاء کم وبیش سات مرحلوں سے گزر کر تکمیل پذیر ہوا جو درج ذیل ہیں:

تراب Inorganic matter

ماء Water

طین Clay

طین لازب Adsorbale clay

صلصال من حماء مسنون

Old physically and chemically altered mud

صلصال کالفخار

Dried and highly purified clay

سلالہ من طین Extract purified clay

قرآنِ مجید مذکورہ بالا سات مرحلوں کا ذکر مختلف مقامات پر یوں کرتا ہے:

تراب (Inorganic matter):

اللہ رب العزت نے اِنسان کے اوّلین جوہر کو غیر نامی مادّے سے تخلیق کیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ﴾ (المؤمن: 67)

''وہی ہے جس نے تمھیں مٹی (یعنی غیر نامی مادّے) سے بنایا''۔

اس آیت کریمہ میں آگے حیاتیاتی ارتقاء کے بعض مراحل کا بھی ذکر کیا گیا ہے، مثلاً ﴿ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ﴾ لیکن قابل توجہ پہلو یہ بھی ہے کہ انسانی زندگی کے ان ارتقائی مرحلوں کا ذکر باری تعالیٰ نے اپنی صفت ربُّ العالمین کے بیان سے شروع کیا ہے۔

مذکورہ بالا آیت کریمہ سے پہلی آیت کے آخری الفاظ یہ ہیں:

﴿وَاُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝﴾ (المؤمن)

''اور مجھے حکم ہوا ہے کہ اس کے سامنے گردن جھکاؤں جو سارے عوالم اور اُن کے مظاہر حیات کو درجہ بدرجہ مرحلہ وار کمال تک پہنچانے والا ہے''۔

یہاں اللہ رب العزت نے اپنی شان ربُّ العالمین کے ذکر کے ساتھ ہی دلیل کے طور پر انسانی زندگی کے اِرتقاء کا ذکر کر دیا ہے، جس سے واضح طور پر یہ سبق ملتا ہے کہ قرآن مجید باری تعالیٰ کے رب العالمین ہونے کو انسانی زندگی کے نظام ارتقاء کے ذریعے سمجھنے کی دعوت دے رہا ہے، کہ اے نسل بنی آدم! ذرا اپنی زندگی کے ارتقاء کے مختلف ادوار ومراحل پر غور کرو کہ تمہیں کس طرح مرحلہ وار اپنی تکمیل کی طرف منتقل کیا گیا اور کس طرح تم بالآخر ''احسن تقویم'' کی منزل کو پہنچے۔ کیا یہ سب کچھ ''رب العالمین'' کی پرورش کا مظہر نہیں جس نے بجائے خود ایک عالم بنا دیا ہے۔!!

ماء (Water):

یوں تو ہر جاندار کی تخلیق میں پانی ایک بنیادی عنصر کے طور پر موجود ہے، تاہم اللہ تعالیٰ نے اِنسان کی تخلیق میں بطورِ خاص پانی کا ذکر کیا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا﴾ (الفرقان)

''اور وہی ہے جس نے پانی سے آدمی کو پیدا کیا''۔

اس آیت کریمہ میں بھی تخلیقِ انسانی کے مرحلے کے ذِکر کے بعد باری تعالیٰ کی شانِ ربوبیت کا بیان ہے:

﴿وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ۝﴾ (الفرقان)

''اور تمہارا رب قدرت والا ہے''۔

گویا یہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ تخلیقِ انسانی کا یہ سلسلہ اللہ ربُّ العزت کے نظامِ ربوبیت کا مظہر ہے۔

انسان کے علاوہ کرۂ ارض پر بسنے والی لاکھوں کروڑوں مخلوقات کی اوّلین تخلیق میں بھی پانی کی وہی اہمیت ہے جتنی انسان کی کیمیائی تخلیق میں۔ اس سلسلے میں ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا گیا:

﴿وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۭ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ۝﴾ (الأنبیآء)

''اور ہم نے (زمین پر) ہر زندہ چیز کی نمود پانی سے کی، تو کیا وہ (ان حقائق سے آگاہ ہو کر بھی) ایمان نہیں لاتے؟''۔

یہ آیتِ کریمہ حیاتِ انسانی یا حیاتِ ارضی کے اِرتقائی مراحل پر تحقیق کرنے والے سائنسدانوں کے لیے دعوتِ فکر بھی ہے اور دعوتِ ایمانی بھی۔

طین (Clay):

اِنسان کی کیمیائی تخلیق میں 'تراب' اور 'ماء' بنیادی عناصر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اِن دونوں عناصر کے مِکس ہو جانے پر 'طین' کو وُجود ملا۔ 'طین' کا ذکر اللہ ربّ العزت نے قرآنِ حکیم میں یوں کیا ہے:

﴿هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ﴾ (الأنعام: 2)

''(اللہ) وہی ہے جس نے تمھیں مٹی کے گارے سے پیدا فرمایا''۔

یہاں یہ امر قابل توجہ ہے کہ مترجمین قرآن نے بالعموم ''تُراب'' اور ''طِین'' دونوں کا معنی مٹی کیا ہے، جس سے ایک مغالطہ پیدا ہو سکتا ہے کہ آیا یہ دو الگ مرحلے ہیں یا ایک ہی مرحلے کے دو مختلف نام؟ اس لیے ہم نے دونوں کے امتیاز کو برقرار رکھنے کے لیے ''طِین'' کا معنی 'مٹی کا گارا' کیا ہے۔ تُراب اصل میں خشک مٹی کو کہتے ہیں، امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

التراب .... الارض نفسها۔

''تراب سے مراد فی نفسہٖ زمین ہے''۔

جب کہ 'طین' اس مٹی کو کہتے ہیں جو پانی کے ساتھ گوندھی ہو، جیسا کہ مذکور ہے:

الطین: التراب والماء المختلط۔ (المفردات)

''مٹی اور پانی باہم ملے ہوئے ہوں تو اُسے ''طین'' کہتے ہیں''۔

اسی طرح کہا گیا ہے:

الطین: التراب الذی یجبل بالماء۔ (المنجد)

''طین سے مراد وہ مٹی ہے جو پانی کے ساتھ گوندھی گئی ہو''۔

(اسی حالت کو گارا کہتے ہیں)۔

اس لحاظ سے یہ ترتیب واضح ہو جاتی ہے:

مٹی..... پانی..... گارا

طین لازب (Adsorbale clay):

''طین'' کے بعد ''طین لازب'' کا مرحلہ آیا، جسے اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں یوں بیان کیا ہے:

﴿إِنَّا خَلَقْنٰهُم مِّن طِينٍ لَّازِبٍ ۝﴾ (الصّٰفّٰت)

''بے شک ہم نے اُنھیں چپکتے گارے سے بنایا''۔

'طین لازب' طین کی اگلی شکل ہے، جب گارے کا گاڑھا پن زیادہ ہو جاتا ہے، جیسا کہ لغتِ عرب میں ہے:

[إذا زال عنه (الطین) قوةُ الماءِ فهو طینٌ لازبٌ]

''جب گارے سے پانی کی سیلانیت زائل ہو جائے تو اُسے 'طین لازب' کہتے ہیں''۔

یہ وہ حالت ہے جب گارا قدرے سخت ہو کر چپکنے لگتا ہے۔

صلصال من حماء مسنون (Old physically and chemically altered mud):

مٹی اور پانی سے مل کر تشکیل پانے والا گارا جب خشک ہونے لگا تو اُس میں بو پیدا ہو گئی۔ اس بودار مادّے کو اللہ ربّ العزت نے ''صلصال من حماء مسنون'' کا نام دیا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ ۝﴾ (الحجرات)

''اور بے شک ہم نے اِنسان کی (کیمیائی) تخلیق ایسے خشک بجنے والے گارے سے کی ہے''۔

اس آیت کریمہ سے پتہ چلتا ہے کہ تخلیق انسانی کے کیمیائی اِرتقاء میں یہ مرحلہ 'طین لازب' کے بعد آتا ہے، یہاں 'صلصال' (بجتی مٹی) کا لفظ استعمال کیا گیا ہے، جس کی اصل 'صلل' ہے۔ امام راغب اصفہانی 'صلصال' کا معنی یوں بیان کرتے ہیں:

[تردّد الصوت من الشیء الیابس، مسمّی الطین الجاف صلصالاً] (المفردات)

خشک چیز سے پیدا ہونے والی آواز کا تردّد یعنی کھنکناہٹ۔ اسی لیے خشک مٹی کو 'صلصال' کہتے ہیں کیونکہ یہ بجتی اور آواز دیتی ہے''۔

لغت عرب میں 'صلصال' کا معنی یوں بیان کیا گیا ہے:

الصلصال: الطین الیابس الذی یصل من یسبه أی یصوت۔ (المنجد)

''صلصال سے مراد وہ خشک مٹی ہے جو اپنی خشکی کی وجہ سے بجتی ہے، یعنی آواز دیتی ہے''۔

'صلصال' کی حالت گارے کے خشک ہونے کے بعد ہی ممکن ہے پہلے نہیں، کیونکہ عام خشک مٹی، جسے تُراب کہا گیا ہے وہ اپنے اندر بجنے اور آواز دینے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ لفظِ صلصال اِس اعتبار سے تراب سے مختلف مرحلے کی نشان دہی کر رہا ہے، لہٰذا صلصال کا مرحلہ ''طین لازب'' یعنی چپکنے والے گارے کے بعد آیا۔ جب طین لازب (چپکنے والا گارا) وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ خشک ہوتا گیا تو اُس خشکی سے اس میں بجنے اور آواز دینے کی صلاحیت پیدا ہو گئی۔ یہ تو طبعی تبدیلی (Physical change) تھی مگر اس کے علاوہ اس پر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کیمیائی تبدیلیاں بھی ناگزیر تھیں، جن میں اُس مٹی کے کیمیائی خواص میں بھی تغیر آیا۔ اِن دونوں چیزوں کی تصدیق اِسی آیت کے اگلے الفاظ ''مِنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ'' سے ہو جاتی ہے۔

''حمی'' حرارت اور بخار کو کہتے ہیں۔ قرآنِ مجید میں یہ لفظ تپنے، کھولنے اور جلنے وغیرہ کے معنوں میں کثرت سے استعمال ہوا ہے۔ ارشاداتِ ربانی ہے کہ:

﴿تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝﴾ (الغاشیة)

''دہکتی ہوئی آگ میں جا گریں گے''۔

﴿يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ﴾ (التوبة)

''جس دن اُس (سونے، چاندی اور مال) پر دوزخ کی آگ میں تاپ دی جائے گی''۔

﴿لَا يَذُوقُونَ فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ۝ إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ۝﴾ (النبأ)

''اور اُس میں (کسی قسم کی) ٹھنڈک کا مزہ چکھیں گے اور نہ کسی پینے کی چیز کا۔ سوائے کھولتے ہوئے گرم پانی اور پیپ کے''۔

الغرض ''حمی'' میں اس سیاہ گارے کا ذکر ہے جس کی سیاہی، تپش اور حرارت کے باعث وجود میں آئی ہو، گویا یہ لفظ جلنے اور سڑنے کے مرحلے کی نشان دہی کر رہا ہے۔

''مسنون'' سے مراد متغیر اور بدبودار ہے۔ یہ ''سن'' سے مشتق ہے جس کے معنی صاف کرنے، چمکانے اور صیقل کرنے کے بھی ہیں، مگر یہاں اِس سے مراد متغیر ہو جانا ہے جس کے نتیجے میں کسی شے میں بو پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ اِحماء (جلانے اور ساڑنے) کا لازمی نتیجہ ہے جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

قرآنِ مجید میں ہے:

﴿فَانظُرْ إِلَىٰ طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ﴾ (البقرة: 259)

''پس (اَب) تو اپنے کھانے پینے (کی چیزوں) کو دیکھ، (وہ) متغیر (باسی) بھی نہیں ہوئیں''۔

جب گارے ''طین لازب'' پر طویل زمانہ گزرا اور اُس نے جلنے سڑنے کے مرحلے عبور کر لیے تو اس کا رنگ بھی متغیر ہو کر سیاہ ہو گیا اور جلنے کے اَثر سے اُس میں بو بھی پیدا ہو گئی۔ اِسی کیفیت کا ذکر ''صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ'' میں کیا جا رہا ہے۔

کسی شے کے جلنے سے بدبو کیوں پیدا ہوتی ہے، اس کا جواب بڑا واضح ہے کہ جلنے کے عمل سے کثافتیں سڑتی ہیں اور بدبو کو جنم دیتی ہیں جو کہ مستقل نہیں ہوتی۔ اس وقت تک رہتی ہے جب تک کثافتوں کے سڑنے کا عمل یا اُس کا اثر باقی رہتا ہے اور جب کثافت ختم ہو جاتی ہے تو بدبو بھی معدوم ہو جاتی ہے۔ اس لیے ارشاد فرمایا گیا:

﴿صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ﴾ (الحجر)

''سن رسیدہ (اور دُھوپ اور دیگر طبیعیاتی اور کیمیائی اثرات کے باعث تغیر پذیر ہوکر) سیاہ بدبودار ہو جانے والا گارا''

گویا لفظ ''صلصال'' واضح کر رہا ہے کہ اس مرحلے تک پہنچتے پہنچتے مٹی کی سیاہی اور بدبو وغیرہ سب ختم ہو چکی تھی اور اس کی کثافت بھی کافی حد تک معدوم ہو چکی تھی۔

صلصال کالفخار (Dried and highly purified clay):

انسان کے کیمیائی ارتقاء میں چھٹا مرحلہ صلصال کالفخار ہے جس کی نسبت ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ﴾

''اُس نے انسان کو ٹھیکرے کی طرح بجنے والی مٹی سے پیدا کیا۔'' (الرحمٰن)

جب تپانے اور جلانے کا عمل مکمل ہوا تو گارا پک کر خشک ہو گیا، اُس کیفیت کو ''کالفخار'' سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس تشبیہ میں دو اشارے ہیں:

(الف) ٹھیکرے کی طرح پک کر خشک ہو جانا۔

(ب) کثافتوں سے پاک ہو کر نہایت لطیف اور عمدہ حالت میں آ جانا۔

لفظ ''فخار'' کا مادہ فخر ہے جس کے معنی مباہات اور اظہارِ فضیلت کے ہیں۔ یہ فاخر سے مبالغے کا صیغہ ہے، یعنی بہت فخر کرنے والا ''فخار'' عام طور پر گھڑے کو بھی کہتے ہیں اور مترجمین ومفسرین نے بالعموم یہاں یہی معنی مراد لیے ہیں۔ ٹھیکرا اور گھڑا چونکہ اچھی طرح پک چکا ہوتا ہے اور خوب بجتا اور آوازیں دیتا ہے، گویا اپنی آواز اور گونج سے اپنے پکنے، خشک اور پختہ ہونے کو ظاہر کرتا ہے اس لیے اُسے فخر کرنے کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے کہ وہ بھی اپنی فضیلت اور شرف کو ظاہر کرتی ہے۔

امام راغب اصفہانی اس بارے میں لکھتے ہیں:

[یعبر عن کل نفیس بالفاخر، یقال ثوب فاخرة وناقة فخور] (المفردات)

''ہر نفیس اور عمدہ چیز کو فاخر کہتے ہیں۔ اس لیے نفیس کپڑے کو 'ثوبِ فاخر' اور عمدہ اونٹنی کو 'ناقہ فخور' کہا جاتا ہے''۔

فخّار اسی سے مبالغہ کا صیغہ ہے جو کثرتِ نفاست اور نہایت عمدگی پر دلالت کرتا ہے۔ صاحبُ المحیط بیان کرتے ہیں:

الفاخِر: اِسم فاعلٍ والجید من کل شیئ۔ (القاموس المحیط)

''الفاخر اسم فاعل ہے اور ہر شے کا عمدہ (حصہ) ہے''۔

فخّار میں عمدگی اور نفاست میں مزید اِضافہ مراد ہے۔ اس معنی کی رُو سے اِظہارِ شرف کی بجائے اصل شرف کی طرف اشارہ ہے۔ دونوں معانی میں ہرگز کوئی تخالف اور تعارض نہیں، بلکہ ان میں شان دار مطابقت اور ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ باری تعالیٰ تخلیقِ انسانی کے سلسلۂ ارتقاء کے ضمن میں اس مرحلے پر یہ واضح فرما رہے ہیں کہ وہ مٹی اور گارا جو بشریت کی اصل تھا' اس قدر تپایا اور جلایا گیا کہ وہ خشک ہو کر پکتا بھی گیا اور ساتھ ہی ساتھ مٹی، پانی اور کثافتوں سے پاک صاف ہو کر نفاست اور عمدگی کی حالت کو بھی پا گیا۔ یہاں تک کہ وہ ''صلصال کالفخار'' کے مرحلے تک پہنچی تو ٹھیکرے کی طرح خشک ہو چکی تھی اور کثافتوں سے پاک ہو کر نہایت لطیف اور عمدہ مادّے کی حالت اختیار کر چکی تھی۔ گویا اب ایسا پاک، صاف، نفیس، عمدہ اور لطیف مادہ تیار ہو چکا ہے کہ اُسے اشرف المخلوقات کی بشریت کا خمیر بنایا جا سکے۔ انسان اور جن کی تخلیق میں یہی فرق ہے کہ جن کی خلقت ہی آگ سے ہوئی، مگر انسان کی خلقت میں ''صلصال'' کی پاکیزگی، طہارت اور لطافت کے حصول کے لیے آگ کو محض استعمال کیا گیا، اُسے خلقتِ انسانی کا مادّہ نہیں بنایا گیا۔ جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

﴿خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝ وَ خَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ﴾ (الرحمن)

''اُسی نے انسان کو ٹھیکرے کی طرح بجنے والی مٹی سے پیدا کیا اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا''۔

اسی طرح ارشاد فرمایا گیا:

﴿وَ الْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ﴾ (الحجر)

''اور اُس سے پہلے ہم نے جنوں کو شدید جلانے والی آگ سے پیدا کیا جس میں دُھواں نہیں تھا''۔

اس لیے خلقتِ انسانی کے مراحل میں آگ کو ایک حد تک دخل ضرور ہے، مگر وہ جنات کی طرح اِنسان کا مادّہ تخلیق نہیں۔

سلالہ من طین (Extract purified clay)

اِنسان کی کیمیائی تخلیق کے دوران پیش آنے والے آخری مرحلے کے بارے میں ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ﴾ (المؤمنون)

''اور بے شک ہم نے اِنسان کی تخلیق (کی اِبتدا) مٹی (کے کیمیائی اجزا) کے خلاصہ سے فرمائی''۔

اِس آیت کریمہ میں گارے کے اس مصفّٰی اور خالص نچوڑ کی طرف اشارہ ہے جس میں اصل جوہر کو چن لیا جاتا ہے، یہاں اِنسانی زندگی کا کیمیائی ارتقاء ''طین لازب'' کے تزکیہ وتصفیہ (Process of Purification) کا بیان ہے۔ سُلٰلَةٌ سَلَّ یَسُلُّ سے مشتق ہے جس کے معنی میں نکالنا، چننا اور میل کچیل سے اچھی طرح صاف کرنا شامل ہے۔

امام راغب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ سے مراد اَلصَّفْوُ الَّذِیْ یُسَلُّ مِنَ الْاَرْضِ ہے۔ یعنی مٹی میں سے چنا ہوا وہ جوہر جسے اچھی طرح میلے پن سے پاک صاف کر دیا گیا ہو۔ الغرض سُلٰلَة کا کامل مفہوم اُس وقت وجود میں آتا ہے جب کسی چیز کو اچھی طرح صاف کیا جائے، اس کی کثافتوں اور میلے پن کو ختم کیا جائے اور اُس کے جوہر کو مصفّٰی اور خالص حالت میں نکالا جائے۔ گویا سُلٰلَة کا لفظ کسی چیز کی اس لطیف ترین شکل پر دلالت کرتا ہے جو اُس چیز کا نچوڑ، خلاصہ اور جوہر کہلاتی ہے۔

تشکیلِ بشریت اور تخلیق آدم علیہ السلام

کرۂ ارض پر تخلیقِ انسانی کے آغاز کے لیے قبل بشریت اپنی کیمیائی اِرتقاء کے کن کن مراحل سے گزرا، اپنی صفائی اور لطافت کی آخری منزل کو پانے کے لیے کن کن تغیرات سے نبرد آزما ہوا اور بالآخر کس طرح اس لائق ہوا کہ اُس سے حضرتِ انسان کا بشری پیکر تخلیق کیا جائے اور اسے خلافت ونیابت الٰہیہ کے عالی شان منصب سے سرفراز کیا جائے، اس کا کچھ نہ کچھ اندازہ تو مذکورہ بالا بحث سے ضرور ہو سکتا ہے۔ یہاں یہ امر پیشِ نظر رہے کہ ان اِرتقائی مراحل کی جس ترتیب اور تفصیل کا ہم نے ذکر کیا

باقی صفحہ

مسجد نبویؐ کے پہلے شہید

مترجم: جناب عبدالرشید عراقی

امیر المؤمنین خلیفہ ثانی سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قریش کی شاخ بنوعدی سے تعلق رکھتے تھے۔ مشہور روایت کے مطابق ہجرت نبوی سے ۴۰ سال قبل ان کی ولادت مکہ مکرمہ میں ہوئی' جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی نبوت کا اعلان فرمایا تو اس وقت سیدنا عمر ۲۷ سال کے تھے۔ ابتداء ہی سے سیدنا عمر بڑے جسیم' بہادر تھے اور فن کشتی میں انہیں کمال حاصل تھا۔ شہسواری میں انہیں بہت مہارت حاصل تھی۔ جاحظ نے لکھا ہے کہ

''وہ گھوڑے پر اچھل کر سوار ہوتے تھے اور اس طرح جم کر بیٹھتے تھے کہ جلد ہو جاتے تھے۔''

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا شمار ان لوگوں میں ہوتا تھا جنہوں نے پڑھنا سیکھ لیا تھا اور ایسے لوگ تعداد میں بہت تھوڑے تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کے بارے میں بہت سی روایات ہیں لیکن ان میں اکثر روایات فن حدیث کے معیار کے مطابق پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتیں۔ کفار مکہ ان لوگوں کو بہت ایذائیں دیتے تھے جو دین اسلام میں داخل ہوتے اور خاص کر جو غلام یا لونڈی حلقہ بگوش اسلام ہوتے۔ ان کے مالک انہیں بہت ہی زیادہ مصائب وآلام میں مبتلا کرتے تھے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی ان افراد میں شامل تھے جو عام لوگوں کے علاوہ اپنی لونڈیوں پر جو دین اسلام میں داخل ہوتیں بہت زیادہ تکالیف پہنچاتے تھے۔ علامہ شبلی نعمانی لکھتے ہیں:

''عینیہ نامی ان کے خاندان میں ایک کنیز تھی جس نے اسلام قبول کر لیا تھا' آپ اس کو بے تحاشا مارتے' تھک جاتے تو کہتے کہ ذرہ دم لے لوں' تو پھر ماروں گا۔'' (الفاروق: ص ۲۸)

کفار مکہ نے ایک دن اکٹھے ہو کر فیصلہ کیا کہ مدعی نبوت حضرت محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب کا خاتمہ کر دیا جائے اور یہ اعلان کیا کہ کون شخص حضرت محمد بن عبداللہ کو قتل کرے گا۔ سیدنا عمر نے کہا کہ میں یہ کام کروں گا۔

چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سخت گرمی کے دن دوپہر کے وقت گردن میں تلوار لٹکائے ہوئے رسول اللہ ﷺ کو قتل کرنے کے لیے گھر سے نکلے۔ راستہ میں ان کی ملاقات نعیم بن عبداللہ سے ہوگئی۔ انہوں نے کہا ''اے عمر! کہاں کا ارادہ ہے۔'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ''مدعی نبوت محمد بن عبداللہ کا خاتمہ کرنے جا رہا ہوں۔ انہوں نے قریش کی جمعیت کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔'' نعیم بن عبداللہ نے کہا: ''اے عمر! تم انتہاء پسندی کا شکار ہو گئے ہو' تمہارا کیا خیال ہے کہ تم محمد بن عبداللہ (ﷺ) کو قتل کر دو گے اور بنوعبدمناف تم کو زمین پر زندہ چھوڑ دیں گے؟ پہلے اپنے گھر کی خبر لو' خود تمہاری بہن فاطمہ اور بہنوئی سعید اسلام قبول کر چکے ہیں۔''

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر سخت غصہ میں آ گئے اور فوراً اپنی بہن کے گھر تشریف لے گئے۔ دروازہ کھٹکھٹایا' اندر والوں نے پوچھا کون ہے؟ جواب دیا ابن الخطاب۔ دروازہ کھولا گیا' سیدنا عمر اندر داخل ہوئے' بہن اور بہنوئی سے کہا کہ ''میں نے سنا ہے کہ آپ دونوں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔'' یہ کہہ کر بہنوئی سے دست وگریباں ہو گئے۔ جب بہن نے اپنے خاوند کو بچانے کی کوشش کی تو اس کی بھی خبر لی' یہاں تک کہ ان کا بدن لہولہان ہو گیا۔ اسی حالت میں ان کی زبان سے نکلا: ''اے عمر! جو بن آئے کر لو' لیکن اسلام اب دل سے نہیں نکل سکتا۔ بہن کے ان الفاظ نے سیدنا عمر کے دل پر خاص اثر کیا' فرمایا: بہن! جو کچھ تم پڑھ رہے تھے مجھے بھی سناؤ' چنانچہ انہوں نے قرآن مجید کی چند آیات پڑھ کر سنائیں تو دل پر رقت طاری ہوگئی اور فرمایا ''مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے جاؤ' میں دین اسلام قبول کرنا چاہتا ہوں۔''

دوسری طرف رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی جناب میں یہ دعا کی تھی:

''اے اللہ ابوجہل عمرو بن ہشام اور عمر بن خطاب میں سے جو تیرے نزدیک زیادہ بہتر ہو اس کے ذریعے اسلام کو غالب کر دے۔'' (ترمذی: ۳۶۸۱)

رسول اللہ ﷺ ان دنوں سیدنا ارقم رضی اللہ عنہ کے مکان میں جو کوہ صفا کے قریب واقع تھا پناہ گزیں تھے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ وہاں تشریف لے گئے' دروازہ کھٹکھٹایا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دروازہ سے جھانک کر دیکھا کہ کون ہے' تو انہیں سیدنا عمر بن خطاب نظر آئے اور تلوار گلے میں لٹکی ہوئی ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کچھ تردد ہوا لیکن سیدنا حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ''عمر کو آنے دو' مخلصانہ آیا ہے تو بہتر ورنہ اسی کی تلوار سے اس کا سر قلم کر دیا جائے گا۔''

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اندر قدم رکھا تو رسول اللہ ﷺ خود آگے بڑھے اور ان کا دامن پکڑ کر فرمایا کہ ''عمر! کس ارادہ سے آیا ہے؟'' سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بڑی لجاجت اور سماجت سے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا' ایمان لانے کے لیے۔ رسول اللہ ﷺ بے ساختہ پکار اٹھے ''اللہ اکبر'' اور ساتھ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا جس سے مکہ کی تمام پہاڑیاں گونج اٹھیں۔ (طبقات ابن سعد)

سیدنا عمرؓ کے قبول اسلام کا اسلامی دعوت پر اثر:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

''جب سے سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اسلام لائے ہم کفار پر بھاری رہے' ہمیں یاد ہے کہ ہم میں خانہ کعبہ کے طواف اور اس میں نماز پڑھنے کی طاقت نہ تھی۔ یہاں تک کہ عمر رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے۔ جب وہ اسلام لے آئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے لڑائی کی یہاں تک کہ وہ ہمیں چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔ پھر ہم نے نماز پڑھی اور طواف کیا۔'' (فضائل الصحابہ امام احمد بن حنبل ۱/۳۴۴۔ سیدنا عمر بن خطاب از صلابی: ص ۵۷)

غزوات:

اسلام قبول کرنے کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ ہجرت کی' اس کے بعد ۲ ہجری میں معرکہ بدر ہوا' جو اسلام میں حق وباطل کا پہلا معرکہ تھا۔ اس میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے شرکت کی اور بہادری کے جوہر دکھائے۔ اس کے بعد غزوۂ اُحد' غزوۂ خندق' صلح حدیبیہ' غزوۂ خیبر' فتح

باقی صفحہ 17 پر

تحفظ حرمین شریفین ... مرکزی جمعیت اہل حدیث کی سفارتی سرگرمیاں

تحریر: جناب پروفیسر محمد عاصم حفیظ

قومی اسمبلی کی یمن تنازعے کے حوالے سے قرارداد نے دونوں ممالک کے درمیان غلط فہمیوں کو جنم دیا تھا۔ لیکن گزشتہ دنوں ہونیوالے کچھ اہم واقعات نے اس تاثر کی نفی کرنے میں اہم ترین کردار ادا کیا ہے۔ ان حالات میں کسی اعلیٰ ترین عہدیدار کا سعودی عرب جانا انتہائی ضروری تھا جس کا آرمی چیف نے بھرپور احساس کیا۔ دوسری جانب مرکزی جمعیت اہلحدیث اور کئی دیگر جماعتوں نے بھی تحفظ حرمین الشریفین کی بھرپور مہم چلائی جس کے انتہائی مفید اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ خادم الحرمین الشریفین کی جانب سے پاکستانی آرمی چیف جنرل راحیل کے حالیہ دورہ سعودی عرب میں ان کی بھرپور پذیرائی نے دونوں ممالک کے درمیان پائی جانیوالی غلط فہمیوں کو دور کرنے میں مدد دی ہے جس کے دوطرفہ تعلقات میں بہتری کے حوالے سے دوررس اثرات مرتب ہوں گے۔ سپہ سالار کا استقبال، شاہی پروٹوکول اور ان کی تکریم سے واضح پیغام ملا ہے کہ سعودی حکام پاک فوج کے کردار سے انتہائی خوش ہیں۔ آرمی چیف کی یہ سفارت کاری دونوں ممالک کے تعلقات کو مزید مضبوط بنانے میں مدد دے گی۔ اب حکومت کا بھی فرض ہے کہ وہ اس دورے کے اثرات سمیٹنے کے حوالے سے بھرپور سرگرمی کا مظاہرہ کرے تاکہ ایسے عناصر کی حوصلہ شکنی ہو سکے جو دونوں ممالک کے درمیان دوریاں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اسی دوران سعودی کمانڈوز کی جنگی تیاریوں اور ان کی پیشہ ورانہ مہارت پر مشتمل ایک ویڈیو کلپ نے بھی پوری دنیا میں ہلچل مچا دی تھی۔ وہ حلقے جو یہ سمجھتے ہیں کہ سعودی عرب محض تیل کی دولت کے بل بوتے پر ہی اپنا دفاع کرتا آیا ہے ان کے لئے واضح پیغام تھا کہ سعودی عرب کے یہ کمانڈوز کسی بھی قسم کے حالات کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ سعودی افواج نے یمن کے معاملے میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے۔ دراصل سعودی عرب کے یہ کمانڈوز اپنے پاکستانی عسکری ماہرین کی صلاحیتوں کا اظہار ہیں کہ جنہوں نے کئی مشترکہ جنگی مشقوں اور تربیتی کورسز میں ان کو پروفیشنل انداز میں فنون حرب سیکھائے ہیں۔ سعودی نوجوان نسل اور افواج کے چاک و چوبند دستے پاکستانی عسکری ماہرین کے احسان مند ہیں کہ جنہوں نے نہ صرف ان کے ملک کی مشکل حالات میں مدد کی بلکہ جنگی مہارتوں سے مزین کیا۔

آرمی چیف کے بے مثال کردار کے ساتھ ساتھ ہمیں ان سرگرم عوامی حلقوں کی کاوشوں کو بھی سراہنا چاہیے کہ جنہوں نے اس نازک دور میں پاک سعودیہ تعلقات کے حوالے سے بھرپور آواز بلند کی ہے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان پاک سعودیہ تعلقات میں پائی جانیوالی غلط فہمیوں کے خاتمے کے لئے سب سے آگے نظر آتی ہے۔ الحمد للہ! اس جماعت کے اکابرین کا سعودی عرب سے محبت و پیار، اخلاص اور توحید باری تعالیٰ کی الفت کی بنیاد پر ایک مضبوط رشتہ استوار رہا ہے جسے تمام کارکنان اور جماعتی ذمہ داران بخوبی نبھا رہے ہیں۔ سعودی حکام بھی جماعت کے اس بے مثال کردار کو بھرپور سراہتے ہیں۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث کی جانب سے بحرین میں شرپسند عناصر کی شورش، یمن تنازعے اور سانحہ منیٰ کے بعد سعودی عرب کے حوالے سے جھوٹے پروپیگنڈے کے تدارک اور حرمین الشریفین کی خدمات کے متعلق عوامی شعور بیدار کرنے کے لئے بھرپور مہم چلائی گئی۔ یمن تنازعے کے حوالے سے سعودی عرب کی حمایت میں ملک بھر میں بڑی بڑی ریلیوں اور جلسے جلوسوں' کا اہتمام کیا گیا جن میں لاہور کے مال روڈ پر نکالی جانیوالی تاریخی ریلی بھی شامل ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میڈیا میں حرمین الشریفین کی حمایت اور دیگر جماعتوں کو بھی سرگرم کرنے کے حوالے سے مرکزی جمعیت اہلحدیث کے قائدین نے بھرپور کردار ادا کیا۔ امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر کی زیر قیادت بھرپور عوامی مہم چلانے کا فیصلہ کیا گیا جس میں ناظم اعلیٰ مرکزیہ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم، امیر بلوچستان الشیخ علی محمد ابوتراب، امیر پنجاب پروفیسر عبدالستار حامد، امیر خیبر پی کے مولانا فضل الرحمٰن مدنی، امیر سندھ مولانا مفتی محمد یوسف قصوری اور دیگر قائدین کی کاوشیں بے مثال ہیں۔ اہلحدیث یوتھ فورس نے ان تمام جلسوں اور تقریبات کی کامیابی میں بھرپور کردار ادا کیا جبکہ گوجرانوالہ اور کئی شہروں میں تحفظ الحرمین کانفرنسز بھی منعقد کیں۔ اسلام آباد میں بلائی جانیوالی آل پارٹیز کانفرنس میں سعودی وزیر مذہبی امور الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ العمار نے شرکت کی۔ مرکزی جمعیت کی اس تحفظ حرمین شریفین مہم کی خاصیت یہ تھی کہ اس میں دیگر مذہبی جماعتوں اور سماجی حلقوں کو بھی شامل کیا گیا تھا تاکہ اس پیغام کو زیادہ سے زیادہ عام کیا جا سکے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث کی کانفرنسز میں پروفیسر حافظ محمد سعید، مولانا فضل الرحمٰن۔ مولانا سمیع الحق، لیاقت بلوچ، قاری زوار بہادر، پیر اعجاز ہاشمی سمیت دیگر جماعتوں کے اہم ترین رہنماؤں نے بھی شرکت کی۔ اس کے بعد جب امام کعبہ الشیخ خالد غامدی پاکستان تشریف لائے تو ان کے اعزاز میں ہونیوالی تقریبات میں مرکزی جمعیت اہلحدیث کو نمایاں حیثیت حاصل رہی جس کا انہوں نے بھرپور اظہار بھی کیا۔ وہ مرکز اہلحدیث تشریف لائے اور لاہور کے ایک ہوٹل میں کارکنان مرکزی جمعیت اہلحدیث کے اجتماع سے بھی خطاب کیا۔ اس بڑی آل پارٹیز کانفرنس نے بھی پوری دنیا کو ایک بھرپور پیغام دیا کہ پاکستانی عوام کے دل سعودی عرب کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔

حالیہ دنوں میں سانحہ منیٰ کے بعد جب ایک بار پھر سعودی عرب کے خلاف منفی پروپیگنڈا شروع کیا گیا تو مرکزی جمعیت اس کے تدارک کے لئے صف اول میں

جماعت کے اکابرین کا سعودی عرب سے محبت و پیار، اخلاص اور توحید باری تعالیٰ کی الفت کی بنیاد پر ایک مضبوط رشتہ استوار رہا ہے جسے تمام کارکنان اور جماعتی ذمہ داران بخوبی نبھا رہے ہیں۔

موجود تھی۔ اسلام آباد کے ایک ہوٹل میں سینیٹر پروفیسر ساجد میر کی سربراہی میں ایک اعلیٰ سطحی تقریب کا انعقاد کیا گیا تھا۔ ناظم اعلیٰ اور قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے مذہبی امور کے چیئرمین ڈاکٹر حافظ عبدالکریم اور امیر بلوچستان و اسلامی نظریاتی کونسل کے معزز ممبر الشیخ علی محمد ابوتراب اس کے میزبان تھے۔ اس تقریب میں وفاقی وزراء جنرل (ر) عبدالقادر بلوچ، سردار محمد یوسف کے ساتھ ساتھ حکمران جماعت مسلم لیگ نواز کے چیئرمین راجہ ظفرالحق اور کئی دینی جماعتوں کے قائدین اور سماجی شخصیات نے شرکت کی۔ اس تقریب کا مقصد سانحہ منیٰ کے حوالے سے پاکستانی میڈیا میں ہونیوالے من گھڑت پروپیگنڈے کا جواب دینا اور دونوں ممالک کے درمیان پیدا کی جانیوالی غلط فہمیوں کا ازالہ کرنا تھا۔ وفاقی وزراء اور تمام مقررین نے حرمین شریفین کے تحفظ کے لئے کسی بھی قسم کی قربانی دینے کے عزم کا اظہار کیا۔ راجہ ظفرالحق کا کہنا تھا کہ حرمین شریفین کا تحفظ پاکستان کے استحکام اور سلامتی کے لئے ناگزیر ہے۔ جنرل (ر) عبدالقادر نے واضح کیا کہ اگر ارض حرمین کو کوئی خطرہ لاحق ہوا تو پاکستان فوجی تعاون سمیت کسی بھی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کرے گا۔ وفاقی وزیر سردار محمد یوسف نے سانحہ منیٰ کے حوالے سے سعودی حکومت پر تنقید کو محض جھوٹا پروپیگنڈا قرار دیا۔ امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر کا کہنا تھا کہ خادمین الحرمین الشریفین کے خلاف پروپیگنڈا کرنے والے پاکستان اور عالم اسلام کے دشمن ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ حرمین شریفین کی حفاظت ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ سعودی عرب کے ساتھ ہمارا دینی رشتہ ہے جو سب رشتوں سے بڑھ کر ہے۔ ڈاکٹر عبدالکریم نے حجاج کرام کی خدمت کے حوالے سے سعودی حکومت کی کوششوں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ سعودی شاہ سلمان بن عبدالعزیز پہلے سے بڑھ کر حجاج کرام کی خدمت کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ دونوں ممالک کے عوام کے درمیان دین کا رشتہ ہے جسے دنیا کی کوئی طاقت ختم نہیں کرسکتی۔ اس موقعے پر اپنے خطاب میں الشیخ علی محمد ابوتراب نے واضح کیا کہ پاکستانی محب وطن حلقے سعودی عرب کے دشمنوں کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ دونوں ممالک کے عوام کے دکھ درد سانجھے ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ پاکستانی میڈیا کو چاہیے کہ سعودی عرب کے خلاف ہونیوالی سازشوں کو بے نقاب کرے۔ بعض ہمسایہ ممالک پاک سعودیہ تعلقات میں دراڑیں ڈالنا چاہتے ہیں۔ ان شاء اللہ دونوں ممالک کے عوام اس سازش کو کبھی بھی کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث کی تحفظ الحرمین الشریفین اور تحفظ پاکستان کے نعرے کے تحت تقریبات اور عوامی مہم کے سلسلے میں تازہ ترین تقریب کا انعقاد گزشتہ دنوں رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری جنرل الشیخ عبداللہ عبدالمحسن الترکی دارالحکومت اسلام آباد میں تشریف آوری کے موقعے پر کیا گیا۔ اس تقریب میں بھی ملک بھر سے جماعتی قائدین، کارکنان، علمائے کرام کے ساتھ ساتھ دیگر جماعتوں اور سماجی حلقوں کی نامور شخصیات کو بھی مدعو کیا گیا۔ الشیخ عبداللہ عبدالمحسن الترکی نے اس استحکام پاکستان سیمینار سے خطاب میں اہل توحید کے ساتھ اپنی بھرپور محبت اور اہل پاکستان کی قربانیوں کو سلام پیش کیا۔ الشیخ عبداللہ عبدالمحسن الترکی سعودی عرب کے سابق وزیر مذہبی امور رہے ہیں' شہید ملت علامہ احسان الٰہی ظہیر کے بھی ان سے گہرے مراسم تھے۔ اس حوالے سے ان کی پاکستانی اہل توحید سے محبت مثالی ہے۔ اس تقریب کا مقصد دونوں ممالک کے عوام کے درمیان تعلقات کو فروغ دینا اور گزشتہ کچھ عرصے کے دوران پیدا ہونیوالی غلط فہمیوں کو دور کرنا تھا۔ امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر کی زیر صدارت ہونیوالی اس تقریب میں وفاقی وزیر برائے مذہبی امور سردار محمد یوسف، اسلامی نظریاتی کونسل کے ممبر الشیخ علی محمد ابوتراب، اسلامک یونیورسٹی کے صدر الشیخ احمد الدریویش اور ان کے علاوہ مختلف دینی جماعتوں کے قائدین اور نامور شخصیات نے شرکت کی۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے معزز مہمان نے پاکستانی قوم کی محبت وخلوص کا شکریہ ادا کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ دونوں ممالک کے عوام کے درمیان اخلاص کا رشتہ ہے جس میں کوئی بھی سازشی ٹولہ دراڑ نہیں ڈال سکتا۔ اس موقعے پر اپنے خطابات میں سینیٹر پروفیسر ساجد میر، الشیخ علی محمد ابوتراب اور دیگر مقررین نے بھی ارض حرمین کے ساتھ بے لوث محبت اور بھرپور مدد کی یقین دہانی کرائی۔

جنرل راحیل شریف کے دورے سے' مرکزی جمعیت اہلحدیث کی رابطہ مہم کے ساتھ ساتھ دیگر دینی جماعتوں اور عوامی حلقوں کے سرگرم کردار کی بدولت پاک سعودیہ تعلقات کو مزید فروغ ملا ہے۔

جنرل راحیل شریف کے دورے سے' مرکزی جمعیت اہلحدیث کی رابطہ مہم کے ساتھ ساتھ دیگر دینی جماعتوں اور عوامی حلقوں کے سرگرم کردار کی بدولت پاک سعودیہ تعلقات کو مزید فروغ ملا ہے۔ اب حکومت اور اعلیٰ طبقات کا فرض ہے کہ وہ بھی اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔ اسی طرح ذرائع ابلاغ میں بھی دونوں ممالک کے تعلقات کے حوالے سے سعودی عرب کے پاکستان میں فلاحی منصوبہ جات کے متعلق آگاہی پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ ان عناصر کی نہ صرف نشاندہی کرے بلکہ ان کے پروپیگنڈے کی روک تھام کے لئے ٹھوس اقدامات بھی اٹھائے جو کہ پاک سعودیہ تعلقات میں دراڑیں ڈالنے کی مزموم کوششوں میں مصروف رہتے ہیں۔ پاکستان اور سعودی عوام کے درمیان محبت و اخلاص اور دین کا رشتہ ہے۔ دونوں ممالک مشترکہ حکمت عملی سے عالم اسلام کی رہنمائی کا فریضہ سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ عالمی سیاست میں بھی اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ سعودی عرب کا پاکستانی عوام کی ہر مشکل گھڑی میں مدد، سینکڑوں طلبہ کی تعلیم و کفالت، رفاحی سرگرمیوں میں دل کھول کر خرچ کرنا حتیٰ کہ قرضے میں جکڑی پاکستانی معیشت کو سہارا دینے کے لئے بغیر کسی شرط کے ڈیڑھ ارب ڈالر کے تحفے سمیت ان گنت احسانات کو کون بھلا سکتا ہے۔ پاکستانی قوم، افواج پاکستان سمیت ہر طبقہ حرمین شریفین کے تحفظ کے لئے کسی بھی قسم کی قربانی دینے کو ہر وقت تیار ہے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث کی قیادت ارض حرمین شریفین کے تحفظ کے لئے چلائی جانیوالی رابطہ مہم پر مبارکباد کی مستحق ہے کہ اس نے توحید و اخلاص کے رشتے کو مزید مستحکم کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ قائدین، اکابرین، کارکنان جماعت سمیت ہر ایک کی ان مخلصانہ کوششوں کو قبول فرمائے۔ آمین!

مسجد اقصیٰ کی حالتِ زار

تحریر: جناب مولانا ابوعبداللہ سلفی

مسلمانوں کا قبلہ اول مسجد اقصیٰ ہے جسے ایک تاریخی حیثیت حاصل ہے۔ بقول امام ابن قیمؒ جسے بیت اللہ کے چالیس سال بعد سب سے پہلے حضرت یعقوب بن اسحاق علیہما السلام نے سرزمین فلسطین میں تعمیر کیا تھا۔ اس کی حیثیت اس اعتبار سے بھی بڑھ جاتی ہے کہ اس کے دامن میں سینکڑوں انبیاء کرام آرام کی نیند سو رہے ہیں۔ یہاں نبی اکرم ﷺ کو انبیاء کی امامت کا شرف حاصل ہوا۔ نبی ﷺ کا آسمانی سفر یہیں سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ سرزمین اس اعتبار سے بھی اہم ہے کہ اللہ رب العالمین نے قرآن مجید میں اسے خیر و برکت والی سرزمین بتایا:

﴿وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ﴾ (انبیاء: ۷۱)

''اور ہم ابراہیم اور لوط کو بچا کر اس زمین کی طرف لے چلے جس میں ہم نے تمام جہان والوں کے لیے برکت رکھی ہے۔''

اسی طرح اس مقدس سرزمین کے تقدس و پاکیزگی کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ﴾ (مائدہ: ۲۱)

''اے میری قوم والو! اس مقدس سرزمین میں داخل ہو جاؤ جو اللہ نے تمہارے نام لکھ دی ہے۔''

مزید اس کی عظمت و بزرگی کو بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[لاتشدوا الرحال الا الی ثلاثة مساجد الحرام، مسجدی هذا والاقصی]

''کہ اگر قصد بھی کرو بغرض ثواب تو ان ہی تینوں مساجد کا کیونکہ اگر قبلہ اول مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھتے ہو تو مسجد حرام اور مسجد نبوی کے علاوہ دنیا کی تمام مساجد سے پانچ سو گنا بہتر ہے۔''

قارئین کرام! ہمارا قبلہ اول جو ہر دور میں یہودیوں کی سازشوں کا شکار ہوتا رہا ہے اسے فاروق اعظم سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ۱۵ ہجری میں فتح کیا اور ایک لمبی مدت تک مسلمانوں کے زیر اشراف رہا۔ مسلمان کھلی آزادی کے ساتھ اس میں سجدہ ریز ہوا کرتے تھے، ہمارے اس دینی اثاثہ پر ناپاک تسلط کے لیے پادریوں کی ناپاک کوششیں ہمیشہ جاری رہیں اور اس میں انہیں کامیابی بھی ملی۔ چنانچہ ایک دور ایسا بھی آیا کہ انہوں نے پوری قوت کے ساتھ ملک شام کے ایک بڑے حصے پر قبضہ جما لیا اور ایسا قتل عام مچایا کہ خود انہی کے بقول ''ان کے گھوڑے مسلمانوں کے خون میں ٹخنوں تک ڈوبے ہوئے تھے اور صرف ایک ہفتہ کی مختصر مدت میں ستر ہزار مسلمان تہ تیغ کر دیئے گئے۔'' یہودیوں کا یہ ناپاک تسلط تقریباً بانوے سالوں تک برقرار رہا۔ اسی دوران ایک نوجوان سپہ سالار جنہیں تاریخ اسلامی سلطان صلاح الدین ایوبیؒ کے نام سے جانتی ہے، اس مرد مجاہد نے مسلمانوں کی منتشر قوتوں کو اکٹھا کیا اور 583 ہجری میں نصرت الٰہی کی بدولت اپنی قیادت میں قبلہ اول کو ان صہیونی درندوں کے پنجہ استبداد سے آزاد کرایا اور اس پر اسلامی جھنڈا لہرا دیا۔ مگر افسوس کہ ۱۹۱۷ء میں خلافت عثمانیہ کے زوال کے ساتھ ساتھ انگریز قائدین فلسطین میں داخل ہوئے اور باضابطہ یہودیوں نے ۱۹۴۸ء میں اسرائیل حکومت قائم کر لی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک بار پھر یہودی ۱۹۶۷ء میں پوری طرح مسجد اقصیٰ پر قابض ہو گئے اور آج حالت زار یہ ہے کہ یہ صہیونی درندے مسلسل اپنی درندگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں، مسلمانوں کو ان کے وطن سے نکالا جا رہا ہے، عورتوں، بوڑھوں اور بچوں کو بے رحمی کے ساتھ قتل کیا جا رہا ہے۔ غرضیکہ ان کی وحشت و بربریت سے فلسطین کا ذرہ ذرہ کانپ رہا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ عالمی صہیونی منصوبہ بندی کے تحت یہودیوں کی یہ پلاننگ ہو چکی ہے کہ مسجد اقصیٰ کے وجود کو مکمل طور پر ختم کر دیا جائے۔ چنانچہ ۱۸۹۷ء میں صہیونی تحریک کی تاسیس کے بعد صیہونیت نوازوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ بیت المقدس پر مکمل قبضہ کر کے اسے یہودیوں کی ملکیت بنا دیا جائے۔ جیسا کہ یہودی رہنما اور صیہونیت کے علمبردار ''ہیرٹزل'' کا قول ہے کہ ''اگر بیت المقدس پر بالادستی قائم ہو جائے تو شہر سے میں ان تمام نشانات کو مٹا دوں گا جو یہودیوں کے نزدیک غیر متبرک ہیں۔'' صیہونیت کا ایک اور سرگرم کارکن ''غوریوں'' کا کہنا ہے کہ ''بیت المقدس کے بغیر اسرائیل کا کوئی تصور نہیں اور بغیر ہیکل کے اس کی کوئی حقیقت نہیں۔'' مزید اس سے ملتا جلتا ہٹلر صفت ایریل شیرون کا بھی قول ملاحظہ فرمائیں: اس کا بیان ہے کہ ''بیت المقدس اب ہمیشہ کے لیے اسرائیل کی ملکیت ہے جس کے لیے میں پوری دنیا کا چیلنج قبول کرنے کو تیار ہوں۔ صرف یہی نہیں بلکہ یہ یہودیوں کی اہم جگہ ہے، نہ ہمارا مکہ ہے نہ مدینہ نہ ویٹکن' ہمارا تو صرف ہیکل سلیمانی ہے۔'' اسی طرح یہود اولمرٹ کا بیان ہے کہ ''ہم ہیکل سے دستبردار نہیں ہو سکتے جس پر مسجد اقصیٰ کی تعمیر کی گئی ہے اور نہ ہی اس کے لیے فلسطینیوں سے کسی طرح کا سمجھوتہ کر سکتے ہیں۔ گویا صہیونیت نوازوں کے ان اقوال کی روشنی میں ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ مسجد اقصیٰ کا انہدام بلاشبہ ان کی تخریبی سازشوں کا حصہ ہے اور وہ اس مذموم منصوبے پر عمل پیرا بھی ہیں۔ ان کی انہی ناپاک کوششوں کا حصہ ہے کہ انہوں نے ہیکل سلیمانی کی بنیادوں کی تلاش کی آڑ میں مسجد اقصیٰ کی بنیادوں میں سرنگیں کھود دی ہیں تاکہ کبھی بھی کسی آفت سماوی و ارضی کے ذریعہ وہ منہدم ہو جائے۔ پھر مسلمانوں کو اس میں نماز کی ادائیگی سے روک دینا اور مشرقی بیت المقدس میں یہودیوں کو بسانا اور مسلمانوں کو ان کے گھروں سے بے دخل کرنا۔ ان سب امور سے ظاہر ہے مسلمانوں کی غیرت کو للکارنا

اگر قصد بھی کرو بغرض ثواب تو ان ہی تینوں مساجد کا کیونکہ اگر قبلہ اول مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھتے ہو تو مسجد حرام اور مسجد نبوی کے علاوہ دنیا کی تمام مساجد سے پانچ سو گنا بہتر ہے۔

اور ان کو ان کے بنیادی حقوق سے محروم کرنا۔

جب کہ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ فلسطین پر ہمیشہ مسلمانوں کا قبضہ رہا ہے اور یہ مسلمانوں کی سرزمین رہی ہے۔ لیکن پھر بھی اسرائیل جسے اپنی قوت پر ناز ہے وہ یہ نہیں چاہتا کہ مسلمانوں کو ان کی امانت واپس کی جائے اور مسجد اقصیٰ میں انہیں مکمل مذہبی آزادی فراہم کی جائے۔

قارئین! یہ ہے مسجد اقصیٰ کی حالت زار اور عالمی صہیونی منصوبہ بندی جس کا خیر امت ہونے کے ناطے ہمیں حق ادا کرنا ہوگا۔ اس کا تحفظ اور اس کی بازیابی ہمارا دینی، اخلاقی، روحانی اور ملی فریضہ ہے۔ ہم اگر چاہیں تو فاروق اعظم سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور فاتح بیت المقدس سلطان صلاح الدین ایوبیؒ کے خوابوں کو شرمندۂ تعبیر کر سکتے ہیں مگر اس کے لیے چند رہنما اصول ہیں جنہیں اپنانا ہوگا۔ مثلاً سب سے پہلے ہمیں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرنا ہوگی، اپنی حالتوں کو بدلنا ہوگا، اپنے اندر جذبہ جہاد پیدا کرنا ہوگا، اتحاد کی عظیم مثال قائم کرنا ہوگی۔ اپنے جزوی اختلافات کو مٹا کر کسی ایک ہی قیادت کو قبول کرنا ہوگا۔ یورپی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کرنا ہوگا اور یہ ممکن ہے جب عالم اسلام کے افراد عیش و تنعم کی چادر کو اتار پھینک دیں۔ قول و عمل میں مطابقت پیدا کریں، انتھک جدوجہد اور اخلاص کو اپنائیں اور اس کے لیے مکمل منصوبہ بندی کے ساتھ آگے بڑھیں اور اپنے اندر ایک انقلاب برپا کریں۔ چونکہ وقت اب قبلہ اول مسجد اقصیٰ کے تحفظ اور اس پہ جاں نثاری کا آ گیا ہے۔ اس لیے آیئے ہم یہ عہد کریں کہ اب ہم غفلت کی نیند نہیں سوئیں گے اور اپنی حالتوں میں تبدیلی لائیں گے کیونکہ

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

لہٰذا ملت کے دردمند سپاہیو! آؤ اور مسجد اقصیٰ کی درد بھری، گونجتی ہوئی آواز سنو! وہ چیخ چیخ کر، پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ وقت کے جیالو! ہمارا تحفظ تمہارا فرض ہے۔ خطاب کے بیٹے عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور جانباز سپاہی سلطان صلاح الدین ایوبیؒ کا قرض ہے، جنہوں نے اپنی جانوں کو اس کی بازیابی پر نچھاور کیا تھا۔ اگر تم نے ہمیں آزاد نہیں کرایا اور یہودی اپنے مشن میں کامیاب ہو گئے تو پھر قیامت کے دن ان مجاہدوں کا سامنا کیسے کرو گے؟ ان کی روحوں کو کیا جواب دو گے؟؟

اس لیے آؤ اور ہمارے خاموش صحن میں اللہ اکبر کی صدائے دلنواز بلند کرو اور ہماری بازیابی کے لیے کوشش کرو تا کہ ہم ان ناپاک یہودیوں کے پنجۂ استبداد سے آزاد ہو سکیں اور یہ تم ہی کر سکتے ہو کیونکہ

بازو ترا توحید کی قوت سے قوی ہے
اسلام تیرا دیس ہے تو مصطفوی ہے

بقیہ: مسجد نبویؐ کے پہلے شہید

مکہ، غزوہ حنین اور غزوہ تبوک میں شریک ہوئے۔

فضائل و مناقب

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے فضائل و مناقب بیان فرمائے ہیں۔ سب سے پہلا شرف آپ کو یہ حاصل ہے کہ

① رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی صاحبزادی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سسر تھے۔ (بخاری: ۵۱۲۲)

② آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے: ''تم سے پہلی امتوں میں الہام یافتہ افراد ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی ایسا ہے تو وہ عمر ہیں۔'' (بخاری: ۳۶۸۹، مسلم: ۲۳۹۸)

③ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہوتے۔'' (ترمذی: ۳۶۸۶)

④ فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: ''ابوبکرؓ جنت میں ہے، عمرؓ جنت میں ہے، عثمانؓ جنت میں ہے، علیؓ بن ابی طالب جنت میں ہے، زبیرؓ جنت میں ہے، طلحہؓ جنت میں ہے، عبدالرحمٰنؓ بن عوف جنت میں ہے، سعدؓ بن ابی وقاص جنت میں ہے، سعیدؓ بن زید جنت میں ہے اور ابو عبیدہؓ بن الجراح جنت میں ہے۔'' (ترمذی و ابن ماجہ)

سیدنا عمرؓ کی خلافت

خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ۲۲ جمادی الثانی ۱۳ ہجری کو وفات پائی تو سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خلافت کے منصب پر فائز ہوئے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنی زندگی میں اپنے بعد خلافت کے منصب کے لیے نامزد کر دیا تھا۔

سیدنا عمرؓ کی شہادت

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پر ۲۶ ذی الحجہ ۲۳ ہجری کو ایک مجوسی ابولؤلؤ فیروز نے فجر کی نماز کے دوران قاتلانہ حملہ کیا جس سے آپ شدید زخمی ہو گئے۔ یکم محرم ۲۴ھ کو آپ نے اپنی جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی اور حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ دفن ہوئے۔ سیدنا صہیب رومی رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی، آپ کی عمر ۶۳ سال تھی، مدت خلافت دس برس چار مہینے اور کچھ دن۔

بقیہ: ڈاکٹر عبداللہ ترکی کا دورہ پاکستان

آج شاہ سلمان بن عبدالعزیز حفظہ اللہ کے عہد حکومت تک اسی طرح مضبوط چلے آ رہے ہیں۔ شاہ سلمان کے لیے پاکستان کے لوگوں کے دلوں میں ایک خاص مقام ہے۔ اس لیے کہ شاہ موصوف اسلام کے لیے، مسلمانوں کے لیے، اہل پاکستان کے لیے، حجاج و معتمرین کے لیے اور حرمین شریفین کے لیے محبت و شفقت کے بے پناہ جذبات رکھتے ہیں۔

پروفیسر ساجد میر صاحب نے رابطہ عالم اسلامی کی خدمات کو بھی شاندار خراج تحسین پیش کیا جو امت مسلمہ کے مسائل کے حل کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہتی ہے۔ انہوں نے دینی اور دعوتی سرگرمیوں میں رابطہ عالم اسلامی کے شاندار تعاون کو سراہا۔

اس طرح یہ کانفرنس نہایت کامیابی سے اپنے اختتام کو پہنچی۔ امید کی جاتی ہے کہ امت اسلامیہ کے باہمی روابط اور اتحاد کی منزل تک پہنچنے کے لیے یہ کانفرنس ایک سنگ میل ثابت ہوگی۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث مدیر علاقات خارجیہ مولانا عبدالمالک مجاہد نے اتنی شاندار اور کامیاب کانفرنس منعقد کرنے پر امیر جمعیت پروفیسر ساجد میر، ڈاکٹر حافظ عبدالکریم، مولانا علی محمد ابوتراب اور دیگر ذمہ داران اور کارکنان کو مبارک باد دی ہے۔

غزنوی چشمۂ فیض!

تحریر: جناب مولانا محمد یوسف انور

سید محمد عبداللہ غزنوی نے شیخ الکل میاں نذیر حسین دہلوی کی خدمت میں حاضر ہو کر حدیث پڑھی' طالب علمی کے دوران ہی میں سید صاحب زہد وورع اور تقویٰ شعار نوجوان تھے' گویا سراپائے عمل وکردار اور پیکر حسنات تھے' نمازوں میں خشوع وخضوع ایسا کہ دنیا ومافیہا سے یکسر فراموش۔ یہی وجہ ہے کہ جب فارغ التحصیل ہو کر گئے تو میاں نذیر حسین فرمایا کرتے تھے ''عبداللہ' حدیث مجھ سے پڑھ گیا مگر نماز پڑھنا مجھے سکھا گیا۔''

سید صاحب نے افغانستان جیسے سنگلاخ علاقے اور شرک وبدعات سے اٹے پڑے ماحول میں توحید باری تعالیٰ کے ایسے چراغ جلائے جس سے شرک کی ظلمتیں چھٹتی چلی گئیں اور لوگوں کے قلوب واذہان اللہ تعالیٰ کی الوہیت سے جگمگانے لگے۔ جہاں سید صاحب کی تبلیغ کے اثرات سے عوام الناس کے عقائد درست ہو رہے تھے وہاں بدعتی علماء ان کی مخالفت میں سرگرم تھے۔ جو لوگ سید صاحب کے حلقۂ ارادت میں آنے کی کوشش کرتے یہ اشخاص انہیں روکتے اور سید صاحب کے فیض سے مستفید ہونے میں بڑی بڑی رکاوٹیں کھڑی کرتے' یہاں تک کہ ان کے خلاف سربراہ مملکت کے کان بھرنے سے بھی باز نہ آتے۔ بالآخر بادشاہ نادر شاہ نے انہیں ملک بدری کے احکامات جاری کروائے۔ سید صاحب نے غزنی افغانستان کو چھوڑا اور وہاں سے ہجرت کر جانا قبول کر لیا لیکن توحید وسنت کی تبلیغ واشاعت کو نہ چھوڑا۔ مولانا محمد علی جوہر کی رباعی ہے ؎

کیا ڈر ہے جو ہو ساری خدائی مخالف
کافی ہے اگر ایک خدا میرے لیے ہے
توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لیے ہے

۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے اختتام پر قادیانیت کا مسئلہ عدالت عالیہ میں چلا گیا اور جسٹس منیر پر مشتمل انکوائری کمیشن قائم کیا گیا۔ مرکزی مجلس عمل نے مقدمہ کی پیروی کے لیے حسین شہید سہروردی جیسے زیرک اور عالی دماغ کو وکیل کیا جو بعد میں ملک کے وزیر اعظم بھی رہے۔

عدالت کا موقف تھا کہ قادیانی بھی اسی طرح اسلام کا ایک فرقہ ہے جس طرح الگ فرقے احناف' شیعہ اور اہل حدیث ہیں اور وہ ایک دوسرے کی مخالفت وتردید کرتے ہیں۔ جبکہ مجلس عمل قادیانیوں کو دائرۂ اسلام سے خارج تصور کرتی تھی بلکہ یہ مطالبہ کرتی تھی کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

مسٹر سہروردی' جسٹس منیر کے پیچیدہ سوالات کی تاب نہ لا سکے' انہوں نے مقدمہ کی پیروی سے معذرت کر لی۔ مجلس عمل کے سیکرٹری جنرل مولانا سید محمد داود غزنوی نے رفقاء سے کہا کہ کسی مزید وکیل کی ضرورت نہیں میں خود مقدمہ کی پیروی کروں گا۔ چنانچہ کئی روز تک ٹرائل ہوتا رہا' ایک دن جسٹس منیر نے کہا کیا آپ کے دادا عبداللہ غزنوی کو افغانستان سے اس لیے نہیں نکالا گیا تھا کہ وہ وہابی تھے؟ مولانا غزنوی نے جواب دیا نہیں' یہ وجہ نہیں تھی بلکہ حکمرانوں کو خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ عبداللہ غزنوی کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور روز بروز ان کے مریدوں کی تعداد میں اضافہ کہیں حکومت کا تختہ نہ الٹا دے۔ جسٹس منیر نے پھر سوال کیا کہ ''کیا آپ ایسے شخص کو مشرک نہیں کہتے جو یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئا للہ کہتا ہے۔'' مولانا نے فوراً جواب دیا کہ ''ہرگز نہیں' آپ بھی تو اب یہ جملہ کہہ رہے ہیں کیا آپ کو مشرک کہہ دیا جائے گا۔'' یہ تو کہنے والے کی نیت پر دار ومدار ہے۔ جسٹس منیر کہنے لگا کہ مولانا میرے اختیار میں نہیں وگرنہ ابھی آپ کو وکالت کا لائسنس جاری کر دوں۔ (منیر انکوائری رپورٹ)

مولانا غزنوی کے انتقال سے چند ماہ قبل موچی دروازہ لاہور میں مرکزی جمعیت کی جو عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی تھی اس کی ایک رات کی نشست میں آغا شورش کاشمیری کی تقریر تھی۔ رات کی یہ نشست بڑی بارونق اور بھرپور تھی۔ اونچے اور خوبصورت اسٹیج کی دائیں جانب مولانا سید محمد داود غزنوی اور بائیں جانب مولانا سید ابوبکر غزنوی تشریف فرما تھے' دونوں کے درمیان شعلہ بار مقرر آغا شورش نے خطاب کا کچھ اس طرح آغاز کیا۔

میری ایک طرف علم وعمل کے بلند آہنگ عالم دین اور دوسری طرف فکر ودانش اور علم وادب کے شاہسوار مولانا غزنوی کے فرزند ارجمند سید ابوبکر غزنوی تشریف فرما ہیں اور میرے پیچھے وقت کے جلیل القدر علمائے کرام براجمان ہیں' میرے ذمے یہ موضوع لگایا گیا ہے کہ ''حالات حاضرہ میں علمائے کرام کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟'' میں حیران ہوں کہ ان علمی کمالات کے حاملین کے سامنے میرے جیسا طالب علم ان کی ذمہ داریوں کے فوائد کس طرح بیان کر سکے گا؟ بہرحال انہوں نے دو اڑھائی گھنٹے تک خطابت کی جولانیاں دکھائیں۔

حضرت سید محمد عبداللہ غزنوی کی پاک طینت اولاد میں سے خاص طور پر حضرت الامام عبدالجبار غزنوی اور حضرت سید عبدالواحد غزنوی نے وعظ وتذکیر اور درس وتدریس میں بڑی شہرت پائی' تقویٰ وخشیت اور ذکر ووظائف تو اس گھرانے کا امتیازی وصف تھا۔ ان سطور کے راقم نے نوعمری میں برصغیر کے عظیم خطیب سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو دھوبی گھاٹ فیصل آباد کے ایک بڑے جلسہ میں غزنوی خاندان کی خدمات دینیہ اور زہاد وپارسائی کا تذکار کرتے ہوئے سنا ''میں نے فجر کی ایک نماز مولانا سید عبدالواحد غزنوی کی اقتداء میں چینیاں والی مسجد لاہور میں ادا کی جس کی لذت آج تک محسوس کرتا چلا آ رہا ہوں۔''

حضرت الامام عبدالجبار غزنوی کے شاگردان رشید کا دائرہ بڑا وسیع ہے' وہ مستجاب الدعوات تھے' روحانی کیفیات وقلبی احساسات میں خاص مقام رکھتے تھے۔ ان کے بلند مرتبت شاگردوں میں سے بعض احناف اور علمائے شہیر بھی شامل ہیں۔ ان میں سے ایک بطور مثال جامعہ اشرفیہ کے بانی مولانا مفتی محمد حسن نے حضرت الامام سے حدیث پڑھی' آخری عمر میں کسی بیماری کی وجہ سے ان کی ایک ٹانگ کاٹ دی گئی تھی لیکن چلنے پھرنے کی اس تکلیف اور لنگڑا پن کے باوجود روزانہ مولانا داود غزنوی

کے پاس نماز عصر کے بعد دارالعلوم تقویۃ الاسلام کی بالائی منزل پر مولانا غزنوی کی رہائش گاہ پر تشریف لاتے۔ دونوں حضرات ملکی وملی مسائل اور اپنے احوال وکوائف پر گفتگو کرتے۔ بعض اوقات مولانا غزنوی ان کے ہاں تشریف لے جاتے۔

حضرت الامام عبدالجبار غزنوی کے اہل علم وفضل شاگردوں میں سے دو حضرات کی راقم الحروف نے زیارت وملاقات ہی نہیں بلکہ صحبت ومجالس کی برکات سے استفادہ کیا تھا' ان میں سے ایک بزرگ عالم دین مولانا عبدمولانا عبدالمجید ہزاروی ہیں جنہوں نے برسوں پیشتر وفات سے چند ہفتے قبل ہمارے غریب خانہ پر کئی روز تک قیام کیا۔ بڑھاپے کی وجہ سے ان کی کمر دہری ہو چکی تھی لیکن پھر بھی ان کے مواعظ جاری تھے' میرے والد ان کے اٹھنے بیٹھنے' کھانے پینے کا خصوصی خیال رکھتے' وہ کسی روز مرکزی جامع مسجد اہلحدیث امین پور بازار میں اور کسی روز مسجد مبارک منٹگمری بازار میں نمازِ فجر کے بعد درس قرآن حکیم دیتے۔ دوران درس اور دوران نماز ان کی آنکھیں اشکبار ہوتیں' احوال قبر وقیامت بیان کرتے ہوئے ان پر گہری رقت طاری رہتی۔ دوسرے بزرگ مولانا عبدالمجید گرنتھی جن کا تذکرہ ہمارے فاضل دوست مولانا محمد اسحاق بھٹی نے اپنی تازہ تصنیف ''چمنستان حدیث'' میں بھی کیا ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث کی سالانہ کانفرنس منعقدہ اپریل ۱۹۵۴ء دھوبی گھاٹ فیصل آباد کے موقع پر وہ تشریف لائے تھے۔ کانفرنس کے ایام اور بعد ازاں دو تین روز انہوں نے ہمارے گھر پر گذارے' مؤثر پیرایہ میں تقریر ووعظ کرتے' وہ پنجابی کے شاعر بھی تھے۔ اپنے استاذ گرامی منزلت حضرت الامام عبدالجبار غزنوی کی وفات پر انہوں نے اپنے نیک جذبات وعقیدت کا اظہار ایک لمبی نظم میں کیا ہے' مولانا عبیداللہ احرار دوست واحباب کی محفلوں میں اس نظم کے اشعار ترنم سے سنایا کرتے تھے' ہم بعض اوقات یہ اشعار سننے کے لیے اکثر فرمائش کرتے رہتے تھے۔ چند اشعار یہاں بھی لکھ رہا ہوں۔

غزنی دی ہٹوں بھاگ لگا جہان نوں
کابل کشمیر نالے ہندوستان نوں
دور دے طالب آون پاون عرفان نوں
عالم تے صوفی برکت ایسے دربار دی
جھوک ہادی میرے عبدالجبار دی
رو رو لدائی چٹھی آگئی سرکار دی
دور داؤدی پھر بھی قابل تسلی اے
جس دی بدولت نہر علم دی چلی اے
سارے گھرانے دی اے پونی تے چھلی اے
عمر دراز قومی خدمت گذار دی
جھوک ہادی میرے عبدالجبار دی
رو رو لدائی چٹھی آگئی سرکار دی

حضرت مولانا سید محمد داود غزنوی کی جماعتی ومسلکی اور قومی وملی جدوجہد پر سینکڑوں صفحات تحریر میں آچکے ہیں' میرے جیسا طالب علم ان میں کیا اضافہ کرسکتا ہے' مختصر یہ کہ وہ علم اسلامی کا بحر بیکراں تھے۔ تحریک خلافت تحریک آزادی' تحریک پاکستان اور تحریک ختم نبوت جیسی بیشمار تحریکوں اور کاوشوں میں ان کا کردار ہمیشہ سرفہرست رہتا۔ ۱۴ دسمبر ۱۹۶۳ء کو ان کے انتقال پر ملال کے چند روز بعد مرکزی جمعیت کی مجلس شوریٰ کا اجلاس تقویۃ الاسلام ہال لاہور میں منعقد ہوا تھا۔

ان سطور کا راقم مولانا غزنوی کی شفقت سے نوعمری میں رکن شوریٰ تھا اور اس اہم اجلاس میں موجود تھا جس میں حضرت مولانا محمد اسماعیلؒ کو امیر جمعیت اور مولانا سید ابوبکر غزنویؒ کو ناظم اعلیٰ منتخب کیا گیا' سید ابوبکری غزنویؒ شبان اہل حدیث کے اسٹیج پر ہم سے تقریریں کراتے تھے' ان کی اونچی سطح کی خطابت اور علمی لطافت وفضیلت اپنی مثال آپ تھی جو سامعین خصوصاً پڑھے لکھے طبقات کو بے حد متاثر ومحظوظ کرتی' وہ صاف ستھری زندگی بسر کرتے اور خوبصورت وپرکشش شخصیت کے مالک اور اپنے آباؤ اجداد کی علمی وروحانی روایات کے امین تھے۔ وہ کتاب وسنت پر مبنی تصوف کے احیاء کا کمال درد اور فکر رکھتے تھے۔

فیصل آباد آمد کے ایک موقع پر مسجد رحمانیہ مندر گلی میں ایک اشتہار پر سید ابوبکر کی نظر پڑی جس میں ان کا اسم گرامی جلی حروف میں تحریر تھا اور یہ پروگرام تھوڑے دنوں بعد منعقد ہونے والا تھا۔ سید صاحب فرمانے لگے کہ مجھ سے تو اس پروگرام کا کوئی وعدہ یا رابطہ نہیں کیا گیا' انہوں نے فرمایا: ''یہ کیسی تبلیغ ہے کہ جہاں اشتہار کی اشاعت سے لے کر جلسہ کے انعقاد تک جھوٹ بولا جاتا ہے۔ لوگ میرے بارے میں کیا رائے قائم کریں گے کہ یہ شخص وعدہ کر کے آتا نہیں۔'' بلاشبہ سید صاحب کی تحریریں اور فصاحت وبلاغت بھری تقریریں ایک خوش کن اور مسحور کن تاثر اور دعوت غور وفکر دیتی تھیں' لیکن افسوس! یہ ایمان افروز تسلسل جلد ہی ختم ہوگیا اور قضائے الٰہی سے وہ لندن میں ایک سانحہ کے نتیجہ میں آخرت کے راہی بن گئے۔ اللھم اغفرلہ۔

سید ابوبکر غزنویؒ کے ہونہار اور دلآویز فرزند سید جنید غزنوی اپنے والد گرامی کا عکس ہیں' ان کے خطبات جمعۃ المبارک اور ٹی وی پر بیان کی ملک اور بیرون ملک خوب پذیرائی ہو رہی ہے' عام وخواص انتہائی شوق وذوق سے انہیں سنتے ہیں' ملک اور قوم کو ان سے بہت سی امیدیں وابستہ ہیں۔ ع

اللہ کرے زورِ بیاں اور زیادہ

شاہ فیصل کے صاحبزادے شہزادہ بندر الفیصل انتقال کر گئے

جدہ (آئی این پی) سعودی عرب کے سابق فرماں روا شاہ فیصل بن عبدالعزیز کے صاحبزادے شہزادہ بندر الفیصل انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! تفصیلات کے مطابق وہ گورنر مکہ مکرمہ شہزادہ خالد الفیصل اور مرحوم وزیر خارجہ شہزادہ سعود الفیصل کے بھائی تھے۔ بندر الفیصل کی عمر 72 سال تھی۔ شاہی دیوان سے جاری بیان کے مطابق مرحوم کی نماز جنازہ دارالحکومت ریاض کی امام ترکی بن عبداللہ مسجد میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں خادم الحرمین شریفین شاہ سلمان بن عبدالعزیز اور شہزادہ خالد الفیصل کے علاوہ شاہی خاندان کے افراد' علماء اور مشائخ نے بھی شرکت کی' تدفین العود قبرستان میں ہوئی۔ دریں اثناء امیر محترم پروفیسر سینیٹر ساجد میر اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم ایم این اے نے اپنی تعزیتی بیان میں جہاں مرحوم کی مغفرت تامہ کے لیے دعا کی وہاں شاہی خاندان سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ (ادارہ)

نعت گو اہل حدیث شعراء

تحریر
جناب محمد سلیم چنیوٹی

۱۔ مولانا علی محمد صمصامؒ

گلشن توحید وسنت کے بلبل خوشنوا اور پنجابی زبان کے بے نظیر و بے مثال قادر الکلام شاعر حضرت مولانا علی محمد صمصام رحمہ اللہ علمائے اہل حدیث کے اس گروپ کے فرد تھے جنہوں نے برصغیر کے کوچے کوچے' نگر نگر' بستی بستی اور شہر شہر میں توحید وسنت کا پیغام جاوداں پہنچایا۔

علمائے اہل حدیث جن میں شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ مولانا احمد دین گکھڑویؒ حافظ محمد اسماعیل روپڑیؒ مولانا نور حسین گرجاکھیؒ مولانا عبدالمجید سوہدرویؒ حضرت مولانا عبداللہ معمار چنیوٹیؒ شامل تھے' کے ساتھ مل کر آپ نے فریضۂ تبلیغ ادا کیا۔

آپؒ نے اپنی شاعری کے ذریعے شرک وبدعات' رسوم ورواج' غیر اسلامی طور طریقوں کا خوب قلع قمع کیا۔ آپ کے کلام میں اس قدر روانی اور جوش ہوتا کہ مسلمان ہی نہیں غیر مسلم (عیسائی' سکھ' ہندو وغیرہ) بھی سننے کے بعد داد دیئے بغیر نہ رہتے تھے۔ آپ تقسیم ملک سے قبل امرتسر کے ایک گاؤں کا کنڈیالہ (ترنتارن) میں رہائش پذیر تھے۔ گھر سے پڑھنے نکلے تو ''بھوجیاں'' میں حضرت مولانا فیض محمد خانؒ سے استفادہ کیا' اس کے بعد دہلی میں مولانا عبدالوہابؒ دہلوی کے ہاں تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد تبلیغی میدان میں نکلے۔

پنجابی زبان کے بلند پایہ شاعروں میں شامل تھے' اللہ تعالیٰ نے انہیں لحن داؤدی سے نوازا تھا جس سے انہوں نے توحید وسنت کی تبلیغ کا بھرپور کام لیا۔ تقسیم ہند کے بعد آپ فیصل آباد کے علاقے ستیانہ بنگلہ میں آباد ہو گئے تھے۔ آپ آخری دنوں میں کامونکی ضلع گوجرانوالہ میں تھے' وفات سے چند دن پہلے جمعہ کا خطبہ دیا جو بہت مؤثر خطبہ تھا۔ آپ کی وفات جولائی ۱۹۷۸ء بمطابق ۱۶ شعبان ۱۲۹۸ھ بروز اتوار کامونکی میں ہوئی' نماز جنازہ شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ ویروالویؒ نے ستیانہ بنگلہ میں پڑھائی اور وہیں دفن ہوئے۔ ان کے چند شعر حاضر خدمت ہیں:

جیہدا پاک نبیؐ دے سنگ پیار ہو گیا
بھانویں لکھ گنہگار بیڑا پار ہو گیا
ہتھ نبیؐ دے پھڑائی جس نے نتھ اپنی
چھڈی ستھ اپنی تے گل کتھ اپنی
بس پچھے پچھے چلنا ویار ہو گیا
جیہدا پاک نبیؐ دے سنگ پیار ہو گیا
جس پھڑ لیا یارو دامن مکی مدنی پیر دا
کھیڑا چھڈ دتا ہور پیر تے فقیر دا
اوہ تے ایسے بوہے دا چوکیدار ہو گیا
جیہدا پاک نبیؐ دے سنگ پیار ہو گیا
بھانویں لکھ گنہگار بیڑا پار ہو گیا

☆☆☆☆☆

۲۔ عبدالرحمٰن عاجزؒ مالیر کوٹلوی:

حضرت مولانا عبدالرحمٰن عاجزؒ طبعاً کم گو' متین اور شریف النفس بزرگ تھے۔ ملتے تو تپاک سے' بولتے تو حلیم طریقے سے' مزاج کے سادہ اور خوش' شاعری ان کی گھٹی میں پڑی تھی مگر فسق وفجور اور لاابالیت سے محفوظ تھی۔ ان کی شاعری زیادہ تر فکر آخرت اور احوال قبر وعذاب قبر پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ حمد ونعت اور اخلاقیات پر مبنی غزلیں بھی کہیں۔ رحمانیہ دارالکتب فیصل آباد ان کا کاروباری ادارہ تھا۔ لاہور آتے تو نعمانی کتب خانہ کے مالک مولانا محمد بشیر نعمانی مرحوم اور جناب علیم ناصری صاحب کے ہاں (دفتر الاعتصام میں) ضروری حاضری دیتے۔

ان کی کتابیں ''جام طہور''، ''شمع فروزاں'' اور ''صبح صادق'' مشہور ہوئیں۔ اس کے علاوہ جماعتی جرائد میں ان کی غزلیں' نعتیں' حمدیں شائع ہوتی رہیں۔ نمونۂ کلام ملاحظہ فرمائیں:

ہے الفتِ نبیؐ کا بے شک یہی تقاضا
اپنا اُنہی کی جانب ہم انتساب کرتے
سن کر جسے دلوں میں جوش عمل ہو پیدا
اپنے خطیب ہم سے ایسا خطاب کرتے

مولانا عبدالرحمٰن عاجزؒ کی وفات ۳ مارچ ۱۹۹۹ء کی صبح ۹ بجے فیصل آباد میں ہوئی۔ مولانا ارشاد الحق اثری ﷾ نے نماز جنازہ پڑھائی۔

۳۔ پروفیسر خالد بزمی مرحوم:

پروفیسر خالد بزمی معروف شاعر' دانشور اور مفکر تھے' آپ ایم اے او کالج میں عربی کے لیکچرار تھے۔ آپ خود بھی اکثر نعتیہ مشاعروں کا اہتمام کرتے اور دیگر مشاعروں میں بھی مدعو کیے جاتے تھے۔ بعض ادبی انجمنوں کی سرپرستی بھی انہوں نے کی۔ ان کے کئی شاگرد مختلف شعبوں میں مصروف کار ہیں۔

پروفیسر خالد بزمی کا تعلق اردو کے ان شاعروں سے ہے جنہوں نے ادب میں فحش نگاری اور لادینی کے بڑھتے ہوئے رجحان سے چونک کر جھرجھری لی اور شاعری میں اپنی مستحکم دینی اور اخلاقی قدروں کو فروغ دینے پر کمربستہ ہو گئے۔ نعت پر ان کی مشہور کتاب ''مجھے ہے حکم اذاں'' ہے۔ ان کے اشعار کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیں:

ایماں کے راستے میں سو آزمائشیں
حق پر لٹا سکیں جو دل وجاں کہاں ہیں آج
بوبکرؓ وعمرؓ کے وہ شیدا کہاں گئے
وہ عاشقانِ حیدرؓ وعثمانؓ کہاں ہیں آج
رسولِ پاک کی سیرت پڑھی ہے میں نے جب بزمی
مرا اسلام نکھرا ہے' مرا ایمان چمکا ہے

۴۔ حکیم مولانا عبدالرحمٰن خلیق امرتسریؒ:

حکیم عبدالرحمٰن خلیق ۱۹۰۹ء میں بھارت کے علاقے تیجہ کلاں (امرتسر) میں پیدا ہوئے۔ پرائمری تعلیم کے بعد دینی تعلیم کے حصول کے لیے حضرت مولانا عبداللہ روپڑیؒ اور شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کی خدمت میں حاضری دیتے رہے۔

۱۹۳۳ء میں طب وجراحت کی اے کلاس میں گولڈ میڈل حاصل کیا۔ ۱۹۴۴ء میں ایک سال کے عرصہ میں منشی فاضل اور ادیب فاضل کا امتحان پاس کیا۔ خدا داد

صلاحیتوں کی بدولت دینی و دنیاوی تعلیم سے آراستہ تھے۔

آپ بیک وقت عالم دین، مناظر، شاعر، طبیب اور حکیم تھے۔ تقریر و تحریر میں بھی ید طولیٰ رکھتے تھے۔ بدوملہی ضلع نارووال میں مقیم تھے۔ یہاں آپ نے صرافہ بازار میں رحمانی شفاخانہ کے نام سے مطب کھول رکھا تھا۔ تقسیم ملک سے قبل امرتسر کے ہاتھی دروازہ میں مطب کرتے تھے۔ ''دیوانِ خلیق'' نام سے ان کے شعری مجموعے کا تذکرہ ملتا ہے، جس میں ہر قسم کی شاعری موجود ہے۔ آپ نے نظم، غزل، قطعہ، رباعی، آزاد شاعری اور نعت گوئی جیسی اصناف پر طبع آزمائی فرمائی ہے۔

مولانا عبدالرحمٰن خلیق نے سیاست پر ایک لمبی نظم کہی ہے۔ چند اشعار ملاحظہ کریں:

لیڈر کی سیاست بکتی ہے — قائد کی ذہانت بکتی ہے
صوفی کا تصوف بکتا ہے — ملا کی اذاں بک جاتی ہے
کیا بات ہے اپنی منڈی کی

مولانا خلیق کی وفات ۱۷ مئی ۱۹۹۷ء بروز ہفتہ بدوملہی میں ہوئی، نماز جنازہ رئیس المناظرین حضرت حافظ عبدالقادر روپڑیؒ نے پڑھائی۔

۵۔ مولانا شہاب الدین ثاقب زیرویؒ:

مولانا ثاقب مرحوم پنجابی زبان کے بہترین واعظ اور شاعر تھے، قریباً ساٹھ برس تک انہوں نے تبلیغی جلسوں اور کانفرنسوں میں عوام کو مستفید کیا، متعدد کتابوں کے مصنف تھے۔ حضرت مولانا حکیم علی محمد صمصام رحمہ اللہ کی طرز پر نظمیں سن کر کئی لوگوں نے مسلک اہل حدیث قبول کیا۔ ان کی وفات ۲۸ دسمبر ۱۹۹۳ء کو ملتان میں ہوئی اور نماز جنازہ مولانا شمس الحق افغانی نے مدرسہ رحمانیہ ملتان میں پڑھائی۔

۶۔ مرزا خادم ہوشیار پوری مرحوم:

مرزا خادم حسین ہوشیار پوری ۱۱ مئی ۱۹۱۱ء کو بمقام کھرڑ ضلع انبالہ میں پیدا ہوئے۔ بی اے تک تعلیم حاصل کی۔ ذاتی مطالعے سے عربی، فارسی، انگریزی اور سنسکرت وغیرہ میں بھی دسترس حاصل کر لی تھی۔ معروف ادیب، شاعر اور نقاد تھے۔ گوجرانوالہ سے ''پندرہویں صدی'' کے نام سے ایک ماہنامہ رسالہ نکالتے تھے۔ انہوں نے اپنی آخری عمر میں قرآن کریم کا منظوم ترجمہ ''وجدانِ سلیم'' کے نام سے تین جلدوں میں شائع کیا۔ اپنے ماہنامے ''پندرھویں صدی'' میں ہر قسم کی شاعری کرتے تھے، ان کی وفات حجازِ مقدس میں حج کے دوران ہوئی اور آپ کی تدفین جنت المعلیٰ میں ہوئی۔ چند اشعار نظر قارئین ہیں:

خدا کے نام سے جو مہرباں ہے رحم والا ہے
زمینوں آسمانوں میں اسی کا بول بالا ہے
جو جمع مال وزر میں رات دن مصروف رہتا ہے
جو اس جوشِ جنوں میں سینکڑوں آلام سہتا ہے
جو گن گن کر اسے رکھتا ہے سیم وزر پہ مرتا ہے
نہ راہِ حق میں دیتا ہے نہ خود خرچ کرتا ہے

۷۔ پروفیسر حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدرویؒ:

تحریک پاکستان کے عظیم کارکن، مولانا ظفر علی خاںؒ کے ساتھی، منجھے ہوئے قلمکار، طبی حلقوں کی جانی پہچانی شخصیت حضرت حکیم عنایت اللہ نسیم سوہدرویؒ ایک خوش طبع، خوش لباس اور خوش کلام فرد تھے۔ شاعری میں حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ اور مولانا ظفر علی خانؒ سے عشق کی حد تک پیار کرتے تھے، گفتگو کے دوران جا بجا ان کے اشعار سے استشہاد کرتے اور ہر بات کے جواب میں شعر ہی پڑھتے۔ ان کو اپنا ذاتی کلام اتنا یاد نہ تھا جتنا مذکورہ شعراء کا یاد تھا۔ مولانا ابوالکلام آزادؒ کے اتنے معتقد تھے کہ ان کے خلاف ایک لفظ سننا گوارا نہ کرتے تھے، اس کے باوجود آپ سیاست میں مسلم لیگی تھے۔ ان کی وفات ۱۰ دسمبر ۱۹۹۵ء بروز جمعہ اسلام آباد میڈیکل کمپلیکس میں ہوئی۔

آپ حضرت مولانا محمد عطاء اللہ حنیفؒ سے بہت محبت رکھتے تھے۔ حکیم صاحب کی وصیت کے مطابق ان کی نماز جنازہ مولانا عطاء اللہ حنیفؒ کے فرزند جناب حافظ احمد شاکر نے پڑھائی۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں:

غلغلہ ہند میں لانے والو
یہی زور آج بھی بھارت کو دکھاتے جاؤ
عظمت ملت بیضاء کے بڑھانے والو
نغمہ توحید کا ہر گام پہ گاتے جاؤ
قوم میں شوقِ شہادت کو جگانے والو
گردن اسلام کے رستے میں کٹاتے جاؤ
سطوتِ غیر کو خاطر میں نہ لانے والو
اپنی شمشیر کی پھر دھوم مچاتے جاؤ
امتیاز اسود واحمر کا مٹانے والو
رسمِ آزادیٔ افکار مناتے جاؤ
اپنے ہی خونِ مبارک میں نہانے والو
ارضِ کشمیر کو آزاد کراتے جاؤ

۸۔ شیخ محمد سعید الفت:

شیخ محمد سعید الفت پنجابی کے منفرد شاعر تھے، ان کے شعر عام فہم اور سادہ ہونے کے علاوہ علم وادب کا بھی مرقع ہوتے۔ ان کی کئی کتابیں منظر عام پر آ چکی ہیں، تبلیغی جلسوں میں نہایت شوق سے ان کی نظمیں عوام سنتے تھے اور یہ بات نہایت مسرت کا باعث ہے کہ ان کی کتب کو ایم اے پنجابی کے نصاب میں داخل کیا گیا ہے۔ ان کی مشہور کتابیں یہ ہیں: گلدستہ الفت، مہکتی کلیاں، کھڑدے پھل وغیرہ۔

ان کی وفات ۶ جولائی ۱۹۹۰ء بروز ہفتہ فیصل آباد میں ہوئی۔ نمونہ کلام یہ ہے:

روشن چہرہ قد کاٹھ بنتر بناوٹ
ختم ہو گئی سوہنے اُتے سجاوٹ
کسے ماں ایہو جیہیا سوہنا نئیں جنیا
جیویں اپنی مرضی مطابق ہے بنیا

☆☆☆☆☆

۹۔ جناب راسخ عرفانیؒ:

حضرت راسخ عرفانی ہماری جماعت کے سربرآوردہ شاعر تھے۔ نصف صدی سے زائد عرصے تک انہوں نے شعر وادب کی دنیا میں نام جگایا۔ ''ریت پر نقش'' کے نام سے آپ کا شعری مجموعہ دستیاب ہے۔ اس کے علاوہ بھی ان کی کتب شائع ہوئیں۔

مرحوم راسخ عرفانی ایک اونچے شاعر تھے۔ نبی کریم ﷺ اور خدائے ذوالجلال کی شریعت سے سچی محبت کرنے والے تھے۔ چند حمدیہ اشعار:

نقشِ صبا چمن چمن نکھرے ہیں گل روش روش
حسن ترا کرن کرن تیری ضیاء سحر سحر
ذکر وبیاں کے سلسلے خاک سے اوجِ عرش تک
حمد تری افق افق لحن اذاں نگر نگر
کُن کی نوائے پاک سے مہکا جہانِ رنگ وبُو
سوکھے گلاب کھل اُٹھے جھوم اٹھا شجر شجر

راسخ بے ہنر ہے کیا محو ثنا تیرے لیے
گردوں پہ ہے ملک ملک زیر فلک بشر بشر

۱۰۔ فضا ابن فیضی:

فضا ابن فیضی بھارت سے تعلق رکھتے تھے۔ اس عہد کے بڑے شعراء میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ فضا صاحب نے اپنی گوناں گوں' اور ہمہ گیر فنی شخصیت کے اظہار کے لیے اردو شاعری کی کئی اصناف کو وسیلے کے طور پر قبول کیا لیکن کسی بھی صنف کو برتنے میں اپنے انفرادی اسلوب وآہنگ کو مجروح نہیں ہونے دیا۔ فضا صاحب کی اس مخصوص شعری گونج کو اردو شاعری کبھی فراموش نہیں کر سکے گی ''ہر شاخِ طوبیٰ'' فضا صاحب کی مذہبی نظموں کا مجموعہ ہے۔ لگ بھگ پینسٹھ نظموں پر مشتمل یہ مجموعہ ۲۲۳ صفحات پر محیط ہے۔ حمدیہ اور نعتیہ کلام کے علاوہ دیگر موضوعات پر بھی بہت سی نظمیں اس میں شامل ہیں۔ آپ سلفی (اہلحدیث) عقیدے سے وابستہ تھے' اس لیے ان کی عملی زندگی قرآن وسنت کے دائروں کی پابند رہی۔ مسرت کی بات یہ ہے کہ تخلیقی سطح پر بھی ان کی فکر بے راہ روی کا شکار نہیں ہوئی' ورنہ عام طور پر شاعر کے یہاں جو تخیلی کیفیت ابھرتی ہے وہ مذہبی نظموں کے میدان کو بھی دیگر اصناف کی طرح سر کر جاتی ہے اور لاعلمیت اور قرآن ناآشنائی کی بناء پر شاعر اس طرف دھیان نہیں دیتا۔ فضا صاحب کا یہ محتاط تخلیقی رویہ انہیں اردو کے دیگر نعت نگاروں کی صف سے الگ کر دیتا ہے۔ ان کے کلام کی یہ منفرد جہت قرآن وسنت سے آگہی کا نتیجہ قرار دی جا سکتی ہے۔ ان کے چند نعتیہ شعر ملاحظہ فرمائیں:

صدورِ صدرِ انبیاء' کون محمدِ کریمؐ
خواجۂ بزم دو سرا' کون محمد کریمؐ
عالمش علمِ کبریا' کاملِ فن ارتقاء
اُمی حرف آشنا' کون محمدِ کریمؐ
ارضِ حرم کی روشنی' کنجِ حرا کی چاندنی
شمعِ حریمِ اولیاء' کون محمدِ کریمؐ
جس سے عیاں شفق' سحر جلوۂ لا الٰہ
شیشۂ زانو حرا' کون محمدِ کریمؐ

۱۱۔ حافظ نعیم الحق نعیمؒ:

مخدوم ومکرم قاری نعیم الحق نعیم رحمہ اللہ ایک بلند پایہ عالم دین' حافظ قرآن اور ''قاری صاحب'' کے لقب سے ملقب تھے۔ مزاجاً نہایت خلیق' طبیعت کے لحاظ سے طبیب اور حسن کلام سے مرصع آدمی تھے۔ لطافت طبع' خوش مزاجی اور خوش گفتاری میں اپنی مثال آپ تھے۔

ان کے اندر محبت رسولؐ کا جذبہ' اللہ تعالیٰ اور بیت اللہ شریف کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ چلتے پھرتے ذکر الٰہی ان کی زبان پر جاری وساری رہتا تھا۔ عبادت وریاضت کے خُوگر تھے جو ان کی پیشانی پر خصوصی روشنی اور وقار وتمکنت سے عیاں تھی۔ حکیمانہ لب ولہجہ اور شفیقانہ طور اطوار رکھتے تھے۔ ایک ہی وقت میں خطیب' مدرس' صحافی' ناصح' مبلغ اور مفتی تھے۔ مختلف اصنافِ شعر میں خاص ادراک رکھتے تھے۔ آپ کا تمام تر کلام آپ کی دو بیاضوں میں محفوظ ہے جو امید ہے کہ مستقبل قریب میں منصۂ طباعت پر طلوع ہوگا۔ علم ودانش اور محبت وخلوص کا یہ درخشندہ ستارہ ۳۰ جنوری ۱۹۹۹ء ہفتہ کی صبح ٹرین سے اترتے ہوئے حادثۂ فاجعہ کا شکار ہو کر غروب ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

آپ کی نمازِ جنازہ میں ہزاروں افراد شریک ہوئے۔ حضرت حافظ عبدالمنان نوری پوری رحمہ اللہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور دوسری مرتبہ مولانا حافظ مسعود عالم صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ آپ گوجرانوالہ کے قبرستان کلاں میں محو راحت ہیں۔ خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

نمونۂ کلام حضرت نعیمؒ ملاحظہ فرمائیں:

تجھے ہر چیز کے پیچھے فقط مادہ نظر آیا
مجھے مادے کے پیچھے نور کا سایہ نظر آیا
جسے مادے کے پیچھے کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا
نظر والوں کو وہ بینا بھی اِک اندھا نظر آیا
یہ دنیا انتہائی خوبصورت باغ ہے لیکن
کسی کی کم نگاہی کو یہی صحرا نظر آیا
طلب منزل کو پا لینے کی پیدا ہو گئی دل میں
تو پتا پتا منزل کا پتہ دیتا نظر آیا

فارسی کلام کی وسعت اور روانی بھی ملاحظہ فرمائیں:

شاہ جہاں شدم کہ غلام محمدؐ
زندہ شدم کہ کشتۂ نام محمدؐ
دل بے نیاز فلسفہ وَ شرق وغرب
کز قاریانِ حرف وکلام محمدؐ
ہر دو جہاں زیرِ قدم دارم اے نعیم
من فیضیاب رفعتِ بام محمدؐ

۱۲۔ جناب علیم الدین علیم ناصریؒ:

جناب علیم ناصریؒ جماعت اہل حدیث بلکہ اہل اسلام کے نامور شاعر ہیں' اردو زبان وبیان میں بالعموم اور فن شعر میں بالخصوص آپ اس وقت ''استاذِ فن'' کی حیثیت اختیار کر چکے تھے۔ زورِ بیان' شدت جذبات' شوکت اظہار اور صلابت ایمان آپ کی شاعری میں خاصے کی چیزیں ہیں۔ ان کی شاعری ولولہ انگیز بھی ہے اور ایمان افروز بھی' جو رزم آرائی اور ہدی خوانی کا حسین امتزاج بھی ہے۔ جب کہ غم انگیزی اور درد آفرینی کی نمود بھی آپ کی شاعری کا حصہ ہے۔ آپ کی شاعری میں حمد ونعت' غزل' حالاتِ حاضرہ' رزمیہ اشعار کثرت سے ملیں گے۔ مگر حیرت ہے کہ ہر نوع سخن میں شعری لطافتوں کے ساتھ ساتھ کتاب وسنت کا دامن کہیں بھی ہاتھ سے چھوٹتا نظر نہیں آتا بلکہ [قال اللہ وقال الرسول] کی چھاپ انتہائی گہری معلوم ہوتی ہے۔

آپ ۱۹۱۹ء میں بھارت کے معروف قصبے ''پٹی'' میں پیدا ہوئے۔ برطانوی افواج میں بھی خدمات انجام دیں۔ قیام پاکستان کے بعد پاک فوج میں سروس کی۔ ابتداء جماعتی جریدے ہفت روزہ ''اہل حدیث'' سے منسلک رہے۔ آپ نے تحریک شہیدینؒ کے سپوتوں کی ولولہ انگیز داستان کو پندرہ ہزار اشعار کی لڑی میں پرو دیا۔ جس کا نام ''شاہنامہ بالاکوٹ'' ہے اور اس کام پہ آپ کی عمر عزیز کے کم وبیش چالیس برس صرف ہوئے۔

جناب علیم ناصری کے اعزاز میں آپ کے نعتیہ کلام کے مجموعے ''طلع البدر علینا'' کی طباعت اور ''شاہنامہ بالاکوٹ'' کی تکمیل طباعت پر ایک عظیم الشان تقریب اکتوبر ۲۰۰۰ء میں دارالدعوۃ السلفیہ لاہور میں منعقد کی گئی تھی جس میں جناب ناصری کو خراج تحسین پیش کیا تھا۔

جناب علیم ناصری کو ان کے نعتیہ مجموعے پر قومی ایوارڈ سے بھی نوازا گیا ان کے اعزاز میں ایک اور تقریب ۱۱ مئی ۲۰۰۱ء کو گورنمنٹ ایلیمنٹری ٹیچرز ٹریننگ کالج قصور

میں بھی منعقد ہوئی۔

جناب علیم ناصری نے ۳۱ دسمبر ۲۰۰۵ء کو وفات پائی' ان کے نعتیہ اشعار کی ایک جھلک نظر قارئین ہے:

بندہ کہاں اور کہاں نعت رسول کریمؐ
جس کے محامد عظیم' جس کے محاسن عمیم
نقطۂ اقراء ہے وہ' مرکز اسراء ہے وہ
شرح الف لام را' رمز الف لام میم
کیا ہے علیم حزیں وہم وگماں کا مقام
اس کی شفاعت ہو جب' کیوں ہو عذاب جحیم

☆☆☆☆☆

سیرت مصطفیٰ میں ہے امن واماں کا پیام
نوع بشر کی عافیت فرد بشر کا احترام
امن کے اس نقیب پر بھیج علیم ناتواں
لاکھ سلام اور درود' لاکھ درود وسلام

۱۳۔ مولانا محمد ہارون الرشید ارشد:

مولانا ہارون الرشید ارشد جنوری ۱۹۱۷ء کو بھارت کے علاقہ مئوائمہ نزد پرتاپ گڑھ الہ آباد میں پیدا ہوئے' آپ کے والد ماجد کا نام حافظ محمد شفیع ہے۔ ابتدائی تعلیم اپنے اجداد بڑے حافظ جی الحاج عبدالقادر صاحب اور محمد نادر میاں سے حاصل کی۔ ساڑھے تین سال کی مدت میں قرآن کریم پڑھ لیا۔ اردو اور فارسی سے روشناس ہوئے' بڑے حافظ صاحب کی وفات کے بعد اپنے والد صاحب کے ساتھ بقیہ تعلیم کے لیے بمبئی چلے گئے' مختلف مدارس دینیہ جن میں مدرسہ خیر المدارس' مدرسہ حمیدیہ صدر بازار' مدرسہ دارالہدیٰ کشن گنج' مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ باڑہ ہندوراؤ اور جامعہ سعیدیہ میں تمام مروجہ علوم وفنون کی تکمیل کر کے سند فراغت حاصل کی۔ درس نظامی کے علاوہ الہ آباد بورڈ سے منشی فاضل' ادیب فاضل اور میٹرک کے امتحانات پاس کیے۔ اس کے بعد تین سال تک کرول باغ میں طب اور ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کی مگر طب کی تعلیم بوجوہ مکمل نہ ہو سکی۔

تقسیم ملک کے بعد لاہور آ کر تین سال مسلم ماڈل سکول اردو بازار میں پڑھایا اس کے بعد اسلامیہ ہائی سکول مصری شاہ آ گئے اور ۱۹۷۵ء تک پڑھاتے رہے۔ درس وتدریس' تصنیف وتالیف کے ساتھ ساتھ جامع مسجد مغل پورہ ورکشاپ میں نماز جمعہ کی خطابت وامامت کے فرائض ایک عرصے تک انجام دیئے۔ ۱۹۳۲ء میں دارالحدیث رحمانیہ دہلی میں دوران تعلیم شعری ذوق ہوا۔

ان کا نعتوں پر مشتمل مجموعہ کلام ''آبشار کرم'' طبع ہو چکا ہے' آبشار' غزل اور آبشار نغمات بھی ان کے تخلیق کردہ ہیں۔ اب قارئین حضرات ان کا نمونہ ملاحظہ فرمائیں:

یہ بات کم تو نہیں بندۂ خدا ہیں رسولؐ
اور اس کے بعد ہر اک شے سے ماورا ہیں رسولؐ
کہاں ہیں آپؐ کہاں انبیاء' خدا کی قسم
رسالت اور نبوت کی انتہا ہیں رسولؐ
عظیم ایسے کہ صدیقؓ ہیں عقیدت کیش
بلند اتنے کہ سرتاج انبیاء ہیں رسولؐ

۱۴۔ ماسٹر محمد سعید:

ہمارے محترم ومکرم دوست ماسٹر محمد سعید صاحب وساوے والا ضلع اوکاڑہ کے رہائشی ہیں۔ جواں فکر اور ولولہ انگیز شاعری ان کا وصف ہے۔ آپ پرائمری سکول کے ٹیچر ہیں اور جماعتی طور پر ایک متحرک ومبلغ قسم کے آدمی ہیں۔ ان کے کلام میں جوانی کی جھلک اور ایک خاص ترنگ موجود ہے۔ نمونہ کلام ملاحظہ فرمائیں:

دل نہ چھوڑ اے طائر بے بال وپر
ہو محمدؐ کی یتیمی پر نثار
ان کی گردِ راہ پر قربان ہو
ہر قدم پر ہو گی منزل آشکار
کاش تجھ کو ہو کشادِ دل نصیب
تو رسولؐ اللہ کے حالات پڑھ
تجھ سے دنیا کی امامت چھن گئی
آ' محمدؐ سے سیاسیات پڑھ
اے شکارِ تیرگی! خورشید دیکھ
غرقِ طوفاں! ساحل امید دیکھ

ماسٹر محمد سعید صاحب پاک وطن کی محبت پر فرماتے ہیں:

جلتا ہے گلستان کوئی سوچتا نہیں
خطرے میں ہے جہاں کوئی سوچتا نہیں
ایثار پیشہ لوگ ہیں مجرم بنے ہوئے
یاروں کے درمیان کوئی سوچتا نہیں
غیروں پہ اعتماد' کوئی دیکھتا نہیں
اپنوں سے بدگمان' کوئی سوچتا نہیں
گرد وغبار چاروں طرف چھا گیا سعید
منزل ہے بے نشاں' کوئی سوچتا نہیں

.....❀❀❀.....

قارئین ہفت روزہ ''اہل حدیث'' وایجنسی ہولڈرز کی خدمت میں!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!!..... گزارش ہے کہ متعدد مرتبہ بذریعہ ہفت روزہ ''اہل حدیث'' آپ کو مطلع کیا گیا ہے کہ روز بروز بڑھتی ہوئی مہنگائی کے پیش نظر یکم جنوری **2016**ء سے سالانہ زرتعاون **-/600** روپے کیا جا رہا ہے۔ آپ کی مسلکی حمیت اور جماعتی وابستگی سے توقع ہے کہ آپ حسب سابق اپنا تعاون جاری رکھیں گے۔ محکمہ ڈاک نے منی آرڈر' رجسٹری اور **VPL** کے نرخوں میں اضافہ کر دیا ہے جس کی وجہ سے آپ پر مزید مالی بوجھ بڑھ رہا ہے۔ لہٰذا آپ کو اس زحمت سے بچانے کے لیے اومنی **UBL** اکاؤنٹ نمبر کا اجراء کیا گیا ہے۔ جس کے ذریعے رقم منتقل کرنے کی صورت میں آپ کو کوئی اضافی خرچہ نہیں پڑے گا۔..... اکاؤنٹ نمبر نوٹ فرمالیں اور زرتعاون بھیج کر موبائل فون پر اطلاع کر دیں۔ نیز یکم جنوری **2016** سے پہلے پہلے رقم بھیج کر موجودہ زرتعاون سے فائدہ اٹھائیں۔ والسلام! (ادارہ)

اکاؤنٹ **UBL** نمبر **0321-4332168**

ضرورت قاری

❀ مرکز تعلیم القرآن خالد نگر پل 18 جیڈی جبوکہ روڈ اوکاڑہ کے شعبہ حفظ القرآن کے لیے تجربہ کار اور محنتی قاری کی ضرورت ہے۔ مشاہرہ حسب لیاقت ہوگا۔

رابطہ: قاری مظہر اقبال 0345-1416700

حالات کی سنگینی

رشحاتِ قلم:۔ جناب عبدالرحمن عاصم (ایم اے)

ملک میں چاروں طرف آیا ہوا طوفان ہے
رب کی ناراضی کی سمجھو یہ بڑی پہچان ہے

اپنے بندوں کو کبھی رب تنگ کرتا ہی نہیں
اپنا دشمن آپ ہی خود حضرتِ انسان ہے

توڑتے ہیں حکم رب کے دیکھ لو ہم ہر گھڑی
ہم نے پورا کب کیا کوئی یہاں پیمان ہے

حکمراں یاں بولتے ہیں اپنی اپنی بولیاں
لگتا ایسے ہے یہ سارا ذہن کا خلجان ہے

پھوڑتے دل کے پھپھولے مولوی کے برخلاف
جانے ان کی دشمنی میں کیوں ہوا ہذیان ہے

دین کے عامل انہیں بھاتے نہیں ہیں ایک آنکھ
اس بنا پر ان کا رہبر آجکل شیطان ہے

عالمانِ دیں ہیں خلقت میں سبھی سے بالا تر
اس حقیقت کی شہادت دے رہا قرآن ہے

سود کی حلت کے فتوے دے رہے ہیں اب وزیر
دو جہاں کے رب سے یہ تو جنگ کا اعلان ہے

باغیانہ طرز سے گر ہم نہ اب تائب ہوئے
ہر قدم پھر دیکھنا نقصان ہی نقصان ہے

ہے کڑی رب کی پکڑ یہ لکھا ہے قرآن میں
گر وہ دیتا ڈھیل ہے تو جان لو رحمان ہے

شرک وبدعت سے سجایا جا رہا ہے دین حق
کہنے سننے میں ہر اک ہی صاحب ایمان ہے

شرک بھی کرتے ہیں اِتراتے ہیں شرماتے نہیں
ان سے پوچھو شرک سے بڑھ کر کوئی کفران ہے

قوم یونس کی طرح گر سچی توبہ کر لیں ہم
دیکھنا عاصمؔ یہ ٹلتا کس طرح طوفان ہے

طب وصحت

موسم سرما احتیاطی تدابیر

جناب حکیم راحت نسیم سوہدروی

موسم سرما کا آغاز نومبر میں ہوتا ہے اور فروری تک چلتا ہے۔ ان مہینوں میں عموماً شدت کی سردی پڑتی ہے۔ اگر سردی سے بچاؤ کا اہتمام نہ کیا جائے تو سردی مضر ثابت ہو سکتی ہے۔ موسم سرما طب وصحت کے حوالے سے جسم انسانی کے لیے مفید ہے۔ بیمار حضرات کو اس موسم میں علاج کرانا چاہیے کیونکہ جلد صحت یابی کی توقع ہوتی ہے۔ سردی سے بچاؤ اور موسم سرما کے امراض سے بچاؤ کے لیے ضروری ہے کہ درج ذیل تدابیر پر عمل کیا جائے۔

غسل

موسم گرما میں دن میں کئی بار نہایا جاتا ہے لیکن سردی کے باعث عوام غسل بارے محتاط رہتے ہیں۔ وہ لوگ جن کی صحت موسمی شدتوں کی متحمل نہیں رہ سکتی وہ ہفتوں نہیں بلکہ مہینوں نہیں نہاتے۔ سردی کی شدت اور نمونیہ ہونے کا ڈر بجا مگر زیادہ دیر نہ نہانا بھی مضر صحت ہے۔ مناسب طریقہ تو یہ ہے کہ دن میں ایک غسل آفتابی کریں' اگر وقت نہ ہو یا کوئی امر مانع ہو تو پھر دن میں ایک بار نیم گرم پانی سے غسل کر لیا جائے۔ غسل ایسی جگہ کریں جہاں ٹھنڈی ہوا کے جھونکے نہ ہوں۔ اگر جسمانی طور پر کمزوری ہے یا پھر عمر کے سبب جسم میں طاقت نہیں تو ہفتہ میں کم از کم ایک بار ضرور نہایا جائے۔ غسل سے دوران خون کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔ جسم میں فرحت' چستی پیدا ہو کر صلاحیت عمل بڑھ جاتی ہے۔ اگر غسل نہ کیا جائے تو جسم کے اندر گرم غذاؤں کی تاثیر اور مسامات کے بند رہنے سے نہ صرف جلدی عوارض سر اٹھائیں گے بلکہ جسم کی طبعی نشو ونما بھی متاثر ہو گی۔

لباس

موسم سرما کے آغاز کے ساتھ ہی بتدریج گرم کپڑوں کا استعمال شروع کر دیں۔ چھوٹے اور شیر خوار بچے چونکہ جسمانی اور طبعی طور پر سبک اور نازک ہوتے ہیں اس لیے سرد ہوا کا ایک جھونکا بھی انہیں شدید عارضے میں مبتلا کر سکتا ہے' اس لیے بھی کہ اس موسم میں ہوا سرد اور تیز ہوتی ہے اس لیے ہر شخص اپنی صحت وحالات کے مطابق گرم کپڑوں کا استعمال کرے۔ گردن' سینے اور پاؤں کو سردی سے بچانے کے لیے خصوصی اہتمام کریں۔ علی الصبح بیدار ہو کر نماز فجر کے بعد کھلے کپڑوں میں ہلکی پھلکی ورزش کو معمول بنائیں۔

غذا

موسم سرما چونکہ گرما کے بعد آتا ہے اور گرمیوں میں بھوک کم لگتی ہے۔ جسم سے فضلات بذریعہ پسینہ آسانی سے خارج ہوتے ہیں جس سے حرارت وتوانائی برقرار رہتی ہے مگر موسم سرما میں ہوا کے سرد اور تر ہو جانے سے جسم کے مسامات بند ہو جاتے ہیں جس سے پسینہ نہیں آتا تو حرارت وتوانائی کا نظام بھی صحیح نہیں رہتا۔ یہی وجہ ہے کہ جسم کی حرارت کو برقرار رکھنے کے لیے زیادہ مقوی غذا کی ضرورت ہوتی ہے' اس لیے کھانے پینے کے شوقین حضرات واہل ذوق کو مرغن' گرم اشیاء بہ اعتدال استعمال کرنی چاہئیں۔ خشک میوہ جات بادام' مغزیات' چلغوزہ' مونگ پھلی اور کشمش وغیرہ کا استعمال جسم کو حرارت مہیا کرتا ہے۔ چونکہ اس موسم میں اشتہا بڑھ جاتی ہیں اس لیے ثقیل اشیاء بھی جلد ہضم ہو جاتی ہے۔ چونکہ یہ موسم خوش خوراکی وخوش لباسی کے لحاظ سے بہت مناسب ہے اس لیے حتی الوسع بہتر سے بہتر اور ہر قسم کی غذا استعمال کر سکتے ہیں۔ تاکہ نشو ونما کا یہ مہینہ امراض کی آماجگاہ نہ بن جائے۔ ناشتہ میں حسب استطاعت' دودھ' انڈہ' دلیہ' ڈبل روٹی مفید ومناسب ہے۔ دوپہر شام کھانے میں گوشت' مچھلی' سبزیاں اور پھل وغیرہ استعمال کریں' گرم مصالحہ جات بھی اعتدال میں استعمال کر سکتے ہیں۔ اگر ممکن ومناسب ہو تو دوپہر کو پھل زیادہ اور کھانا کم کھائیں جبکہ رات کو خوب پیٹ بھر کر کھائیں۔ گاجر جسے اطباء نے سستا سیب قرار دیا ہے اس موسم کی اچھی غذا ہے۔ گاجروں کا حلوہ بھی بنا کر اس موسم میں کھایا جاتا ہے۔ جسم کے درجہ حرارت کو قائم رکھنے کے لیے مقوی غذاؤں کا استعمال ضروری ہے۔

احتیاطی تدابیر

صبح شام سردی کے اوقات میں بلاضرورت باہر نہ نکلیں' رات چونکہ بہت سرد ہوتی ہے اس لیے کھلے میدان یا بالکل بند کمرے میں نہ سوئیں بلکہ کمرہ میں کھڑکی یا روشندان ہمیشہ کھلا ہونا چاہیے۔ اپنے پیروں کو ہمیشہ گرم رکھیں کیونکہ پاؤں کی طبعی حالت جسم انسانی پر بہت اثر انداز ہوتی ہے۔ اگر کمزور ہیں اور موسمی شدت کا مقابلہ نہیں کر سکتے تو دھوپ میں بیٹھ کر تلوں کے تیل کی مالش کریں۔ اگر صحت مند ہیں تو نماز فجر کے بعد ضروریات سے فارغ ہو کر سیر ضرور کریں۔ اگر یہ نہ کر سکتے ہوں تو صحت کے مطابق کھلی جگہ ہلکی ورزش کریں۔

موسم سرما میں جلد زیادہ متاثر ہوتی ہے۔ خصوصاً جن دنوں برفانی سردی پڑتی ہے کیونکہ دیگر اعضاء کپڑوں' جوتوں اور جرابوں میں لپٹے ہوتے ہیں۔ چہرہ کی جلد خشک اور پھٹ جاتی ہے ان کے لیے گلیسرین لگانا مفید ہے۔ اگر داغ پڑ جائیں تو نیم گرم پانی سے صابن کے ساتھ دھوئیں۔ بعض لوگوں کی جلد پر خراش ہوتی ہے ان حالات میں گلیسرین اور عرق گلاب ملا کر استعمال کرنا مفید ہے۔

نزلہ' زکام اور کھانسی موسم سرما کے خاص امراض ہیں ان کے لیے ذیل کا نسخہ مفید ہے:

گل بنفشہ ۵ گرام' گل گاؤزبان ۵ گرام' تخم خطمی ۵ گرام' عناب ۵ گرام' سپستاں ۹ دانہ' اصل السوس نیم کوفتہ ۵ گرام۔ پانی میں جوش دے کر چھان کر ضرورت کے مطابق چینی ملا کر صبح شام پی لیں۔

خط وکتابت پتہ: حکیم راحت نسیم سوہدروی' مطب ہمدرد
حکیم موڑ علامہ اقبال ٹاؤن۔ لاہور فون 042-37803520

علماء کنونشن

مرکزی جمعیت اہلحدیث حلقہ تھانہ تتلے عالی کے زیر اہتمام چوتھا علماء کنونشن 15 نومبر بروز اتوار بعد نماز ظہر جامع مسجد محمدیہ اہلحدیث چٹی گورائیہ میں امیر تحصیل سید محمد مصطفیٰ جعفر کی صدارت میں منعقد ہوا' خصوصی خطاب مولانا حافظ اسعد محمود سلفی (گوجرانوالہ) کا تھا' انہوں نے علماء کی ذمہ داریاں کے عنوان پر مفصل خطاب فرمایا۔ مولانا رحمت اللہ شاکر' مولانا مالک بھنڈر' حافظ محمد یعقوب اور قاری نعیم احمد نے بھی خطاب کیا۔ بعد میں حافظ زبیر ساجد خطیب چٹی گورائیہ نے علماء کے اعزاز میں ضیافت کا اہتمام کیا۔

منجانب: (مولانا) سید محمد بلال طاہر' امیر سیکٹر تتلے عالی

معالی الشیخ ڈاکٹر عبداللہ الترکی کا دورہ پاکستان

مملکت سعودی عرب اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کے باہمی تعلقات میں ہر گزرتے دن کے ساتھ بہتری اور پختگی آرہی ہے۔ دونوں ملکوں کے لوگ آپس میں بہت مضبوط دینی اور تہذیبی رشتوں کے ذریعے منسلک ہیں۔ پاکستان ہی کیا دنیا کے کسی بھی کونے میں بسنے والا مسلمان حرمین شریفین کی محبت سے ہمہ وقت سرشار رہتا ہے۔ وہ دن میں پانچ مرتبہ کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے اپنی اہم ترین عبادت نماز ادا کرتا ہے۔ اس اعتبار سے سعودی عرب دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے مرکز عبادت اور مرکز عقیدت کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان کے دل ہمیشہ سعودی عرب کی حکومت اور عوام کے ساتھ دھڑکتے رہتے ہیں۔

سعودی عرب میں اس وقت اکیس بائیس لاکھ پاکستانی آباد ہیں۔ وہ ہر شعبہ میں خوب محنت کر رہے ہیں۔ سعودی عرب کی تعمیر وترقی میں پاکستانیوں کا بہت بڑا کردار ہے۔ عربی زبان اگرچہ ان کی مادری زبان نہیں' اس کے باوجود انہوں نے اپنا آپ یہاں کے لوگوں سے منوایا ہے۔ دونوں ملکوں کی اہم ترین شخصیات ایک دوسرے کے ملک کا دورہ کرتی رہتی ہیں' تاکہ آپس کے تعلقات کو مزید آگے بڑھایا جا سکے۔ اسی سلسلے میں نومبر 2015 کے آخری ایام میں سعودی عرب کے ایک اعلیٰ سطحی وفد نے ڈاکٹر عبداللہ بن عبدالمحسن الترکی امین عام رابطہ عالم اسلامی کی زیر قیادت اسلام آباد پہنچا۔ اپنے قیام کے دوران انہوں نے مصروفیت سے بھرپور وقت گزارا۔ انہوں نے صدر پاکستان جناب ممنون حسین اور وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف سے ملاقاتیں کیں۔ ان ملاقاتوں میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کی مقامی قیادت بھی شامل رہی۔ اس کے علاوہ انہوں نے مختلف سیاسی اور دینی جماعتوں کے قائدین سے بھی ملاقاتیں کیں۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نے ڈاکٹر عبداللہ الترکی اور ان کے وفد کے اعزاز میں ایک شاندار اور باوقار کانفرنس کا اہتمام کیا جس کی صدارت مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر جناب پروفیسر ساجد میر صاحب نے کی۔ اس کانفرنس کا عنوان تھا: ''وحدت امت میں سعودی عرب کا کردار'' کانفرنس سے امیر جمعیت پروفیسر ساجد میر کے علاوہ وفاقی وزیر مذہبی امور سردار محمد یوسف' مولانا علی محمد ابوتراب نائب امیر مرکزی جمعیت پاکستان' اسلامک انٹرنیشنل یونیورسٹی کے وائس چانسلر جناب ڈاکٹر احمد بن یوسف الدریویش' مولانا زوار بہادر سیکرٹری جنرل جمعیت علمائے پاکستان' مولانا حامد الحق سیکرٹری جنرل جمعیت علمائے اسلام' مولانا سمیع الحق مہتمم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک' ڈاکٹر حافظ مقصود احمد امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد' مولانا عتیق الرحمن کاشمیری نائب امیر جمعیت اہل حدیث آزاد کشمیر' شیخ محمد بن سعد الدوسری مدیر مکتب الدعوۃ اسلام آباد' ڈاکٹر عبدہ محمد ابراہیم ڈائریکٹر رابطہ عالم اسلامی اسلام آباد' شیخ رحمت اللہ عنایت اللہ مدیر مؤتمرات رابطہ عالم اسلامی نے بھی خطاب فرمایا۔

ان کے علاوہ دینی' سماجی' سیاسی رہنماؤں' صحافیوں' پروفیشنلز اور اساتذہ کی بہت بڑی تعداد نے کانفرنس میں شرکت کی۔ اسلام آباد کے ایک فائیو سٹار ہوٹل میں ہونے والی اس یادگار تقریب میں اسلام' پاکستان اور سعودی عرب کو درپیش چیلنجز' مسائل اور ان کے ممکنہ حل پر مقررین نے روشنی ڈالی۔ ڈاکٹر عبداللہ الترکی نے اپنے خطاب میں فرمایا: میں آج برادر ملک اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں اپنے دوستوں اور بھائیوں سے مل کر بہت خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ ''وحدت امت میں سعودی عرب کا کردار'' کے زیر عنوان اس کانفرنس میں شرکت میرے لیے بے حد خوشی اور مسرت کا باعث ہے۔ میں پاکستان کی دینی سیاسی سماجی اور رفاہی تنظیموں کو نہایت قریب سے جانتا ہوں۔ خصوصاً مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان اور اس کے کام کو میں ایک عرصہ دراز سے جانتا ہوں۔ یہ جمعیت نہ صرف پاکستان میں بلکہ برطانیہ' ہندوستان، بنگلہ دیش' نیپال اور دنیا کے بہت سے ممالک میں سلف صالحین کے منہج پر بہت عمدہ دینی اور رفاہی کام کر رہی ہے۔ سعودی عرب کے علاوہ دیگر اسلامی ممالک سے بھی جمعیت کے بہت اچھے تعلقات ہیں۔ انہوں نے کانفرنس کے عنوان کے حوالے سے بہت سی اہم باتیں اپنے خطاب میں کہیں۔ انہوں نے کہا: مملکت سعودی عرب کی بنیاد ہی اسلامی شریعت اور اسلامی قوانین پر رکھی گئی ہے۔ مملکت اپنی تاسیس کے دن سے لے کر آج شاہ سلمان بن عبد العزیز حفظہ اللہ کے دور حکومت تک' امت مسلمہ کو ایک پلیٹ فارم پر لانے اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے درمیان اخوت ووحدت کے رشتوں کو مضبوط کرنے کے لیے کام کر رہی ہے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ امت اسلامیہ کو حکومتوں کی سطح پر' عوام کی سطح پر اور جماعتوں اور تنظیموں کی سطح پر متحد کرنے کے لیے خصوصی جدوجہد کی جائے تاکہ امت اپنا کھویا ہوا تاریخی مقام حاصل کر سکے اور اس کی شان وشوکت ایک بار پھر بحال ہو سکے۔ معزز مہمان نے مرکزی جمعیت اہل حدیث کی قیادت کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا:

میں جمعیت کی قیادت اور کارکنان کو ان کی دینی' سیاسی' سماجی اور رفاہی سرگرمیوں پر دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں اور ان کے لیے توفیق مزید کی دعا کرتا ہوں۔ انہوں نے سعودی عرب اور پاکستان کے برادرانہ تعلقات کا بطور خاص ذکر کیا اور دونوں کے عوام کو ایک دوسرے کے بھائی قرار دیا۔

صدر کانفرنس امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پروفیسر ساجد میر نے مہمان گرامی قدر اور ان کے وفد کے اراکین کو اپنے خطاب میں اپنی طرف سے' جمعیت اہل حدیث کے علمائے کرام اور کارکنان کی طرف سے اور کانفرنس میں شریک تمام دینی وسیاسی جماعتوں کی قیادت اور کارکنان کی طرف سے دل کی گہرائیوں سے پاک سرزمین پر خوش آمدید کہا۔ انہوں نے وحدت امت کانفرنس میں جسے مرکزی جمعیت اہل حدیث نے منعقد کیا ہے' معالی الدکتور عبداللہ الترکی اور ان کے وفد کے ارکان کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا: مرکزی جمعیت اہل حدیث مؤسس مملکت شاہ عبد العزیز بن عبد الرحمن رحمہ اللہ کے زمانے ہی سے مملکت کے ساتھ بہت مضبوط اور راسخ تعلقات قائم کیے ہوئے ہے۔ یہ تعلقات

باقی صفحہ 17 پر

اخبار الجماعۃ

اسلام امن وسلامتی کا دین ہے

بریڈفورڈ (پ۔ر) اسلام کا پہلا سبق ہمدردی و انسانیت ہے' امن وسلامتی ہے، دہشت گردی اور انتہاء پسندی نرافساد ہے جس کا اسلام جیسے پرامن دین کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ مغربی معاشرہ اسلام کو پروپیگنڈے کا ہدف بالکل نہ بنائے اور مدارس ومساجد پر انتہاء پسندی کا الزام نہ لگائے۔ گزشتہ ہفتے حکومت نے برطانیہ میں مدارس کی رجسٹریشن لازمی قرار دے دی ہے جس کے تحت حکومت مدرسوں کو بند کرسکتی ہے یا عملے کے کچھ مخصوص ارکان کو بچوں کو ساتھ کام نہ کرنے کی پابندی بھی عائد کرسکتی ہے۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے مرکزی جمعیت اہل حدیث برطانیہ کے سیکرٹری اطلاعات مولانا حافظ عبدالاعلیٰ درانی نے کہا ہے کہ برطانیہ میں اس وقت کم وبیش دو ہزار مدارس کام کررہے ہیں اور وہ اپنے ہدف یعنی امن ومحبت کی تعلیم دینا اور بچوں کی اچھی تربیت کرنا تاکہ وہ قانون کے پابند اور معتدل مزاج شہری بن سکیں، کو پورا کررہے ہیں۔ جن معاملات کی نشاندھی کی جارہی ہے وہ صرف مسلمانوں ہی میں نہیں دیگر کمیونٹی کو بھی ان مسائل کا سامنا کرنا پڑرہا ہے۔ انتہاء پسندی کا الزام نہ صرف غلط ہے بلکہ مسلم کمیونٹی کو مزید تشویش میں ڈالنے کا سبب بھی ہے۔ مولانا عبدالاعلیٰ نے کہا کہ برطانیہ میں قائم مسلم مدارس ومساجد کے مثبت کردار کو نظرانداز کرنا اتنا آسان نہیں ہے۔ انہی مدارس و مساجد کی بدولت برطانیہ میں مسلم کمیونٹی ایک مہذب اور قانون کی پابند کمیونٹی تصور کی جاتی ہے' ان دو ہزار سے زائد اسلامی اداروں کے دروازے ہر وقت ہر ایک کیلئے کھلے ہیں جو اپنا مقدس فریضہ بحسن وخوبی نبھارہے ہیں۔ انہوں نے کمیونٹی کے تمام زعماء اور اثر ورسوخ والے حضرات سے گزارش کی کہ وہ اس موقع پر اپنا کردار پورے اعتماد کے ساتھ نبھائیں تاکہ دین کا کام جاری وساری رہ سکے اور اسلام کے پیغام امن سے دنیا مستفید ہوتی رہے۔ جبکہ یورپی لیڈروں کو اس انتہاء پسندی کے اصل اسباب تلاش کرنے چاہیں اور ان کا مداوا کیا جائے تو امن وآشتی کی فضا دوبارہ پیدا ہوسکتی ہے ورنہ امن عالم متاثر ہوگا۔

دعائے صحت

حافظ محمد ایوب خالد سابق ناظم ضلع شیخوپورہ ومدیر جامعہ عمر بن الخطاب منڈی جھبراں شیخ زید ہسپتال میں زیر علاج ہیں' دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطاء فرمائے۔

منجانب: حافظ محمد شاہد ثانی وشرافت اللہ

حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی کا دورہ

فاضل الطب والجراحت رجسٹرڈ درجہ اوّل ڈبل ایوارڈ یافتہ گولڈ میڈلسٹ بین الاقوامی شہرت یافتہ ماہر معالج علاج بالتدبیر علاج بالغذا علاج بالدوا حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی درج ذیل شہروں میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ فون کرکے مقام معائنہ معلوم کرلیں۔

9 دسمبر..... میرپور آزاد کشمیر..... 16 دسمبر..... سکھر' سندھ

30 دسمبر..... بہاولپور

رابطہ: 0313-7545119 - 0345-7545119

تقریب صحیح بخاری شریف وجلسہ تقسیم اسناد

6 نومبر بروز جمعۃ المبارک جامعہ علوم اثریہ جہلم میں 32 ویں سالانہ تقریب صحیح بخاری شریف اور سالانہ جلسہ تقسیم اسناد منعقد ہوا' پروگرام کی صدارت رئیس الجامعہ حافظ عبدالحمید عامر نائب امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان نے کی۔ نماز جمعہ کے بعد صحیح بخاری شریف کی آخری حدیث پر حضرت مولانا سیف اللہ صاحب شیخ الحدیث جامعہ علوم اثریہ نے مدلل درس دیا۔ بعد نماز عصر 3:45 بجے سیرت وفقاہت امام بخاری پر درس شیخ الحدیث مولانا قاری محمد سعید کلیروی آف گوجرانوالہ نے ارشاد فرمایا۔ بعد نماز مغرب مہمانوں کے لیے ضیافت کا اہتمام تھا۔ بعد نماز عشاء سالانہ جلسہ تقسیم اسناد کا آغاز قاری عبدالقدیر صاحب مدرس اثریہ ماڈل ہائیر سیکنڈری سکول کی تلاوت سے ہوا۔ عبدالوہاب مدنی بن علامہ محمد مدنیؒ نے حمد ونعت پیش کی۔ جلسہ سے مولانا محمد نواز چیمہ اور مولانا سید سبطین شاہ نقوی نے مفصل خطاب کیا۔ اس پروگرام میں ضلع جہلم' گجرات' منڈی بہاؤ الدین' چکوال' گوجر خان اور آزاد کشمیر سے کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

حج کو سستا کرنے والی قابل عمل تجاویز پر عمل کیا جائے

فیصل آباد..... حج آرگنائزرز ایسوسی ایشن آف پاکستان (ہوپ) کے مرکزی رہنما حافظ شفیق کاشف نے بعض اراکین اسمبلی کی طرف سے پرائیویٹ حج سکیم کو سبوتاژ کرنے اور وزارت مذہبی امور پر سیاسی دباؤ ڈالنے کی کوششوں کی مذمت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حج 2015ء پر سعودی حکومت کی طرف سے اظہار اطمینان کے بعد اب نئے تجربات کی کیا ضرورت ہے؟ سستا حج کرنے والوں کے ساتھ ساتھ اپنے لیے سہولتیں حاصل کرنے والے صاحب حیثیت اور متمول طبقہ کے زائرین کو پرآسائش پیکج حاصل کرنے کا پورا آئینی وقانونی حق حاصل ہے۔ لہٰذا پرائیوٹ سکیم کے خلاف کوئی سازش کامیاب نہیں ہونے دیں گے اور موجودہ مستحکم نظام بنا کر 12 سال سے اپنی خدمات پیش کرنے والے 740 حج آرگنائزرز کے حقوق کا تحفظ کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ قومی اسمبلی اور سینٹ کی مذہبی امور کی قائمہ کمیٹیوں کو اپنے تحفظات سے آگاہ کریں گے اور اگر کمیٹیوں پر بھی سیاسی دباؤ محسوس ہوا تو وزیراعظم نواز شریف کو رپورٹ پیش کرکے حقائق سے آگاہ کریں گے۔ حافظ شفیق کاشف نے کہا کہ ہر سال عدالتوں میں اپنا مقدمہ لڑتے ہیں' لہٰذا ہمیں عدالتوں میں جانے پر مجبور نہ کیا جائے اور حج آرگنائزرز کی مشاورت سے حج کو سستا کرنے والی قابل عمل تجاویز پر عملی اقدامات کیے جائیں۔

زلزلہ متاثرین سے تعاون

امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کے حکم پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع راجن پور کے امیر مولانا محمد یٰسین راہی کی تحریک پر متاثرین زلزلہ کے لیے امداد کا سلسلہ ضلع راجن پور میں ابھی تک جاری ہے۔ اس سلسلے میں راجن پور' جام پور' داجل' کوٹلہ مغلاں' فاضل پور کے رہنماؤں اور احباب کے ساتھ ساتھ یوتھ فورس کے نوجوانوں نے بھرپور ساتھ دیا۔ ضلع بھر سے 92 ہزار روپے کی امداد اکٹھی کرکے مرکزی بیت المال (ریلیف فنڈ) مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان میں جمع کروائی جاچکی ہے۔ ابھی یہ سلسلہ جاری ہے جن یونٹوں اور مساجد سے فنڈ موصول نہیں ہوا مولانا محمد یٰسین راہی امیر ضلع راجن پور نے ضلع بھر کے مساجد کے متولیان' ضلعی' تحصیلی' شہری یونٹوں کے ذمہ داران اور اہلحدیث یوتھ فورس کے نوجوانوں کو ہدایت کی ہے۔ وہ اس سلسلہ میں اپنا کردار ادا کریں۔

محمد اسماعیل ساجد' سیکرٹری اطلاعات ضلع راجن پور

ضرورت رشتہ

ایک 25/26 سالہ دوشیزہ' قرآن مجید کی حافظ مع مڈل' راجپوت بھٹی کے لیے لاہور شیخوپورہ گوجرانوالہ سے برسر روزگار' نیک سیرت ہم پلہ لڑکے کا رشتہ مطلوب ہے' ذات پات کی کوئی قید نہیں۔

رابطہ: مولانا بلال احمد قریشی شرقپور 0304-4030186

حافظ شکیل احمد بھٹی 0306-4290298

تحصیل رحیم یار خاں کے تبلیغی اجتماعات

زیر امارت: مرزا افتخار بیگ تحصیل امیر رحیم یار خاں' زیر نظامت: صاحبزادہ قاری ثناء اللہ شاہد قصوری تحصیل ناظم رحیم یار خاں..... **تبلیغی اجتماعات**

8/10/15 ..... مرکز منہاج الاسلام بعد نماز عشاء پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی (لاہور)

9/10/15..... مرکز اہلحدیث مبارک مسجد مسلم بازار پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی (لاہور)

9/10/15..... جامعۃ الفاروق بعد نماز عصر پروفیسر عبدالرحمٰن لدھیانوی (لاہور)

10/10/15 ..... مسجد محمدی اہلحدیث 103/P بعد نماز مغرب مرزا افتخار بیگ تحصیل امیر رحیم یار خاں

13/10/15..... مسجد امانت الرحمٰن دستگیر کالونی بعد نماز مغرب' مولانا ثناء اللہ شاہد قصوری

16/10/15..... مرکز اہلحدیث مسلم بازار مولانا شفقت رندھاوا (چوک اعظم)

17/10/15..... درس قرآن' مسجد باب رحمت پرانا تھانیوالہ بازار' صاحبزادہ مولانا ثناء اللہ شاہد قصوری

18/10/15..... جامعۃ فاطمۃ الزہراء 12 گلی حبیب کالونی' خواتین پروگرام راجن پور اور گوجرانوالہ کے خطابات

23/10/15..... مرکز اہلحدیث مسلم بازار' مولانا قاری محمد ریحان یحییٰ راجن پور

27/10/15..... درس قرآن' بعد نماز عشاء مرکز منہاج الاسلام مولانا الشیخ قاری محمد عظیم حاصلپوری

30/10/15..... مرکز منہاج الاسلام بعد نماز عصر مولانا الشیخ حافظ عبدالرزاق اظہر (کاموکے)

امیر تحصیل ایبٹ آباد ٹریفک حادثہ میں زخمی

گزشتہ ہفتے مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل ایبٹ آباد کے امیر حضرت مولانا الیاس مشتاق ایک جنازہ میں شرکت کے لیے جا رہے تھے کہ اچانک گاڑی موڑ کاٹتے ہوئے گہری کھائی میں جا گری' جس کے نتیجے میں ساتھی ڈرائیور سردار محمد نذیر موقع پر دم توڑ گئے اور مولانا الیاس مشتاق معجزانہ طور پر بچ گئے اور معمولی زخم آنے پر چند روز ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد اپنے گھر چلے گئے۔ قارئین سے مرحوم کی مغفرت اور مولانا کی صحت یابی کے لیے دعا کی درخواست ہے۔ مولانا کا رابطہ نمبر 0345-9542233

المرسل: قاری عبدالحفیظ' تحصیل ناظم ایبٹ آباد

حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی کا باجوڑ ایجنسی کا دورہ

15 نومبر 2015 کو صدر اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی باجوڑ ایجنسی پہنچے' حافظ عمران تبسم' حافظ منظور الٰہی اور انعام اللہ آپ کے ہمراہ تھے۔ آپ نے زلزلہ زدگان میں گرم چادریں اور خشک راشن تقسیم کیا اور زلزلہ زدگان کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا۔ لوگوں نے آپ کی آمد کو سراہا کہ اتنے دور دراز علاقے میں ساتھیوں کے ہمراہ تشریف لائے۔ اس سلسلہ میں ہم مولانا محمد نعیم بٹ' حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی' عمران تبسم' حافظ منظور الٰہی' میاں محمد جمیل اور شاہد امین صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے مشکل حالات میں ہمیں یاد کیا' کسی نے فون کیا اور بعض احباب یہاں تشریف لائے۔

شاکر اللہ باجوڑ صدر اہلحدیث یوتھ فورس باجوڑ ایجنسی

ضرورت خطیب

30/35 سالہ خطیب' فاضل درس نظامی' فاضل عربی' ایم اے اسلامیات' ریٹائرڈ ٹیچر' امامت وخطابت کے لیے لاہور ڈویژن سے خواہشمند احباب مندرجہ ذیل نمبرز پر رابطہ کریں۔..... حافظ ضیاء اللہ عابد

0302-4360638 - 0344-8470802

نامزدگی

جناب محمد افضل سلفی کو ضلعی سیکرٹری نشر واشاعت اور علامہ محمد عبداللہ امجد کو نائب ناظم سوئم نامزد کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان ساتھیوں کو دین متین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

منجانب: قاری محمد یعقوب طاہر' ناظم ضلع پاکپتن

ضرورت استاد ومعلمہ

ہمارے پاس میاں بیوی عالم اور عالمہ موجود ہیں' ضرورت مند حضرات مسجد ومدرسہ کے لیے رابطہ کریں۔ پنجاب' بالخصوص جنوبی پنجاب کے علاقہ کو ترجیح دی جائے گی۔

رابطہ: حافظ محمد عمران ساجد: 0301-4904037

ضرورت رشتہ

نکاح ثانی کے خواہشمند 55 سالہ ریٹائرڈ ایئر فورس الیکٹریکل انجینئر' ذاتی گھر' ذاتی کاروبار اور جائیداد کے لیے نیک سیرت' مطلقہ' بیوہ (بغیر اولاد) کا رشتہ مطلوب ہے۔ بیوی فوت ہو چکی ہے۔ ذات پات اور لین دین کی کوئی قید نہیں۔

رابطہ: سید طاہر محمود شاہ بخاری 0300-8816193

محمد یٰسین ملک 0312-4503737

اظہار تعزیت

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ عبدالحمید ازہر اور پروفیسر شہاب الدین مدنی مظفر آباد کے انتقال پر ملال پر متعدد احباب نے بذریعہ خط یا ٹیلیفون اظہار تعزیت اور مغفرت کے لیے دعا کی ہے' ان احباب کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

☆ مولانا عبدالواحد سلفی لالہ موسیٰ ☆ قاری محمد اعظم عارف میر پور آزاد کشمیر ☆ مولانا محمد ابراہیم میر پوری برمنگھم برطانیہ ☆ قاری ثناء اللہ شاہد قصوری رحیم یار خاں ☆ نظام الدین نزیل مکہ مکرمہ ☆ ایم این اے سلفی اسلام آباد ☆ عبداللہ ریاض کراچی۔ (ادارہ)

اہل حدیث کانفرنس

37 ویں سالانہ اہل حدیث کانفرنس 12 دسمبر 2015 بروز ہفتہ بعد نماز عشاء جامع مسجد بلالؓ اہلحدیث پی بلاک الفیصل ٹاؤن لاہور میں منعقد ہو رہی ہے' جس میں جید علماء وشعراء کرام خطاب فرمائیں گے۔

محمد طلحہ سیف اللہ' جنرل سیکرٹری AYF الفیصل ٹاؤن لاہور کینٹ

خطیب کے ضرورتمند متوجہ ہوں

پنجابی زبان میں ایک اچھے خطیب ان دنوں فارغ ہیں' گوجرانوالہ' حافظ آباد کے گرد ونواح سے ضرورت مند حضرات مندرجہ ذیل نمبر پر رابطہ فرمائیں۔

بشیر احمد حیدری 0306-7060306

انا للہ وانا الیہ راجعون!

شیخ الحدیث عبدالسلام فتح پوری انتقال کر گئے

پچھلے دنوں ممتاز عالم دین' شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالسلام فتح پوری (میلسی) انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم نے پوری زندگی جامعہ رحمانیہ میں درس وتدریس میں گزاری۔ مرحوم کی دینی خدمات کا دائرہ بڑا وسیع اور آپ کے تلامذہ پورے ملک میں موجود ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ مولانا محمد عباس نے پڑھائی جس میں علماء کرام' طلبہ اور احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (ادارہ)

مولانا قاری فضل الرحمٰن کا انتقال پر ملال

قاری عبدالرحمٰن سلفی خطیب اسلام آباد کے والد گرامی، مرکزی جمعیت اہلحدیث چکی (تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک) کے راہنما بزرگ عالم دین، ولی کامل، مولانا قاری فضل الرحمٰن بروز جمعرات، یکم اکتوبر 2015 کو قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! آپ جماعت کے انتہائی متحرک کارکن تھے، دعوت وتبلیغ میں پیش پیش تھے۔ آپ نے ہی گاؤں میں مرکزی جمعیت اہلحدیث کی بنیاد رکھی۔ فوج سے ریٹائرمنٹ کے بعد گاؤں میں 26 سال کا طویل عرصہ گذارا۔ سینکڑوں بچوں اور بچیوں کو قرآن وسنت کی تعلیم سے آراستہ کیا۔ گاؤں کی تاریخ میں قاری صاحب کا جنازہ سب سے بڑا جنازہ تھا۔ الحمد للہ! قاری صاحب کی نماز جنازہ میں کبار علماء وشیوخ اور معززین علاقہ کی کثیر تعداد موجود تھی۔ قاری صاحب کی وصیت کے مطابق ان کا جنازہ ان کے بڑے بیٹے قاری عبدالرحمٰن السلفی نے پڑھایا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی سعی جمیلہ وحسنات کو قبول فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین۔

تعزیت کے لیے رابطہ: قاری عبدالرحمٰن السلفی 03155173297
خطیب جامع مسجد محمدی اہلحدیث غوری ٹاؤن (فیزون) اسلام آباد

وی پی آ رہا ہے

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی واخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

گولڈن

نام ہی کافی ہے

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

امپورٹڈ U.P.S بھی دستیاب ہیں۔

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

چوک نیائیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ
0300-6430739
055-4213430

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ
محمد ذیشان ربانی 0343-6007696
فون نمبرز: 055-4212804,4226706-0300-6430029

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعائیت
پروپرائیٹر: ایم اکرام مغل (ماہر مکینک)

سپر سٹار
ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیئر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

پروپرائیٹر محمد عثمان

Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167
نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ

مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک "جوہر نایاب" تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ
0345-6213064

مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور کے زیر اہتمام

ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فرما گئے یہ ہادی لانبی بعدی

تربیتی ورکشاپ

عبدالمالک مجاہد

رانا محمد نصر اللہ

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور

امتیاز مجاہد

ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور

عظیم الشان

13 دسمبر 2015ء بروز اتوار صبح 9 بجے سے عصر تک

مقام جامع مسجد دارالسلام سیکرٹریٹ لاہور

خصوصی شرکت

جناب محترم مولانا عبدالعظیم اسد صاحب حفظہ اللہ

معزز ائمہ، خطباء وعلماء کرام اور جماعتی ذمہ داران کے لیے فتنۂ قادیانیت، عقائد، پہچان، محاسبہ اور چیرہ دستیوں سے آگاہی کے لیے ایک اہم **تربیتی ورکشاپ** منعقد ہو رہی ہے۔

محقق العصر حضرت مولانا جناب محترم ارشاد الحق صاحب حفظہ اللہ اثری

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا جناب محترم اللہ وسایا صاحب حفظہ اللہ (چنیوٹ)

ختم نبوت

خطیب اسلام صاحبزادہ جناب محترم حضرت مولانا حافظ عبدالباسط صاحب حفظہ اللہ شیخوپوری

سالار ختم نبوت جناب محترم حضرت مولانا قاری عبدالحفیظ مظہر صاحب حفظہ اللہ (ڈسکہ)

نوجوانان اہلحدیث کی دھڑکن جناب محترم حافظ ذاکر الرحمٰن صدیقی صاحب حفظہ اللہ

جناب محترم حضرت مولانا محمد ایوب چنیوٹی صاحب حفظہ اللہ

جناب محترم مفتی کفایت اللہ شاکر صاحب

جناب محترم قاری عبدالمتین اصغر صاحب

جناب محترم پروفیسر ڈاکٹر شہباز حسن صاحب

جناب محترم پروفیسر مطیع اللہ باجوہ صاحب

قائم مقام ناظم

حکیم عبداللطیف مدنی مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور

0321-8401029

Weekly AHL- E - HADITH
106, Ravi Road Lahore (54000)
E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE: www.ahlehadith.org
CPL No 116
Head Office:
Tell. 042-37729933
Fax: 042-37725525
Weekly Ahl-e-Hadith 042-37720257
Paigham T.V: 042-37722876

ممبران ابوہریرہ ٹرسٹ بلال کالونی داروغہ والا لاہور

مرکز ابوہریرہ اہلحدیث بلال کالونی داروغہ والا لاہور

زیر صدارت
الحاج میاں محمد جمیل صاحب
قائد تحریک دعوت توحید پاکستان

خصوصی آمد
حافظ عبدالکریم صاحب حفظہ اللہ
ناظم مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

خطبہ جمعہ
پروفیسر علامہ حضرت مولانا ساجد میر صاحب حفظہ اللہ
ناظم مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

12 ربیع الاول 1437 2015

بوقت: نماز ظہر تا عشاء

ختم نبوت

20 ویں سالانہ عظیم الشان

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ان شاء اللہ

کانفرنس

زیر سرپرستی
مولانا محمد یونس آزاد صاحب
امیر ضلع سیکرٹری

حافظ شفیق الرحمن یزدانی صاحب
نائب ناظم مرکزیہ واہگہ ٹاؤن

تلاوت
قاری القرآن
قاری سعید اللہ سعید صاحب
آف لاہور

میاں الحاج محمد طیب صاحب
انچارج مالک فوڈ پروسیسنگ ایجنٹ پاکستان

ملک محمد اظہر فرمائش صاحب
ہول سیلر ڈی ایچ فرسٹ لاہور پاکستان

نعت رسول مقبول
قاری جناب مشتاق احمد فاروقی صاحب
امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث واہگہ ٹاؤن لاہور

محمد منشاء قادری صاحب | حافظ فداء الرحمن طیب صاحب

مقررین

شیر پنجاب حضرت مولانا حافظ عبدالعلیم یزدانی صاحب حفظہ اللہ

عاشق رسول حضرت مولانا حافظ محمد حنیف بابی صاحب حفظہ اللہ
ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

شیر جہاد حضرت مولانا محمد یوسف پسروری صاحب
لاہور

محترم حضرت مولانا محمد نعیم بن یوسف صاحب حفظہ اللہ
مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

قاری القرآن
مترنم خوش الحان حضرت مولانا قاری محمد خالد مجاہد صاحب
خطیب اعظم چوک

عبدالسمیع
محمد مصطفیٰ
محمد ابراہیم
وسیم حسین شاہ
محمد یحییٰ
حافظ محمد ایوب صاحب
حافظ صلاح الدین
محمد بلال

محمد ارشد
بابر فاروق
عبدالرحمن زاہد
شہباز حسن
محمد اشرف
حافظ محمد یسین طاہر
خالد جاوید
حافظ فاروق

اہلحدیث لوتھ فورس اہلحدیث سٹوڈنٹس آرگنائزیشن مرکز ابوہریرہ داروغہ والا لاہور
0423-6851945
0300-4880673